

دائره مخبره محمد حسن مدرس شاه نظامی حیدر آباد سی



الحمد لله که کلام حقیقت نظام قال سر اسرار حشر فیضیان حلی و خلی



دیوان حقائق ترجمان سالک مسالک شریعت طریقت اقطاب اسرار حقیقت معرفت منبع برکت پیکر انوار
تجلیات حاج احمد بن اشرفین حضرت شایده ابوالاحمد محمد علی حسینی اشرفی البیاضی
سجده نشین آستان عالی تارک الملک والکونین سلطان احمد الدین مخدوم
میر سید اشرف جهانگیر سمنانی قدس سره مقام روح آباد کچھوچھو

ked
87



1887

کشف بردار غلامان حضرت عظیم العالی نیاز آہنگ
سید غلام بھیک نیرنگ الخاطی فقیر اللہ شاہ

۱۹۱۵



باہتمام منشی کرم بخش جی پٹھان

غلط نامہ

ازراہ عنایت اول مندرجہ ذیل اغلاط کی اصلاح کر لیجئے

شمار صفحہ	شمار سطر	غلط	صحیح
۵	۱۲	شرفی	اشرفی
۷	۶	جو بستم	چو بستم
۱۲	۱۲	در دوران تو	در دوران تو
۱۱	۱۸	حریم دل	حریم دل
۱۹	۱۰	زنہیل ما	زنہیل من
۱۱	۱۱	زماں	زمن
۲۶	۱	اسی شوق میں	اسی شوق میں
۳۲	۱۴	صوب قالی	صورت قالی
۳۶	۱۲	صورت تارنیں	صورت نازنیں
۳۸	۱۲	کر کچھ	گر کچھ
۵۰	۷	ہے یہ	یہ ہے
۵۵	۳	آئینہ	آئینہ
۸۲	۲	(سا نور و کیسی ہنسی بجائی) کے بعد ٹپھو (موری سُدھ بڑھ سبیلری)	
۸۷	حاشیہ	بیل	بیگ
۱۱	۱۱	گھبریا	گھبریا
۱۱	۱۶	چھائے رے	چھائے رہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا دَائِمًا أَبَدًا أَلْمَأْثَنِي عَلَى نَفْسِيهِ وَأَشْرَفُ الصَّلَاةِ
وَالسَّلَامِ عَلَى جَبِيهِهِ سَيِّدِنَا وَشَفِيعِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَآهِلِ بَيْتِهِ وَ
أَصْحَابِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَوْلِيَاءِ أُمَّتِهِ أَجْمَعِينَ

اما بعد یہ نامہ سیاہ نیرنگ اپنے امج طالع پر ناز کرتا ہے کہ حضرت
مرشدی مظہر العالی کی سرکاریں اس کترین خدام بارگاہ کی التجا منظور ہو کر
اس مجموعہ لطیفہ کی ترتیب اشاعت کی خدمت اس کے سپرد ہوئی الحمد للہ علیٰ احسنہ
بفرض یادگار روزگار بابا مدار حضرت ممدوح اور ان کے خاندان والاشان کے
مختصر حالات ورج کئے جاتے ہیں :-

اعلیٰ حضرت قبلہ وکعبہ کا نام نامی واسم گرامی حاج الحرمین سید علی حسین
کنیت ابو احمد - لقب خاندانی شاہ - پیر - اور اعلیٰ حضرت خطاب تجاودہ نشین
سرکار کلاں - اور تخلص اشرفی ہے - جناب ممدوح کا خاندان بھی اشرفی کہلاتا
ہے - کیونکہ آپ سیدنا عید الزقاق نور العین علیہ الرحمۃ کی اولاد سے ہیں - حضرت
نور العین قدس سرہ حضرت قطب عالم غوث الاعظم سیدنا ابو محمد محی الدین عبد القادر
جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اولاد امجاد سے ہیں - اور حضرت مخدوم سید اشرف
جہانگیر سمٹانی قدس سرہ کے ہمشیرہ زادے اور نیز باعتبار تہنیت جناب موصوف
کے فرزند برحق اور بلحاظ خلافت خلیفہ مطلق ہیں - اسی لئے یہ خاندان والاشان
حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمٹانی قدس سرہ کی طرف منسوب کر خاندان اشرفیہ کہلاتا ہے

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کا سلسلہ نسب جناب غوث پاک شہید مدین تقصیل ہے
 حاجی سید علی حسین ابن حاجی سید سعادت علی ابن سید شاہ قلندر بخش ابن سید
 شاہ تراب اشرف ابن سید شاہ محمد نواز ابن سید شاہ محمد غوث ابن سید شاہ
 جمال الدین ابن سید شاہ عزیز الرحمن ابن سید شاہ محمد عثمان ابن سید شاہ ابو الفتح ابن سید شاہ محمد
 ابن سید شاہ محمد اشرف ابن سید شاہ حسن خلف اکبر حضرت سید عبدالرزاق
 نور العین ابن حضرت سید عبدالغفور حسن جبیلانی ابن حضرت سید ابو العباس احمد
 جبیلانی ابن حضرت سید بدر الدین حسن ابن حضرت سید علامہ الدین علی ابن
 حضرت سید شمس الدین محمد ابن حضرت سید سیف الدین نجی ابن حضرت سید
 ظہیر الدین احمد ابن حضرت سید ابو نصر محمد ابن حضرت سید محی الدین ابی صالح نصر
 ابن حضرت قاضی القضاۃ سید تاج الدین عبدالرزاق خلف اکبر جناب غوث
 الثقلین سید ابو محمد محی الدین عبدالقادر جبیلانی قدس سرہ - چونکہ اس
 سلسلہ نسب کی رو سے اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ جناب نور العین قدس سرہ کے
 خلف اکبر حضرت سید شاہ حسن قدس سرہ کے اولاد میں ہیں اس لئے آپ کا
 خاندان سرکار کلاں کے لقب سے ملقب ہے ۔

اس موقع پر اس خاندان والا شان کے بعض اکابر کی تاریخ ہائے وفات
 کا درج کرنا بھی موزوں ہوگا ۔

۶۵۶۲

تاریخ وفات جناب غوث پاک قدس سرہ معشوق الہی - تاریخ وفات حضرت
 مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ اشرف المومنین - تاریخ وفات
 حضرت حاجی سید عبدالرزاق نور العین قدس سرہ مخدوم آفاق - تاریخ وفات حضرت
 سید شاہ حسن خلف اکبر حضرت نور العین قدس سرہ سید حسن سجادہ نشین اکبر -
 تاریخ وفات حضرت سید شاہ محمد اشرف قدس سرہ شیخ ۔

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کی ولادت سرایا سعادت ۲۲ ربیع الثانی ۱۲۶۶ھ
 کو بروز دوشنبہ بوقت صبح صادق ہوئی۔ جب بن شریف چار برس چار
 مہینے اور چار دن کا ہوا تو موافق معمول خاندان مولانا گل محمد صاحب خیل آبادی
 نے جو بڑے اہل دل اور عارف کامل تھے آپ کی بسم اللہ کرائی۔ اس کے بعد
 مولوی امانت علی صاحب کچھوچھوی نے فارسی کی درسی کتابیں پڑھائیں۔
 پھر مولوی سلامت علی صاحب گورکھپوری اور مولوی قادر بخش صاحب کچھوچھوی
 سے تعلیم پائی۔ جب اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ منصب خلافت و ستادہ نشینی سے
 ممتاز ہوئے تو آپ کے اُستاد مولوی قلندر بخش صاحب نے آپ سے بیعت کی اور
 فرمایا کہ مجھ کو مدت سے اس دن کا انتظار تھا۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے جس
 آج میری مراد پوری کی ۴

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ نے ۱۲۸۲ھ ہجری میں اپنے برادر کلاں حاج الحرمین
 سید شاہ ابو محمد اشرف حسین مظاہر العالی سے بیعت کر کے خلافت و اجازت
 خاندانی حاصل فرمائی۔ ۱۲۸۵ھ میں حضرت سید شاہ حمایت اشرف بن سید
 شاہ نقی الدین اشرف بسکھاروی کی دختر نیک اختر سے اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ
 کی شادی ہوئی۔ ۱۲۹۰ھ میں حلیہ ارواح بزرگان ایک سال کامل آستانہ
 اشرفیہ پر حسب قاعدہ مشائخ چلے گئے۔ اسی مدت میں بہرکت و حانی
 حضرت محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ
 و توجہ حضرت محبوب جلالی قطب ربانی سید محمد الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ
 تمام منازل ایتقان و عرفان کو اس طرح طے فرمایا کہ آپ کی ذات بابرکات
 سے جہانگیری آثار و انوار کا ہر ہونے لگے۔ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ بہت مدت کے
 بعد اس خاندان میں ایسا شخص صاحب شد و ارشاد تقویٰ نہاد و طاہر ہوا ہے۔ آپ کے

خوارق عادات جو اخلاقی صفات میں مضمر ہیں کرامتوں کی طرح مشہور ہیں۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ آپ کے انسانی کمالات نے آپ کو پیکرِ تغیر بنا دیا ہے۔ اگرچہ آپ کے صفات و برکات غیر محدود و نامحدود ہیں لیکن بعض امور کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔ (۱) آپؐ کبھی کوئی لغزش شرعی نہیں ہوئی۔ (۲) آپؐ نے کبھی کسی کے دل کو آزار نہیں پہنچایا۔ (۳) آپؐ نے کبھی کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں فرمایا جو کانوں کو کڑوا کر معلوم ہو۔ (۴) آپؐ نے کبھی کسی سائل کے سوال کو رد نہیں فرمایا۔ (۵) آپؐ نے اپنے دسترخوان کو ہمیشہ وسیع رکھا۔ (۶) آپؐ نے مذہبِ مشرب میں ہمیشہ تقلیدی حیثیت کو محبوب رکھا۔ (۷) اربابِ حاجت کی حاجات کو رفع کرنا آپؐ کا جلی شعار ہے۔ (۸) اعواسِ مشائخِ چشتیہ کی شرکت کو ہمیشہ مشاغلِ خدائی کی طرح عزیز و محبوب رکھا۔ (۹) آپؐ نے راہِ سلوک و تقلیدِ مشائخ میں تشیعِ خلافت کی کبھی پروا نہیں کی۔ (۱۰) بھائی بندوں کی محبت۔ مہمانوں کی عزت آپؐ کے خصائص سے ہے۔ ان صفات کو دیکھ کر خاندانِ شریفیہ کے سب چھوٹے بڑے آپؐ کی مدح و ثنائیں طبع اللسان ہیں۔

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ ۱۲۹۶ھ میں مسندِ سجادہ نشینی پر متمکن ہوئے اور سالِ مذکور کی ۲۸ محرم کو خرقہ خاندانی جو حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کا عطیہ ہے زیب تن فرمایا۔ چنانچہ ہر سال اسی تاریخ کو خرقہ مذکورہ پہنتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ نے اس وقت تک تہنِ حج کئے ہیں ۱۲۹۳ھ حجِ اول میں و بار بار رسالت سے بعض نعمتیں خاص طور پر حاصل ہوئیں ۱۳۲۳ھ حج دوم میں بعض اذکار و اشغال کی اجازت مشائخِ حرمین شریفین سے حاصل ہوئی۔ ۱۳۲۹ھ حج سوم میں بعد زیارت طائف شریف و مدینہ منورہ۔ بیت المقدس

و دیگر عتبات عالیہ شام و مصر و حامہ شریف و حمص شریف میں حاضر ہو کر
 وہ وہ نعمتیں حاصل کیں جن کی تفصیل کے لئے ایک مطول کتاب درکار ہے۔
 اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ نے باطنی علوم کی تعلیم اپنے برادر بزرگ حاج الحرمین
 سید شاہ ابو محمد اشرف حسین مدظلہ العالی سے (جنکو علاوہ خاندان اشرفیہ کے
 تمام مشائخ ہمعصر سے فیض صوری و معنوی حاصل ہوا ہے) پائی ہے بشغل جو یہ
 اور بعض اذکار مخصوصہ کی تعلیم حضرت سید شاہ عماد الدین اشرف اشرفی عرف
 لکڑ شاہ کچھوچھوی قدس سرہ سے پائی۔ حضرت لکڑ شاہ صاحب خاندان اشرفیہ
 میں مشائخ سے گزرے ہیں۔ اسطرح دیگر اور دو وظائف کی اجازت
 اکثر علماء و مشائخ ہندوستان سے حاصل فرمائی۔ چنانچہ جناب حضرت آج شاہ صاحب
 سوندھوی قدس سرہ (ضلع گورگانوال) سے اجازت و خلافت خاندان قادریہ و
 خاندان زاہدیہ حاصل کی۔ اور تعلیم سلطان الاذکار و شغل محمود و دیگر اشغال مخصوصہ
 مشرف ہوئے۔ جناب حضرت مولانا شاہ محمد امیر کابلی قدس سرہ سے مقام بلیا میں سلسلہ قادریہ
 منوریہ میں مجاز اور ماذون ہوئے اور تعلیم طریقہ خاص ذکر خفی قلبی جو قلب و دہ سے متعلق ہے
 حاصل کی۔ اس سلسلہ کو سلسلہ الذہب کہنا چاہیے جو عرفی طور سے چار واسطوں سے
 حضرت غوث پاک تک پہنچتا ہے۔ یعنی حضرت سید شاہ ابو احمد علی حسین اشرفی مدظلہ العالی
 کو حضرت شاہ محمد امیر کابلی قدس سرہ سے حاصل ہوا۔ اُن کو حضرت ملا اخون فقیر امپوری
 قدس سرہ سے۔ اُن کو حضرت شاہ منور الہ آبادی قدس سرہ سے جبکی عمر ساڑھے پانسو
 برس کی ہوئی۔ اُن کو حضرت شاہ دو اللہ قدس سرہ سے۔ اُن کو جناب شیخ ثقلین سید ابو محمد محمدی الدین
 عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے۔ اسطرح سلسلہ اویسیہ اشرفیہ کی تعلیم حضرت سید محمد حسن
 غازی پوری سے حاصل ہوئی۔ سید محمد حسن کو شاہ باسط علی قدس سرہ سے۔ اُن کو

شاہ عبد العظیم قدس سرہ سے۔ اُن کو شاہ ابو الغوث گرم دیوان قدس سرہ سے۔ اُن کو حضرت مخدوم سلطان سید شرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ سے۔ اُنکو خود حضرت اُوّس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ علاوہ ازیں شغل تملّات وجود، شغل اسم ذات، شغل جام جہاں نما، شغل ہفت دورہ، شغل خفی قلبی، شغل وونیم و دیگر اشغال و مراقبات و عمل شجرہ زر و اوراد خمسہ و حرز یمانی و حزب البحر و دعائے حیدری و دعائے بشخ و دعائے ابو وجانہ و دعائے برہمتی و چیل آسمار و سی و سہ آیت دافع سحر و قصیدہ بردہ و قصیدہ غوثیہ و درود اکبر و عمل سورہ جن و سورہ قمر و سورہ یسین و صلوة النجّام وغیرہ کی اجازت حضرت سید شاہ آل رسول قدس سرہ سجادہ نشین مارہرہ شریف ضلع اٹیہ سے حاصل ہوئی۔ ہماری حضرت مظاہر العالی کے بعد جناب شاہ آل رسول قدس سرہ نے کسی کو خلافت و اجازت نہیں بخشی۔ آپ حضرت شاہ صاحب کے خاتم الخلفاء ہیں۔ بسطیح حرز یمانی کی اجازت سید شاہ سعادت علی عظمیٰ احمد پوری سے سلسلہ شطاریہ میں حاصل کی۔ جناب مولانا سید شاہ عبدالقدیر خلیفہ سید شاہ علی سجادہ نشین بغداد و شریفیہ سے مکہ معظمہ میں اجازت حرز یمانی مع اشارات ظاہری و باطنی حاصل فرمائی۔ جناب مولانا سید نواز شہ رسول سجادہ نشین بیتھوی سے اجازت خاندانی حرز یمانی بطریقہ عالیہ شرفیہ حاصل کی۔ جناب حضرت شاہ مقبول احمد حافظ عبدالغفریز دہلوی عرف اخون صاحب حمہ اللہ علیہ سے دہلی میں حسب اجازت روحانیہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجازت کامل حرز یمانی و حزب البحر و دعائے بشخ و دعائے حیدری و دیگر اعمال خصوصہ حاصل کی۔ دلائل الخیرات کی اجازت آپ کو اپنے پیرو مرشد و برادر بزرگ مظاہر کے واسطے سے حضرت مولانا ابوالاحیا رحمہ اللہ صاحب فرنگی محلی لکھنوی سے حاصل ہوئی۔ نیز دلائل الخیرات کی اجازت حضرت سید شاہ عبدالغنی صاحب بیتھوی اور حضرت سید محمد رضوان صاحب فی اور مولانا عبدالغنی صاحب

ہندی مہاجر مکہ معظمہ سے بواسطہ پیر و مرشد و برادر بزرگ خود مدظلہ حاصل ہوئی۔ علاوہ
 ازیں جس قدر دیگر نعمات و برکات اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ مدظلہ کو مختلف واسطوں سے
 حاصل ہوئے۔ ان کی تفصیل بہت طویل ہے۔ مجمل یہ کہ آپ کی ذات جامع الصفا
 تمام مشائخ کبار و اکابر دیار و امصار کی نعمتوں اور سلاسل مختلفہ متعددہ کی برکتوں کی
 خزانہ ہے۔ ذیلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

علاوہ برکات باطنیہ و انوار روحانیہ کے ہمائے اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ ایک
 خاص اعتبار سے محض ظاہر بین آنکھوں کے لئے بھی ایک عجیب تصویر و نگار
 ہیں۔ یعنی آپ کو اکثر مشائخ نے آپ کے جد اعلیٰ جناب محبوب جانی قطب ثانی
 سید ابو محمد مخی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے شکل و صورت میں نہایت
 مشابہ بیان کیا ہے۔ اس کی تصدیق ارباب مشاہدہ تو اپنے روحانی مشاہدوں
 میں کرتے ہوں گے۔ جناب غوث پاک کی بعض تصویریں اس نامہ سیاہ کی نظر
 بھی گزری ہیں۔ غور کیا تو واقعی

یہی نقشہ ہے یہی رنگہ سماں ہے یہی

یہ جو صورت ہے تری صوتِ جاںاں ہے یہی

حضور غوث پاک کا قول ہے طوبی لمن ترائی افریحی من ترائی الخ (بشارت
 خوشحالی ہے اُس کو جس نے مجھ کو دیکھا یا اُس کو دیکھا جس نے مجھ کو دیکھا) ان امور
 کو ملحوظ رکھ کر ایک موقع پر اس نامہ سیاہ نے سرکار میں ایک غزل عرض
 کی تھی۔ باجائز خاص یہاں درج کی جاتی ہے۔

رُوئے تو تر جانِ انوارِ لامکانی
 اے شمعِ بزمِ اشرفِ شاہنشہ زبانی
 دے آیتِ نقایتِ تفسیرِ من ترائی

اے عارضِ تو شرحِ طوبی لمن ترائی
 اے نورِ چشمِ حیدرِ آرامِ جانِ قاور
 اے مصحفِ جمالتِ ایمانِ اہلِ نبیش

آں معنی نہاں اتو صورت عیانی
تو جان یک جهانی تو یک جهان جانی

حُسن ازل ز رویت ہر لحظہ جلوہ افگن
اے من تبار رویت اے من غبار کویت

نیز نگ در ہوایت صد جاں کند فدایت
او کمترین گدایت تو خسرو جهانی

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ نے زوجہ اولیٰ کی وفات کے بعد دوسرا عقد کیا۔
زوجہ اولیٰ سے حضرت مولانا ابوالحمود سید شاہ احمد اشرف سلمہ اللہ تعالیٰ پیدا
ہوئے۔ جو بحمد اللہ تمام علوم ظاہریہ سے آراستہ اور کمالات باطنیہ سے پیراستہ
اور چشم بد و ورہما سے اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کی جیتی جاگتی ہنستی بولتی تصویب میں
قَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔ زوجہ ثانیہ (بنت شاہ تاجل حسین اشرفی)
سے سید شاہ مصطفیٰ اشرف صاحب طال عمرہ ہیں جو تحصیل علم میں مصروف ہیں
اللہ تعالیٰ اُن کو فائز اہرام کرے۔ یہ چھوٹے صاحبزادے بھی ماشاء اللہ نہایت
بزرگ منش اور مقدس ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے مراتب کو بلند فرمائے۔

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کے برادر زادے اور داماد مولانا حکیم سید شاہ نذر اشرف
اشرفی جملہ علوم و رسمیں فارغ التحصیل اور فن طب میں حاذق کامل اعلیٰ درجہ
کے ذہین و ذکی شاعر و قیصر پنج نکتہ رس ہیں۔ اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کے نواسے
مولانا ابوالحماد سید محمد اشرف صاحب محدث ابھی حال میں تمام علوم معقول و
منقول میں فارغ التحصیل ہوئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کے برادر زادے اور خلیفہ
سید ابوالمسعود محمد جعفر اشرف مرحوم و مغفور تھے۔ اُن کے فرزند ارجمند مولانا

۱۵ روز ولادت یوم جمعہ چارم ماہ شوال۔ مادہ تاریخ ولادت مولانا ابوالحمود سید و شاہ احمد اشرف ۱۲

۱۶ تاریخ ولادت ہفتم ذیقعدہ یوم دوشنبہ ۱۳۱۱ھ ۱۲

۱۷ روز ولادت یوم شنبہ پانزدہم ذیقعدہ۔ مادہ تاریخ ولادت سید ابوالحماد محمد اشرف مد عمرہ ۱۲

مولوی سید محی الدین اشرف کی دستار بندی قضیت اسمال ہونیوالی ہے
اگرچہ اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کا گھرانہ خاندان اشرفیہ میں علم کے اعتبار سے ہمیشہ
مشہور و ممتاز رہا ہے مگر حضور قبلہ و کعبہ کی برکت سے اس زمانے میں دولت علم
و کمال سے یہ گھر اس قدر مالا مال ہوا کہ اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کی بیعت سے اطراف عالم میں سقدر لوگ فیضیاء
ہوئے ہیں کہ ان کا شمار ناممکن ہے۔ باتباع سنت حضرت مخدوم
سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ ہمارے حضور قبلہ و کعبہ کے ہاں مریدین
فہرست میں راجع ہوا کرتے ہیں مگر فہرستیں بھی بن کر غائب ہو گئیں اور اب
ان کا شمار صرف اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے۔ ملک ہند میں بنگال۔ مدراس
بمبئی۔ کانٹھیا واٹر۔ مارواڑ۔ وکن۔ آودھ۔ پنجاب اور سندھ۔ بیرون ملک
عدن۔ جدہ۔ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ۔ شام۔ حلب۔ مصر اور عراق۔ ان جملہ
علاقوں میں تین سو ضلع سے زیادہ کے لوگ اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کے سلسلہ
ارادت میں سلسل ہیں۔ اسوقت تک طبقہ علمائے سچاؤ عالم سے زیادہ
شرف خلافت سے مشرف ہو چکے ہیں۔ اور کل خلفاء کی تعداد ستو سے زیادہ ہو گئی
اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کی سیر و سیاحت ضرب المثل اور اشاعت سلسلہ
بے بدل سمجھی جاتی ہے۔ سلسلہ عالیہ شرفیہ کی تاریخ میں پہلی دفعہ اس سلسلہ
شریفہ کا اجراء شرق سے غرب تک حضور قبلہ و کعبہ کی ذات بابرکات سے ہوا
فالحمد للہ علیٰ ذلک۔ اجڑے سلسلہ کے اعتبار سے اگر آپ کو حضرت مخدوم
جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ یا حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس

کے آفتابِ لایت کا پرتو کہیں تو یقیناً مبالغہ نہ ہوگا۔ اس دہرے میں اپنے
اپنی سیاحت کی طرف ایک لطیف اشارہ کیا ہے

دنیا میں ایسے پھرے جیسے پھرت پر کار
آئیکے پہلی ٹھاؤں میں بیٹھے آسن مار

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ نے وقتاً فوقتاً فارسی اُردو اور ہندی میں کچھ کلام
موزوں فرمایا ہے۔ آپ کا کلام ذوق و شوق کی عکسی تصویر ہوتا ہے۔
سورِ اتفاق سے بہت سا کلام ضائع ہو گیا ہے۔ جب قدرِ اس وقت دستیاب ہوا
وہ جمع کیا گیا۔ سُبْحان اللہ کیا کلام عرفانِ نظام ہے۔ ایک ایک لفظ اثر میں دوبا
ہوا ہے۔ زبان شیریں ہے۔ بیان رنگیں ہے۔ مگر بایں ہمہ تصنع سے مبرا۔
تکلف سے معرا۔ عند لیباں گلشنِ قال کے زمرے کچھ اور ہوتے ہیں۔ بلبلاں
گلستانِ حال کے چھپے کچھ اور۔ وہاں زیادہ تر قوائے عقلیہ سے خطاب ہوتا ہے
یہاں سراسر قلبِ رُوح کی جانب بٹے سخن ہے۔ وہاں اصولِ بلاغت کی
پابندی میں کوہِ کندن و کاہِ بر آوردن ہوتا ہے۔ یہاں باتِ باعِ سُنّت و مَآ
یَنْطَوُّ عَنْ اَهْلُی کوئی کہلاتا ہے تو کہتے ہیں اور بے ساختہ کہتے ہیں ورنہ
خاموش رہتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ

شعری گویم بہ از آبِ حیات
من نہ دامنِ فاعلاتنِ فاعلات

اس دیوانِ عرفانِ ترجان کی ترتیب اور سلسلہ انطباع ۳۳۲ء میں
شروع ہوا۔ اور ۳۳۳ء میں نوبت انطباعِ پہنچی۔ اسی لئے احباب نے جو قطعات
تاریخ لکھے ہیں۔ اُن میں بعض ماوے ۳۳۲ء کے ہیں اور باقی ۳۳۳ء کے۔
چنانچہ وہ قطعات درج کئے جاتے ہیں۔

قَطَاعَاتُ تَاْرِیْخِ رَبْرِیْبِ طَبَع

اَز تَاْرِیْخِ طَبَعِ فَصِیْحِ اللِّسَانِ عَذْبِ الْبَیَّانِ مَوْلٰوِی سَیِّد شَاہِ نَذَرِ شَرَفِ
مُتَخَلِّصِ اَشْرَفِ بَر اور زَاوَدِ حَضَرَتِ مُصَنَّفِ مَذِلَّةِ

دیوان اشرفی کہ بود بہر طالبان ہر لفظ اور ست غنیمت از گلشن سلوک ہر مطلعش فروغ تجلی برق طور مطبوع شد ز کوشش نیز نگ پاکباز اشرف چورق قیس دلم سوتے دشت فکر	سرچشمہ مناج و انہار معرفت ہر بیت اور ست سبزہ گلزار معرفت ہر مقطعش خرمینہ انوار معرفت درودش حق شناس و طلبکار معرفت تاریخ گفت یسلی اسرار معرفت
--	--

اَطْبَعُ نَاَزِحَاتِ اَیْنِ اَشْرِفِ مَقَالِ مَوْلٰوِی مُظَفَّرِ عَلِی صَاہِدِ رَسِ اَشْرِفِ الْمَدَارِیْسِ کَمِیْوِ چھوچھہ شریف

چھپایان دنوں اشرفی کا کلام طریقیت سے ہر نظم کو واسطہ مظفر ذراکان دھر کے سنو صدافے رہے فلک بار بار	جوہر صاحب ل کو مرغوب ہے حقیقت سے ہر شعر مشوب ہے اگر تم کو تاریخ مطلوب ہے مکر کہو واہ کیا خوب ہے
--	--

رَحْمَتِ کَلَامِ جَوَاہِرِ سَلَامِ اَدَبِیِّ رَبْرِیْبِ مَوْلٰوِی عَلِی اَحْمَد خاں صَاہِدِ اَسْمِ
نَقِشْبندی قَادِرِی بَدَاوِنی پروفیسرِ عَرَبِی سِنِیٹ جَاہِزِ کَلَامِ اَکْرَمِ

مرجا صل علی دیوانے جَبَدِ مَصْهَفِ آيَاتِ جَلَالِ	وقتِ معرفت و ايقانے آیہ سورۃ انوارِ جمال
--	---

<p>پر تو مہر کمال وحدت موبو شائہ زلفت اسرار از جناب شہر قطب عالم نوںہال چمن سمنانی خرمہ پیشت بدوش بر نور ساقی بزم رسول الثقلین بیل نعمہ رائے توحید یارب از فیض سخن تاباید سال طبعش را سداں ناشاد</p>	<p>شمع فانوس خیال کثرت سر سبز غارہ سلطان بہار زیب سجادہ غوث اعظم قادری اشرفی و جیلانی چشمش از باوہ عرفان مخمور قرۃ العین حضور بطنین طوطی آئینہ دار تجرید طالبش فانی مطلوب شود ۱۳۳۲ھ</p>
<p>مرحبا دیوان آن جان دل پیران پیر اشرفی جیلانی وحشتی معین الاولیا جلوہ آرائے حقیقت گشت مثل شمع نور ذکر عرفان حق آئینہ انوار ذات بہر طبعش انا سداں بنوا شوریدہ حال</p>	<p>صاحب سجادہ قطب عالم و سنگبر قرۃ العین شہ سمنانی نور الہدی شاہد رعنائے وحدت کرد و کثرت طہو مصنف آیات رحمت شرح اسرار صفات شمع فانوس خیال اوج اہل حال سال</p>
<p>ساقی نامہ نتیجہ فکر فلک پرواز سخن ضیا بدایونی فرزند جناب اسیر بدایونی</p>	<p>ساقی نامہ نتیجہ فکر فلک پرواز سخن ضیا بدایونی فرزند جناب اسیر بدایونی</p>
<p>بے کہاں اے ساقی میکش نواز اٹھی ہیں رم جہم سنہری بدلیاں غنجہ و گل بخود و مخمور ہیں</p>	<p>تا کجا اخفائے صہبائے حجاز ہے اُنگوں پر بہار گلستاں نشے میں نگہ کی آنکھیں چور ہیں</p>

جھومتے ہیں جوشِ مستی میں شجر
 کھول دے ساقی کلیدِ میسکہ
 آج میخواروں کی سچ و سچ اور ہے
 رند ہیں فرطِ خوشی سے باغِ باغ
 قادری صہبائے شربِ سحری
 نقشبندی سہروردی باوہ خوار
 بزمِ عرفان صحبتِ زندانہ ہے
 چل رہا ہے خیرے دُورِ شراب
 شغلِ مے میں ہو رہی ہر قدر فن
 مصحفِ آیاتِ اسرارِ سرور
 ہے فروغِ نشہِ خاصانِ حق
 بیتِ ہر اک خانہ خمار ہے
 بندش ہر شمرِ کیفیتِ انگیز ہے
 ہے عروسِ نظم کی مستی غضب
 شاید مضمون کا حسنِ دلربا
 ہے کہیں لطفِ ملاحت کی جھلک
 ہے کہیں لکھی حلاوت سے وہ بات
 ہے فصاحت میں بلاغتِ لطفِ خیز
 وصفِ اس بحرِ لطافت کا محال
 مدح کے نغمے کہاں تک گائیے
 مرجا صد مرجبِ فکرِ حسیا
 سال کیا سلکِ مضامین سے چنی

دامنِ گل ہے مٹے عرفان سے تر
 ہے طلوعِ صبحِ عیدِ میسکہ
 اشرفی پیرِ مغان کا دُور ہے
 نورِ افشاں ہے کچھوچھے کا چراغ
 آج ایک شیشے کے اندر ہے بھری
 جوشِ مستی میں ہیں باہم ہمنار
 خالقِ صوفیاں میخانہ ہے
 دستِ ساقی میں ہے اک وشن کتاب
 میسکہ ہے صورتِ بزمِ سخن
 اشرفی صاحبِ کباب دیوانِ نور
 اس بیاضِ حقِ نسا کا ہر ورق
 مطلع مطلع مطلع انوار ہے
 سطرِ ہر اک سلک جوہرِ زینہ ہے
 ہو رہے ہیں صدقے اربابِ ادب
 دختِ رز کی ایک مستانہ ادا
 باوہ خواروں کے لئے کانِ نمک
 مصرعِ مصرع بن گیا شاخِ نبات
 ہر گلِ مضمون نو ہے عطریں
 درحقیقت ہے یہ دیواں بیتِ مال
 فکرِ سالِ طبعِ دیواں چاہیے
 حبذا صد حبذا ذہنِ سا
 ہے حُرِ کیتِ کلامِ اشرفی

از فخر العلماء مولوی حکیم سید شاہ محمد فخر صاحب بنجد محمدی اجملی
زادہی اشرفی علیہی الہ آبادی سجادہ نشین اترہ قطب اکمل حضرت
شاہ محمد جلّ قدس سرہ الہ آباد خلیفہ اجل حضرت اشرفی مدنیہ

اشرفی آن مقتدائے اہل دل چوں علی را با حسین آمیختم آفتاب و دوامان قادری واردات خویش افرمود نظم بہجود از ما خدا مان بارگاہ سعی کامل کرد و ترتیب باز در سن طبع کلام ہمیشہ	طرہ دستار فخر و اعتلا نام پاکش گشت روشن چوں سہا چشتیاں را بادشاہ پیشوا نظم او چوں سلک دُر ہا پر ضیا مرحبا نیزنگ اصد مرحبا بہر طبعش مستعد شد حنّدا می نویسم بحر فیض کبریا
--	--

ولہ

فکر تاریخ کی جو بنجود ہے
قادری پیالہ اور چشتی مے

چھپ رہا ہے کلام حضرت کا
فیض مرشد سے لکھ دے مستانہ

ولہ

فلک سے بڑھ کے شان اشرفی ہے
بہار بوستان اشرفی ہے

خدا رکھے ہمیشہ ایسی رفعت
کہوں تاریخ میں چھپتا ہے دیواں

از مولوی سید شاہ نواب اللہ صاحب ماہر محمدی حبلی زاہدی۔
متولی خانقاہ دائرہ قطب اکمل حضرت شاہ محمد اجل قدس سرہ آلہ آبادی
برادر خرد و فخر العلما علامہ بخود آلہ آبادی

جناب عم قبلہ شریف کا ہوئی ماہر جو فکر سال تاریخ	یہ دیواں یا چراغ قادری ہے کہا ہاتھ نے باغ قادری ہے
--	---

از جناب مولانا مولوی شاہ محمد ذکاوت حسین صاحب دارالاسلام قادری
امام جامع مسجد شہید ضلع مراد آباد

چھپ گیا جب صحیفہ نامی کہا ہاتھ نے ہم لکھیں تاریخ	مجھ کو تھا سال طبع میں سکتا نظم سید علی حسین کی لا
---	---

ولہ

سر و آوازے زبانِ حسن مرشد و ہادی و سجادہ نشین تظم و نشرش بہت در عالم ہے چوں کلام معنوی بطوع شد باز کائے سنبھلی تاریخ طبع	نوں ہال گلستان پنجتن فضل کئی داد اور اذوالمنن اندریں فن بہت معیار سخن گشتہ مطبوع ہمہ اہل زمن ہاتھ گفتا بے اشرف سخن
--	--

از جناب مولانا مولوی مفتی ابوذر صاحب فیہ فیہ اسلامی ارٹھی سنبھلی
مدرسہ بینات مسلم ہائی سکول شہر انبالہ

خدا دال خدایں سر و عن	وہ آل نبی وارث پنجتن
-----------------------	----------------------

ہیں بحرِ سخاوت کے دُورِ ثمن
جسے دیکھ حیراں ہوں سب اہل فن
تو احسنتِ یول اٹھا چرخ کہن
تو بولا چھپا اشرفی کا سخن

وہ مسند نشین خلافت مآب
لکھا اس فصاحتِ بلاغت سے دیوان
ہوئی طبعِ جہدم وہ نظمِ شریف
رونی نے ہاتھ سے پوچھا جو مال

از سب کو چہ حضرت مُصَنَّف مدظلہ العالی سرِ پاءِ عار و ننگِ نیرنگ

پیکرِ معنی و تمثالِ جبال
درچمن زار علی تازہ نہال
لالہ گلشنِ سلطانِ جبال
سیرتِ سیرتِ احمدِ بمثال
سُرمہ نرگس شہلائے کمال
قال او آیینہ چہرہِ حال
فی المثل از اثرِ سحرِ حلال
قصہ نغمہ داؤد و جبال
گہر و لعل نماید چو سفال
بدر از تابِ نیاش چو ہلال

اشرفی اشرفِ اربابِ شرف
در گلستانِ نبی طرہ گلے
سرو خوش قامت بلغِ حنین
صورتِ صورتِ غوثِ اعظم
غازہ عارضِ زیبائے سلوک
گفتہ اش گفتہ ہاتھِ از غیب
شعرِ اورشہ نیسانِ قدم
تازہ ساز و بدل سنگد لاں
پیش آب گہرِ گفتارِ شش
بارک اللہ چہ روشن دیوان

گفت نیرنگ چہ سالِ طبعش
گفتش مطلعِ خورشیدِ حلال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شجرہ منظوم سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ سراجیہ اشرفیہ

یار بخت محمد بہر علی بحسن سلطان میں مدد پے مشاود حق احمد ہم شاہ محمد و بو یوسف بغیر نظام سراج و علائی شرف نور العین ولی پے راجو احمد فتح اللہ بک و بہا و توکل من	بن یزد فضل و ابراہیم و خلیفہ امین الدین مدد مودود و شریف و ہم عثمان و قطب الدین مدد بحسین و جعفر و ہم حاجی پے شمس الحق الدین مدد بہر داؤد و نیاز ولی پے اشرف نیکترین مدد
---	---

از عجز و نیاز بہوا احمد ایں اشرفی بے سامانے
برخت گئی جانم نظرے بر حال من مسکین مددے

شجرہ منظوم سلسلہ عالیہ قادریہ حلالیہ شریفیہ

یار بخت محمد بہر علی بحسن سلطان میں مدد بابو کبر و عبد الرحمن ہم بوالفتح و پے ہنکاری پے افصح و بولغیت و فضل عبید و جمال و شہ سید محمد و حسین ولی پے عبد رسول نور اللہ	بجلیب و طائی و ہم کرنی بسری و جنید ایں مدد بسید غوث جیلانی بعلی محبوب میں مدد پے نور العین و بہ حسن شہید گوشہ نشین مدد بہاریت و پیر غیاث شیعہ نذر ہادی میں مدد
--	---

بہ نوار و صفت و قلند حق پے منصب اشرف مرشدین
برا اشرفی درویش حریں اے ولق عرش بریں مدد

شجرہ منظم سلسلہ چشتیہ نظامیہ فخریہ

کہ از حضرت حافظ احمد حسین شاہ صاحب شاہجامان پوری قدس سرہ حاصل شدہ

<p>یار ب محمد فخر ریل بعلی ولی شہدیں مدو پئے ابوبکر بن آدم سجدہ فیہ و شاہ امین الدین پئے ابویوسف ہم قطب الدین شریف ہم عثمان معین بیاح و علم الحق والدین بہر محمد و جمال حسن</p>	<p>بہر حسن عبد الوہاب فیضی سراج یقین مدو پئے منشا و بحق احمد محمد نیک ترین مدو پئے قطب فرید نظام الدین بن نصیر کمال الدین مدو محمد وہم محمدی مدنی بہ کلیم و نظام الدین مدو</p>
--	---

بشہ فخر و سبحان علی بواللیث و سرفراز کمال
 بنظام امام و شہ احمد بر شرفی مسکین مدو

شجرہ منظم سلسلہ چشتیہ نظامیہ صفویہ

کہ از جنابہ خلیل احمد الخاٹب عین اللہ شاہ صفی پوری حاصل شدہ

<p>یار ب محمد بہر علی حسن سلطان میں مدو پئے منشا و بحق احمد ہم شاہ محمد و ابویوسف بفرید و نظام نصیر الدین کمال فرج محمد من مبارک اکرم عالیشان عبد الرحمن عبد الوہاب مدو</p>	<p>بن یاقوت ابوبکر و خدیجہ امین الدین مدو پئے قطب شریف ہم عثمان معین قطب الدین مدو پئے سازنگ و بنائے ولی پئے سعد صفی الدین مدو پئے زاہد و بہر شہ بہر بن عبد اللہ ہادی میں مدو</p>
--	--

بہر افہام و غلام پیر از بہر حنیف و شہ خادم
 بخلیل عین اللہ ولی بر شرفی مسکین مدو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کلام فارسی

<p>عمر با جلوہ او جیت نگاہم پیدا بیگناست کسے پیش نگاہم پیدا کعبہ و دیر ز آوار گیم تنگ آمد گذر از رہ الطاف کہیں شیوہ تست حال بتیائی دل از من بیمار می رس چشم گریان دل سوزان رخ زرد و تن لعل</p>	<p>کرد آئینہ دل صورت ماہم پیدا کہ شد از جلوہ او نور خداہم پیدا نیست در عشق مگر جائے پیام پیدا گرچہ صد فتنہ نمایند گناہم پیدا کہ شرر ما شود از شورش آہم پیدا در رہ عشق تو گشتند گواہم پیدا</p>
---	--

اشرفی ذلت و رسوائی کوئے خواباں

کرد در هر دو جہاں عزت و جاہم پیدا

<p>بہ حضورش کشادم لب عرض دعا نظیر تلمظے کن تو بحال من خدا بچہاں اگرچہ گشتم نہ بہر عار سیدم ہذا صوفیانہ ز کشاکش زمانہ</p>	<p>کہ مراں زور کہ خود من عاجز و گدا را کہ نہ تاب ہجر دارم بحضور دار مارا کہ سوائے در کہ تو بکہ آرم التبارا دل من کہ بود میں شدہ ہجو شک غارا</p>
---	--

سر اشرفی فدایت بسرہ رضایت

بست کہ سر نہ تاہم چو کشی بہ تیغ مارا

شد بر توفد اتن دل ما
 بنگر سوئے رقصِ بسل ما
 شد کو چہ یار منزل ما
 بے رحم مباشش قاتل ما
 صدرہ الم است شامل ما
 از چشم نہانت ساحل ما

این است بعشق حاصل ما
 گفت از پس قتل قاتل ما
 این عشق کجا رساند ما را
 گاہے نگہے بکشتگاں کُن
 از گوشہ چشم ہم نہ بینی
 در بحر محبت غریقیم

جز وصل نخواہ اشرفی تیج
 دیگر نبود محاصل ما

ندیم مُصطفیٰ را بل خدا را
 ندیم غیر ذات خود خدا را
 چہ دانی سِر توحید خدا را
 بگویم در بُتاں دیدم خدا را

بشکل شیخ دیدم مُصطفیٰ را
 ز خود فانی شدم دیدم بقا را
 مکن اے زاہد خشک اعراضے
 اگر گوئی مرا تویت پرستی

چہ گویم اشرفم یا اشرفیم
 میسر این سِر نہانی خدا را

باستانہ امین کاظمین رضی اللہ عنہما عرض کردہ شد

اے امام ابن الامام ابن امام الاتقیا
 یک عالم را راہنیدی ز قیدِ پنجا
 جملہ حاجاتم شود از حضرت پاکت روا

ایہا الموسیٰ بن جعفر وی تقیٰ ابن الرضا
 از جہاں فتنی بجانِ یکی و پنج غم
 عرض حاجت میکنم در پیش شاہ کاظمین

جبہ سائے آستان جن انسان ملک
خاک ربی جنابت ہر کہ روز صدق دل
حد امکان بن مسکین نباشد وصف تو

ز اتباع انبیاء ذات تو فخر الانبیاء
دع شد نامش بدقربائی نام اولیا
وصف تو داند خدایا خاص خاصان خدا

آرزوئے دل این اشرفی خاکسار
جملہ برآور طفیل حیدر شکل کُشا

بدربار سامہ شریف بروز دوشنبہ ۲۷ ماہ شعبان ۱۳۲۳ھ
اندر صحن وضع مبارک عرض کردہ شد

اے نقی و عسکری ابن بتول پارسا
اے امین غریب بیکین مسکین نواز
از پئے آل حجتہ اللہ مہدی آخر زماں
باد صد جانم فدائے قبۃ ہر دو امام

حاجت این بندہ را از لطف خود فرما
علم عرفان خدا را کن باین مسکین عطا
سینہ ام روشن شود از نور ذات کبریا
این لم قربان چشم فرشاہ این دوتا

در جناب این کریماں کے رسیدے شرفی
گر نبودے لطف نشان ہر لحظہ پیش ہنما

دل من خاص آشیانہ تست
ہر کہ بیگانہ گشت از عالم
نیرت ماوائے درجہاں دگرے
از مکان دو ابروت بدلم
زلف پر پیچ و تاب خال رحمت

لطف فرما کہ خانہ خانہ تست
بخدا بندہ یگانہ تست
ما من جملہ آستانہ تست
تیر افکن کہ این نشانہ تست
این عجب دام و طوف وائہ تست

<p>این خمار از مئے شبانہ ترست</p>	<p>شوخی چشما سحر خیم من</p>
	<p>غزل اشرفی شنید چو یار گفت این مری عاشقانه تست</p>
<p>فتنه دامن کش این سر سامان شد نیست بامید آنکه رخ یار نمایاں شد نیست غیر ازین زمین بیچاره چه سامان شد نیست دائم آخر سحر هجر نمایاں شد نیست بغم آن گل تر عمر بیا یاں شد نیست گفت این نام کن سید سمنان شد نیست</p>	<p>باز از دست جنون خاک گریبان شنیدت صاف کردیم بجد اتم آئینه دل جان ایماں بتوای پیر معاں خواهم در شب وصل زویدار چه لذت گیرم گریه کم کن صفت ابر بهاری کاخر نظرے کرد بطغلی سوئے عالم استاد</p>
	<p>اشرفی چند بنالی نعیم آں مہر و آنچه تقدیر شدہ روز ازل آں شد نیست</p>
<p>جاں سوخته عشقت تفتہ جگرے دارد بے فکر ز این و آن باد و رست کے دارد این شام غم بجزاں آخر سحرے دارد درو لبر شی عالم زیبایا ہنرے دارد واقف بود آں مریے کز دل خبرے دارد این سحر مینداری خیم اثرے دارد</p>	<p>اے سوز فراق تو در دل شرے دارد عاشق بر رخ جاناں مہر م نظرے دارد عمریت کہ در دو تو بیا بی تو انم کرد آں شوخ بیت پرفن دلبر و بیک غمزہ اے زاہد ظاہرین از سر نہاں ما با یک نظرے جادو ہو شوم بر بود و گفت</p>
	<p>چوں اشرفی بیدل آزاد از عالم شد ہر کس کہ بکویے تو یکدم گذرے دارد</p>

جان من قربان آن جانِ جاہلم شد چه شد
 باعث تفریح جانِ ناتوانم شد چه شد
 مہربانِ حالِ زارم مہربانم شد چه شد
 خوش بلائے جانِ جان من میسر آید
 کفر و اسلام بر لبت و روی او وابستہ شد
 رشتہ الفت جو بستم زان پر پر و ستم

باشان از نام او نام و نشانم شد چه شد
 نام آن نام آورے و روزِ بام شد چه شد
 گام فرساویم آن سرور نام شد چه شد
 دل اسیرِ دام گیسوئے تانم شد چه شد
 ندیمِ گبر و مسلمان ہر دو نشانم شد چه شد
 بے تعلق جانِ دل از دو جہانم شد چه شد

اشرفی در کوئے جاناں ذلت و رسوائیم
 باعثِ فخر و ظہورِ عز و شام شد چه شد

شہِ خوابانِ من ز نگینِ قبا نازک اداوار
 بصد ناز و کرشمہ شوئے لالہ و اداوار
 نہ در عالمِ نظیرِ صورتش موجود و نہ ممکن
 نگر و چوں فدائیش عالمے کن بہر تسخیر
 بر قصمِ جاں فداسازم زیر پائے و خندان
 چسپاں شکوہ کنم ممنون بیدارم کہ آن قاتل

بہر غمزہ بہر عشوہ جہانے بتلا فار
 دلِ عشاقِ پامالِ حرام ناز و اداوار
 چہ گویم و صفِ حسن او کہ از خوبی چہا دار
 قدرِ عنایتِ زیبا جمالِ لربا دار
 اگر از خواہش خود یارِ من قلم روا دار
 پئے عشاقِ جلئے مہر صد جور و جفا دار

میس از شرفی احوال او و عشق تو چوں ات
 کہ آں بیچارہ اندر سینہ دردِ لادوا دار

بتاریخ ۸ ربیع الاول ۱۲۳۳ بوقتِ نخست از مدینہ منورہ ریل گشتہ شد

بر خود نہ چرا اگر کم مہجور شدم امروز

از محفلِ جانانہ من دور شدم امروز

جز نالہ وآہ من نے مونس و غمخوارے
بے وصل نہ صبر آید مشتاق نقاش
بازار برسم سوش بنیم رُخ نیکویش
قاصد زبرد لب پیغام بمن آورو
چوں شیر و شکر با ہم آمیخت بمن با ہم

اے اے بریں حالت مغدور شدم امروز
دردا کہ ز دست غم مجبور شدم امروز
گویم بمراد دل سرور شدم امروز
حقا کہ ازیں احساں مشکور شدم امروز
از گفتن قول حق منصور شدم امروز

اے اشرفی مسکیں در می کدہ عشقش
از خوردن یکجاش مخمور شدم امروز

محبوب ذات کبریا فریادرس فریادرس
اے انبیا را پیشوا فریادرس فریادرس
عالم ز علم من لدن دانندہ اسرار کن
تا عرض حال خوشین پیشین جنابت کردہ ام
از دست چرخ کج خرام آمد بلا با بر سرم
افتادہ ام در یکی لبی بفریاد م رسی
کار ہمہ دنیا و دین ابستہ مرضی تست
مہر لفظہ وارد التجا این عاجز و مسکین گدا

مخصوص درگاہ خدایادرس فریادرس
مہر مقتدار امتقدار فریادرس فریادرس
اے جائے تو عرش علفا فریادرس فریادرس
دارم بدل میدہا فریادرس فریادرس
شاہ رسل عقدہ کشا فریادرس فریادرس
اے دستگیر بینوا فریادرس فریادرس
اے مرجع شاہ و گدا فریادرس فریادرس
اے حضرت خیر لودا فریادرس فریادرس

ایں اشرفی خستہ جاں گوید بصدآہ و فغان
یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ فریادرس فریادرس

سرفہ بقامت تو بہستان ندیدم
چوں تو گلے بہ بیچ حیا باں ندیدہ ام

اے یہ غزل دربار شریف مدینہ منورہ میں ندریغہ مولوی فخر الدین بریلوی پیش ہوئی بحملہ لکھنؤ کا راہ وصول مدعا ہوا ۱۲

<p>درباغ دہر شتم و دیدم ہزار گل ہر کس کہ یک نظر بجمال تو کرد گفت اے شاہِ دلیاں نظر کن کہ در غمت</p>	<p>یک گل چوریت گئے گل خندان دیدہ ام بجز حق دگر بصورتِ انسان دیدہ ام تا بودہ ام بجز رخِ حرامش دیدہ ام</p>
<p>جاناں ترحمے کہ بعالم چو اشرفی</p>	<p>دلدادہ و گدائے پُرار ماں نہ دیدہ ام</p>
<p>من چو باجاناں سائی یافتم عاشقے بُودم کٹوں از وصل یار دلبر از لطف و احسانِ شما جملہ سامانِ شہنشاہی نہاں</p>	<p>قبضہ بر ملکِ خدائی یافتم عشوہ ہائے دلربائی یافتم بندۂ بُودم خدائی یافتم ورثہ دلقِ گدائی یافتم</p>
<p>اشرفی سیر نہاں چو شہ عیاں از خودی در خودِ جدائی یافتم</p>	
<p>حُب علیٰ نقشِ زن سینہ ام فخرِ نسایم بغلامی او جس لوہ دلدار نمایاں نہ من بیچ نبودم و ہمہ ہاشم</p>	<p>شیعہ نیم سُنی بے کینہ ام بندۂ ایں درگہ دیرینہ ام من ہمہ تن صورتِ آئینہ ام ہست ہمیں قصۂ دوشینہ ام</p>
<p>اونہ بہ خرمہرہ خرد اشرفی ہست دیں پردہ چہ گنجینہ ام</p>	
<p>ویرانہ کنی ز خان و نام گرونج کنی یہ تیغِ تازم</p>	<p>تا کے بزنی بامتحانم آز روہ نہ ام کہ شاد نامم</p>

<p>تو درمن ومن بتو دگر میج گفتم کہ مقام تست جائے</p>	<p>افانہ این وآن ندانم آخر غلط آمدہ گمانم</p>
<p>ہاں اشتہ فیافنا چہ باشد از ہستی خود بدہ نشانم</p>	
<p>آوارہ جہانم مست مئے الستم آتش زول و زم این سوا بسوزم ورقے خوب رویاں دیدم جال جاں شہباز افج قدسم سیم رخ قاف الستم صحراے غیب فتم راز نہفت گفتم رفتم یہ بزم دلبر خوردم شراب احمر</p>	<p>بے نام و بے نشانم مست مئے الستم برق شرفشانم مست مئے الستم عین عیاں آنم مست مئے الستم عناقے لامکانم مست مئے الستم بیرون این و آنم مست مئے الستم منت کش مقام مست مئے الستم</p>
<p>اے اشرفی بہر جا مانند شاہ راجا بانالہ و فنام مست مئے الستم</p>	
<p>اے حبیب خالق یکتائے من از کشائے غم عاجز شدم در پریشاں حالی و در بے کسی پیش سلطان مدینہ اے صبا</p>	<p>وے رسول پاک دل رائے من لطف فرما سید والاے من آستان مامن و مالے من عرض کن حال صییت ہن</p>
<p>بر غلام عاجز خود اشرفی رحم کن اے والی و آقاے من</p>	
<p>شدہ رخصت و جام جال یا عیاں</p>	<p>ز نقش صورت من صورت نگار عیاں</p>

منم کہ نالہ کنم در فراق مہر ویاں
نپے بروز نہاں عیاں من ہر کس

ز سینہ آہ کشم شکل اشکیا عیاں
ہماں منم کہ نہانم و آشکار عیاں

گہ بصورت زاہد گہے برنگ رند
گہے مصطفیٰ نشیں گہے شراب خوا عیاں

بنوش جامِ دل و دے ارغوانی کُن
گذر ز خویش و میں در وجود جگر معشوق
ز عاشقی بگذشتی صد آرنی چسیت
بیا ز خلوت خود دستِ من از رہِ لطف

ز فیض پیرنماں لطفِ ندگانی کُن
برئے خود نگر و شور من رانی کُن
بناز و غمرہ مذاہائے لن ترانی کُن
شبے بجانہ عشاق میہمانی کُن

اگو چہیر شدی اشرفی ز حسرت وصل
بیا و روئے صنم عیشِ نوجوانی کُن

بدر بار فیض آثارِ کربلا میجلی ایں کلماتِ حسرتِ آمیز بوقت
حاضری در ۱۳۲۳ ھ ماہ شعبان عرض کردہ شد

رہبر ساکان نگاہِ حسینؑ
شامیانِ جفا شعارِ ظلم
وائے آں جاہلان نہ بستند
تشنہ لب داشتند تا سہ وز
آفرینہا کہ پیش سرور دیں
چوں ہمہ ہر ہاں شہید شدند

راہِ دین است شاہِ حسینؑ
نہ نمودند عز و جاہ حسینؑ
کہ بلند بہت پایگاہ حسینؑ
ہیں چہ شد حالتِ تباہ حسینؑ
فدیہ کردند جاں سپاہ حسینؑ
بیکسی بود خود گواہ حسینؑ

پسر نوجواں چو گشت شہید
 آزمائش گشت عالمے تاریک
 روح سلطان انبیا بگریست
 دیدہ از خود بگریه می آید
 غیر حُر جری بہ لشکر شمر
 یایم از مثل جال خود صد جاں
 اے خدا حُب ابلدیت بدل

رفت سوئی فلک نگاہِ حسین
 قتل گردید خود چو شاہِ حسین
 در غم قتل بے گناہِ حسین
 چوں بیانی بقتل گاہِ حسین
 نہ کسے بود خیر خواہِ حسین
 فدیہ اش مے کم براہِ حسین
 کالہ نقش کُن بجاہِ حسین

اشرفی جملہ مدعیانی
 بر تو افتد اگر نگاہِ حسین

جلوہ گرو بخداش بر رخ تابان تو
 اے جہانگیر ولی محبوبِ یزدانی توئی
 تارک شاہی شدی میکنی شاہنشہی
 زندہ کردی آں بُتِ غیبی بے کلغنی
 بسکہ مار اساختی در زرعِ دل حائے
 اے کہ در ذکر جمیلت روح را شد لذتے

مہر انور و ضیاء صل شد از ایوان تو
 من چہ گویم ہست در کون مکانِ اعلان تو
 دہرازد دست ستم با من در دوران تو
 از قضا اندر قضا جاری بود فرمان تو
 آب خواہم تا رسد از چشمہ فیضان تو
 شاید از لطف و کرم سویم شد میلان تو

ملتجی چشمِ رحمت اشرفی خاکسار
 عاجز و مسکین فقیر بے سرو سامان تو

ز دست زہد و تقویٰ چند باشم خانہ برباد
 اسیر ام زلفم گردنا زک طبع صیافے

حیرم دل ز شاہِ عشق باد آباد بنیادے
 نہ تابم زدن انجانہ جائے شور و فریادے

بہ تیغ ناز گر قلم کند تر کے پریزا دے
فتادہ کار بن دوست میر تحفہ عیار سے
فراموشم کن ایساں کہ از درد فراق تو
ز آہ آتشینم شد شرر ہا از جگر پیدا

جزاک اللہ بر یاد از نہا دم جائے فریادے
جفا جوئے جفا کا کے شکر سخت جلائے
دل صد چاک ارم خاطر صد گونہ ناشائے
خدا را رحمے شعلہ مزاجے شوخ آزادے

بر بادِ صبا پیغامِ این سکیں بہ پیش او
کہ گاہے اشرفی را نیز کن در بزمِ خوبی کے

اے یار بربخ نقاب تا کے
تا چند خوری سے حریفان
اے بخت سیاہ با من نہ ار
در میکہ مدتے بسر شد
بر خیز کہ منزلیست در پیش
جاناں رحمتے کہ بے قرام

ایں مہرہ سحاب تا کے
مرغ دل من کباب تا کے
ایں گردش انقلاب تا کے
ایں شیوہ ناصواب تا کے
اے خانہ خراب خواب تا کے
باختہ دلاں عتاب تا کے

از ہجر تو اشرفی است بیتاب
با عاشق خود حجاب تا کے

ز درد ہجر تو ہر صبح گاہے
نظر کن بر من حال تباہے
چو خواہش کردم از بہر نگاہے
دراں کوئے کہ آئی بہر تفریح
نماید عالے تاریک در چشم

کنم صد نالہ و فریاد و آہے
تو جانِ جاہم اے نور نگاہے
بگفتا دامنے گاہے گاہے
خوشا بختم کہ گردم خاک لہے
کشم گراز دل پر درد آہے

بدنام بہتر از صد خالق ہے

چودر کوٹے بتاں گیرم سکونت

میرس از آشر فی حالش کہ چونی

کہ خوردہ بر جگر تیر نگاہ ہے

چوں غیر خدا خوانم واللہ خدا شانی
للہ نظرے فرما لے سید سمنانی
انوار آہی را چوں آیت قرآنی
آئینہ صفت ماند در حیرت و حیرانی
دل رفت ز پہلویم لے دلیر لاثانی
سامان نبود مارا جز بے سرو سامانی

لے لمعہ نور تو انوار خدا دانی
من ذرہ ناچیزم تو مہر درخشانی
بر مصحف روتے تو ارباب نظر بیند
خورشید چہ تاب آرد از نور جمال تو
از شوق وصال تو آمد چو خیال تو
در حضرت والا یتیم بچہ سامانے

ایں آشر فی مسکیں با جان و دل محزون
صد بار فداے تو لے منظر ہر رحمانی

جاں فداے حسین ابن علیؑ
بے نوائے حسین ابن علیؑ
خون بہائے حسین ابن علیؑ
خاک پایے حسین ابن علیؑ
آشنائے حسین ابن علیؑ
بہولے حسین ابن علیؑ
ہر دوپائے حسین ابن علیؑ
کر بلائے حسین ابن علیؑ

سینہ جائے حسین ابن علیؑ
من گدائے حسین ابن علیؑ
ہست کافی برائے بخشش ما
سرمد ویدہ ملک گردید
بیشک اے دل خدا رسیدہ بو
طاثر روح مے کند پرواز
بر سر دوش مصطفیٰ اُجا داشت
گر بہشت ہست بر زمیں اینست

آسماں خوں گریست با صد غم
 از زمیں تا فلک ہر آنچہ کہ بہت
 ملک و جن و انس سے کوشتند
 عشق دارو یزات والیش
 مے کند نار بر شہنشاہی
 از دو عالم نمود بے پروا
 عاشق زار چوں نہ چاہا بازو
 کس نہ اند بجز خدائے قدیر
 من ناداں چہاں کنم دعویٰ
 اے خوش آندم کہ بیند آن رخ پاک
 عاصیانند مستحق جہاں
 سجدہ گاہست عاشقانیش را

یغرائے حسین ابن علی
 شہدائے حسین ابن علی
 در زمانے حسین ابن علی
 خود خدائے حسین ابن علی
 ہر گدائے حسین ابن علی
 لطفائے حسین ابن علی
 برادائے حسین ابن علی
 درجہ ہائے حسین ابن علی
 در شانے حسین ابن علی
 مبتلائے حسین ابن علی
 از ولایے حسین ابن علی
 نقش پایے حسین ابن علی

شاہ گردید شرفی درویش
 از عطاءے حسین ابن علی

شاہ حیلان بہمن ار و پریشان مدے
 حاضر مہر و در پاک تو بصد رنج و الم
 با امیدیکہ بہ بغداد ز ہند آمدہ ام
 بر دل مردہ من یک نظر لطف بہن

نور عینین نبی سید و سلطان مدے
 دستگیر ایمن بے مہر و ساماں مدے
 مشکلم سہل کن و بر من حیراں مدے
 اے میجائے زباں عیسے و وراں مدے

۱۵ این غزل در ۱۳۲۳ھ اندر روضہ حضرت غوث الثقلین رحمہ اللہ علیہ ربنا و شریف گفتہ شدہ ۔

<p>بر در پاک تو داریم سر عجز و نیاز ما غریبیم و غریب الوطنیم اے آقا شربِ تار یک درہ تنگ و من بچارہ ہندی سندی و ترکی بدرت عرضگذار حال لہ اچہ کم عرض کم خود بر تو عیاں طالب معرفت قلب مرا روشن کن</p>		<p>پیر پیران جہاں شد پاکان مدے چشمِ رحمت بکشاؤئے غریبان مدے اندرین حال زبوں امتے تاباں مدے اے شہنشاہ نوازندہ مہماں مدے پچنیں خستگئے جان پر اراں مدے اے شہ کشور دین صاحب عرفاں مدے</p>
	<p>اشرفی آمدہ در حالتِ پیری بدرت دستگیری بکن اے حامی پیراں مدے</p>	
	<p>قطعہ</p>	
<p>من ذرہ مہر بو ترا بم در ملک جہاں از شرق تا غرب</p>		<p>روشن بچہاں چو آفتابم آن کسیت کہ نیت فیضیایم</p>
	<p>دیگر</p>	
<p>اشرفا از کرمت قد جہانم نبود از جناب تو کجا اشرفی خستہ رو</p>		<p>پیش احسان تو پروائے زمامم نبود کہ بجزور گہ تو جا شے امامم نبود</p>
	<p>دیگر</p>	
<p>ایں عاشقِ نیا اُمی زبوانہ شود روزے ساقی چو دہ جانت مینوش و غنیمت داں</p>		<p>ایں قصہ رسوائی افسانہ شود روزے کایں میکدہ کہنہ ویرانہ شود روزے</p>

مَنَاجَاتِ بَحْضُورِ پُر نُورِ رُسُولِ کَرِیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ انبیا سلام علیک
 از پس مدتِ دراز مرا
 اے دل و جانِ من فدائے تو
 آدمِ بابِ زارِ عجز و نیاز
 بہ سلام تو حاضرست غلام
 گر علیک السلام فرمائی
 دلِ نادانِ من بہ نادانی
 کہ بدرگاہِ سیدِ عالم
 کے سلامتِ بآئینِ بآید
 باز از غیبِ میشود تسکین
 بہت مسکینِ نواز شاہِ ما
 در جنابِ سلام ما و شما
 پیوستہ است بدرگہ شہدین
 شاہِ مایندہ پروردہست حلیم
 سوئے کلِ زائرانِ وضہ خوش
 گو مرا صورتِ محضوری شد
 نظیرِ لطفِ کنِ سوئے من

رہبرِ اولیاء سلام علیک
 شد حضورِی درگہ والا
 نرود از سرمِ ہوائے تو
 بحضورِی شاہِ بندہ نوا
 آرزو میکند جوابِ سلام
 شرف و غمِ بیفراہی
 میکند این خیالِ پنهانی
 بہت مشکلِ رسائے اوئی
 ذرہ چوں رو بافتاب کشد
 کہ مشورِ نجہ و مباحِ حزیں
 باعثِ فخر و عز و جاہِ ما
 ہم کلام و پیامِ ما و شما
 میرِ التجائے ہر مسکین
 ختمِ بر ذراتِ اوست خلقِ عظیم
 ملتفتِ میشود بلام و بیش
 وائے معنائے دورِ دوری شد
 کرمِ تستِ آرزوئے من

ایں حجابِ درونِ من خیزد
 بخدا از من کیسہ ذلیل
 اے سگ کوچہ حبیبِ خدا
 اے شجر ہائے روضہ محبوب
 کہ دمام است قُبۂ خضرا
 اے جبالِ جوارِ سروریں
 وائے بر ماؤِ حسرتِ دلِ ما
 حاضرِ مَلیکِ دِلِ پُر غم
 کہ پس از چند روز روزِ فراق
 مغنمِ دامنِ حضورِ ثی شہِ دیں
 باز در خاکِ دامنِ ہند مرا
 اللہ فی بعدِ وصلِ ہجرِ مباد

رشتہ فیضِ بر دلم ریزد
 سگ کوئے تو بہتر است جلیل
 خاکپائے تو کحلِ دیدہ ما
 چہ نصیبِ شمارت خوش اسلوب
 بہرِ نظارہ پیشِ چشمِ شما
 خوش نصیبید با فرو تمکین
 کہ بہ ہست بہت دُورِ نزلِ ما
 ہست پیدِ اکمالِ رنجِ دلم
 پیشِ چشمِ من بہت بڑلِ شاق
 کہ پس وصلِ دوری بہت قریں
 رفتنِ بہت از چہیں جنابِ علا
 نشو و خاطرِ جزینِ ناشاد

دیگر

اے عربی خاتمِ پیغمبریں
 اے در تو جائے مناجاتِ من
 مامنِ ماوائے غریباں توئی
 بہرِ سلام تو غلامانِ تو
 ماہمہ خوانیم صلوٰۃ و سلام

تاجِ سرمِ سرورِ ہر افسراں
 کعبۂ دینِ قبلۂ حاجاتِ من
 مجمعِ قومِ جن و انساں توئی
 حاضرِ دربارِ خدا شانِ تو
 خوش کہ بفرمائی علیک السلام

گشتنوم از تو جواب سلام
 زانکہ چو کئی بسلام غلام
 جز در والائے تو کئے نورجاں
 حاضر در بار شریفم مگر
 از کرم و از ره لطف شہی
 سید و سلطان زمین و زمان
 از پے بختایش ما پر گناہ
 دست من عاجز و بیچار گیر
 سیل مسکین بدرت آمدہ
 دست گشتا جانب زنبیل ما
 بر در تو آمدہ ام چوں گدا
 جملہ تمنائے من و افکار
 نیست مرا حاجت اطہا حال
 با کہ کم عرض تمنائے خویش
 کے برادر دل خود میرسم
 بیکسی ورنج و غم من بہیں
 مرجع مخلوق خدائے جہاں
 ذات شریفیت چو نہ گشتے عیاں
 از سبب ذات تو اے دیوتا

فخر و مباہات نمایم مدام
 بہ کہ کم بر تو ہزاراں سلام
 نیست مرا جلتے نجات اماں
 داشتہ انبار گناہاں بسر
 بار سرم از سر من ار ہی
 واسطہ بخشش ما عاصیاں
 پیش خداوند جہاں عذر خواہ
 نیست کسے جز تو مراد ستگیر
 طالب لطف و کرم آمدہ
 سرورین شاہ زمین و زمان
 منتظر م تا چہ نمائی عطا
 ہست عیاں پیش تو اے تاجدار
 زانکہ تو دانی ہمہ پیش از قال
 جز در تائے مہم ہر سینہ نش
 بے سرو ساماں شدم و ہیکم
 نیست مرا حامی و مونس قرین
 مظہر حق واقف سر و عیاں
 ہیچ نہ بودے زدو عالم نشان
 گشت خدای خدای آشکار

خلد یرین بہت اگر بر زمیں
 گنبدِ خضر از تو آراستہ
 در دل ویرانہ من جانما
 ہنچو مدینہ بدم جاگزین
 نور تو دل را چو میسر شود
 دیدہ بگریہ بہ تمنائے تو
 طاقت صبر ز دل من طاق شد
 خاطر آشفتم ام لے نورِ حق
 تا بکے از سوزِ فراق تو من
 سید عالم نظرے از کرم
 غیر تو کس نیست مرا چارہ ساز
 رحم بحال من جیہارہ کن
 از پی دیدارِ رخ حق نما
 کاش جمالت نظر آید بخواب
 بوسہ زخم بر کف پایت بچوش
 کالے عربی اطمی ویشزنی
 لے شہ آئی لقب عالی نسب
 باز نگرداں از حضوری جدا
 جان من جان من جان من

ہست ہمیں وضہ سلطان ہیں
 بہ ز جنان و نق نو خواستہ
 لے ز تو آبادی ویرانہ ہا
 زانکہ دریں خانہ کہ گرد و مکیں
 خانہ تاریک منور شود
 حسرت دل اینکہ شود جا تو
 قصہ من شہرہ آفاق شد
 از غم حیران تو دار و قلق
 سوزم و از درد شوم نعرہ زن
 بر من دلدادہ کہ دیوانہ ام
 سید و الاشہ مسکین نواز
 چارہ ندارم تو مرا چارہ کن
 دیدہ طلبکار کہ بیند ترا
 ایں دل تاریک شود نوریا
 وز دل پرورد بر آرم خروش
 بندہ تو مشرقی و مغربی
 در غم تو سخت کشیدم تعب
 لے بہ تو صد جان و دل من فدا
 روح روان تن جیہان من

برقع مینداز برخ بعد ازین
 تا بجمان است مرا زندگی
 شکوه هجران نرود بر زبان
 ای که حیات ابدی وصل تو
 شکل بشر آمده حبذا
 از ادب گو که نه گویم خدا
 ذات تو حق است بحق حق نما
 بر خداوندی حق ستر تست
 چون نکند عشق خداش قدیر
 آدم و عالم همه شیدائے تو
 کیست بجز ذات شریف شما
 صدقه محبوبی خود یا رسول
 لے که قسم خورد بعمرت خدا
 آفت اغیار رود از دلم
 آتش عشق تو بود مشتعل
 زندگی و موت بعشق تو باد
 باز نماند هوس در دلم
 اشرفیابر در سلطان دیں
 بهر مناجات وصول مرام

رُوئے تو آئینه حق الیقین
 باور دیدار تو خورسندگی
 دولت وصل تو کند شادمان
 منظر نور صمدی وصل تو
 جلوه ذات احدی مرحبا
 لیک ندانم ز خدایت جدا
 لے بسرا پرده وحدت خدا
 ذات تو شد از همه عالم تخت
 بسکه تو در حق خودی بنظیر
 شیفه حسن دل آرائے تو
 کز از لاش عاشق و شیدا خدا
 عرض من خسته جگر کن قبول
 سوئے ره عشق خودم بسما
 بر رخ زیبائے تو شیدا شوم
 دل نه بغیر تو شود مشغول
 غیر ازین هیچ نخواهم مراو
 نور مجسم شود آب و گل
 هست دعایت به اجابت قرین
 بهتر ازین نیت بعالم مقام

زود بہ آداب بصدالتجا
 بندہ امقابع فرمان تو
 وقت بیگشتن روز قیام
 نعرہ زناں شور کناں از فرار
 کے مدنی مکی و شاہ رسل
 من بہ جہاں در غم تو سو ختم
 گشت نہ امر و ز قیامت بیا
 رُوئے تو من بنیم و بینندگان
 آمدہ وقت کرم عام تو
 دامن لطف و کرم خود کشا
 سیر بہ بنیم مرغِ زیبائے تو
 ہست تمنائے من بینوا
 از لب جان بخش تو آید خطاب
 بر در پاکم چو گذشت ترا
 چوں بر سر مشرودہ قبول دعا
 اشرفیاء بر در خیر الامام

بار و گد عرض کین کے شہا
 بلکہ غلامے ز غلامان تو
 از لحد خویش چو خیر و غلام
 عرض کند پیش تو اے تاجدار
 باعث پیدائش ہر جزو کل
 دیدہ خود از ہمہ باد و ختم
 بر سر آوج آمدہ تقدیر ما
 شاد و غم آزاد مسرت کناں
 بہرہ بیابیم ز انعام تو
 بر سر ما سایہ فگن از عطا
 سر بہ نہم زیر کف پائے تو
 پیش جنابت رسدایں التجا
 جملہ دُعائے توشدہ مستجاب
 زود بیابی ہمہ مقصود ہا
 باز نہماند ہوس و دُعا
 عرض کن از شوق صلوة و سلام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کلام اُردو

جاری ہے ہزباں پر قالِ مبالغہ
عالم کو محو کر دے حُسنِ جمالِ تیرا
جلوہ دکھا رہا ہے یہ خط و خالِ تیرا
نظارہ ہو رہا ہے اے باکمالِ تیرا
ہر حال میں ہے حاصلِ قریب وصالِ تیرا
شاہد ہے مجلسوں میں یہ وجد و حالِ تیرا
مٹ جائے دل سے تیرے قیلِ قالِ تیرا
حاصل ہوا اُسی کو پیلے وصالِ تیرا

مشہور ہو رہا ہے عز و جلالِ تیرا
تو پردہ تعینِ رخ سے اگر اٹھا دے
آنکھوں میں عاشقوں کی شکونینِ زخونکی
گاہے بشکلِ ممکن گاہے بزرگِ واجب
نظروں میں اہلِ دل کی کثرت سے عینِ وحدت
خود کر کے عشقِ اپنا پرے میں کیوں چھپا
بلجائے جامِ وحدت گردِ اعطا تجھے بھی
منے سے اپنے پہلے مر کر ہوا جو اصل

جب تجھ میں شرفی ہے اور اشرافی میں تو ہے
پھر کیا سمجھ میں آئے ہجر و وصالِ تیرا

مرقد میں ہلائے نہ کوئی شانہ ہمارا
عالم میں نہ پاں زد ہے یہ افسانہ ہمارا
بے وجہ نہیں نالہ مستانہ ہمارا

سُنے میں ہے زخمی دلِ یوانہ ہمارا
ہم شیفۃ حُسنِ جوانِ عربی ہیں
محمور سے عشقِ رسولِ دوسرا ہیں

<p>داعط سے کہو محفل مستان میں آئے</p>	<p>ہے تو بے شکمن شربِ ندانہ ہمارا</p>
<p>اب لیجے خبر اشرفی خستہ کی یا شاہ</p>	<p>ابتر ہے بہت حال فقیرانہ ہمارا</p>
<p>وہ تراجمال خدا نما جو خدا خدا نظر آگیا جو فنا کے بعد بقا ہوئی تیری نئی ات جلوہ گاہی جسے غیر کہتے تھے ہے خدا نہ وجود اسکا کہیں ملا کہوں کیا کہ کون ہو کُن میں کون ہو کُن میں کُن میں وہی ایک مہرِ نیر ہے وہی آپ اپنا نظیر ہے یہی اہل ازکی بات ہے کہ نہیں سوائے ظہورِ حق</p>	<p>بخدا خدا نظر آگیا بخدا خدا نظر آگیا یہ وجودِ فانی سرسبز مجھے شکل لا نظر آگیا اسی اپنی صورتِ شکل میں مرا خدا نظر آگیا یہ سمجھ میں آیا کہ تو ہے توجو حجابِ خدا نظر آگیا وہ ہر ایک شکل میں جلوہ گر مجھے خود نما نظر آگیا اُسے خود نمائی کا شوق تھا جو یہ سوا نظر آگیا</p>
<p>جسے لوگ کہتے تھے اشرفی اُسے چشمِ غور سے دیکھ کر لگے کہنے اہلِ نظر یہی کہ یہ کیا تھا کیا نظر آگیا</p>	
<p>سینے میں دل ہوا تپاں ایسا گوشہٴ دل میں خوب آٹھیرے ہم چھپاتے ہے یہ چھپتے سکا نقد جاں دیکے بھی نہ ہاتھ لگا نکھت گل ہو جسطرح گل میں رگِ جاں سے قریب تر ہے وہ</p>	<p>کہ نہ ہو کوئی نیم جاں ایسا یار پاتے کہاں مکان ایسا رازِ دل ہو گیا عیاں ایسا تیرا سودا ہوا گراں ایسا یارِ دل میں ہوا نہاں ایسا نخنِ اقرب سے ہے عیاں ایسا</p>
<p>اشرفی ناز کر تو اشرف پر کون پاتا ہے خاندان ایسا</p>	

مرے دل کے آئینے میں وہ جلو گر بھی تھا
کریں آہ و نالہ پیچیدہ مگر اسکو کچھ نہیں غم
کشش دل خیز خود اسے پاس میر لاتی
مجھے موت کا نہیں غم مگر آئے اس کے در پر

عشبِ ناز کو کہتے کہ عیاں سحر بھی تھا
میرے دل کو صبر آتا وہ ذرا خبر بھی تھا
مری آہ میں جو ہم کہیں کچھ اثر بھی تھا
کسی جیل سے الہی مرا وہاں گزر بھی تھا

کبھی اشرفی تڑپتا سر راہِ شکل بسمل
مگر اُس طرف سے اُسکا کہیں گزر بھی تھا

شان ختمِ رُسل کا بیاں ہو گیا
اُن کے حُسنِ خداداد کا ذکر سن
میں سر میں مرغِ چمنِ ذوق سے
مُصطفیٰ کی صفت لکھتے لکھتے قلم
اُن کی مدحت میں یہ عاجز و ناتواں
عشقِ احمد وصالِ خدا کیلئے
نقشِ سمِ براقِ نبی سے فلک
سُن کے وصفِ جمالِ نبیؐ دلِ مرا
نامِ وقت کا سنتے ہی یہ خستہ دل

حق عیاں حق عیاں حق عیاں ہو گیا
دلِ تپاں دلِ تپاں دلِ تپاں ہو گیا
نغمہ خواں نغمہ خواں نغمہ خواں ہو گیا
گلِ فشاں گلِ فشاں گلِ فشاں ہو گیا
لابیاں لابیاں لابیاں ہو گیا
نردِ باں نردِ باں نردِ باں ہو گیا
کہکشاں کہکشاں کہکشاں ہو گیا
شادِ ماں شادِ ماں شادِ ماں ہو گیا
نیمِ جاں نیمِ جاں نیمِ جاں ہو گیا

اشرفی فیضِ نعتِ شہِ دیں سے تو
خوش بیاں خوش بیاں خوش بیاں ہو گیا

اے فخرِ رُسل شہِ ہر و سر اگر و قیدِ الم سے جلد رہا

مجھے نچ و نکر نے گھیر لیا مگر دل کی تہیں نہ ہوا

اے یہ غزل ۱۳۱۹ میں لکھ کر دینے پر وہ بوساطتِ مولوی فخر الدین بریلوی روائی ہوئی۔ انہوں نے دربارِ عالی میں عرض کیا۔ یہ غزل
بحالتِ اضطراب لکھی گئی تھی۔ خدا نے اس عاجز کی التجا قبول کی اور شہِ زمانہ سے نجات ملی ہے۔

ہے فوق عیادت لیس کا شیخ فی میں ہوا انجام مرا
 نہ میں طالب دولت دنیا ہوں لاریت عیش کی خواہش
 نیز عشت میں ہے محبوب امیری عمر عزیز گزر جائے
 کوئی مونس حال از نہیں میری جان حریف سے اور غم ہے
 میں بشر ہوں کھلا کینو کھچیلو تو تم یہ بجایہ رنج و دم
 مرا قصہ حسرت دل شاہانہیں لیا کہ لاؤں باق اُسے
 جو گذر ہوئی ہے میتی اصبا یہ پیام مراد سے کہو

کوئی علاج رہ نہ ہو کروں گوسے میں کھکے یا و خدا
 تری اُنوت ہرین ہوا نہ رہوں مجھے طالب صاوق اپنا بنا
 نہ کسی کی محبت دل میں سے کہ کسی سے تعلق ہو سے مرا
 کروں کس سے تین کوہ جو رفیق لیری کوں گاتیرے سوا
 مجھے صحت رہنا مشکل ہے مراضط یہ بھی قابو نہ رہا
 یہ خیال ہوا گوش مبارک پر کہیں بار نہ ہوئے میرے کہنا
 کہ ہے سخت پریشان مضطر وہ تمہارا غلام بے دریا

کر دو مجھ پہ نگاہ کرم جو شہا ابھی بگڑی ہوئی بجائے مری
 ہوا اُشتر فی سکس کے لئے دوراں آمادہ جور و جفا

جب کوہ مفرح سے وہ روضہ نظر آیا
 وہ روضہ شاہنشاہ طہ نظر آیا
 آنکھوں نے کسی کی جو نہیں خواب میں کھا
 عشاق چلو روضہ محبوب خدا میں
 آنکھوں میں چکا چون ہے کیوں اڑو کہڑ
 یہ قبۃ خضر ہے سر راہ مدینہ

تسکین دل زار کا نقشہ نظر آیا
 یا جنتِ ماوا کا بھی ماوا نظر آیا
 وہ قدرتِ خالق کا تماشا نظر آیا
 لو دور سے وہ قبۃ خضر نظر آیا
 کیا سب کی نگاہوں میں مدینہ نظر آیا
 وہ مسجد عالی کا منارہ نظر آیا

اے اُشتر فی زار کہوں تجھ سے میں کیونکر
 ان آنکھوں سے اس دم مجھے کیا نظر آیا

محفل اغیار میں جائینگے آپ
 تشہ و دیدار کو اپنے کبھی

ہم کو تو حسرت سے تائینگے آپ
 جامِ مے وصل پلائینگے آپ

<p>جائے ہی پھر آپ آئینگے آپ کیسے کسی روز بھی آئینگے آپ</p>	<p>گر کش عشق نے تاثیر کی ہجر میں کب تک بیتابی ہم</p>
<p>اشرفی شیفہ کو بھی کبھی اپنی حضوری میں بلائینگے آپ</p>	
<p>ہمیشہ رہو سایہ گستر سلامت نہ جائیگا لیکر کوئی سلامت نکلجائے کینہ کوئی سلامت کہ ممکن نہیں ہوے جانب سلامت ہے شاد و خرم مگر سلامت تمہیں تم ہوئے بندہ پرو سلامت</p>	<p>سلامت رہو میرے سر پر سلامت رہیگا جو قاتل ترا گھر سلامت مقابل میں اُس تیغ ابرو کے اگر پھنسا مرغِ ول دام گیسو میں ایسا جفا پر تمہاری دعا کر ہے ہیں سمائے نگاہوں میں ایسے کہ ہر سو</p>
<p>دل اشرفی باتوں توں میں چھینا ہے تا ابد میرا دلبر سلامت</p>	
<p>جو وصل ہو تو ہے شاد جسم زار میں رُوح رہیگی تیرے ہی تاحشر انتظار میں رُوح بہت دنوں سے تیرا فراق یار میں رُوح چھپی ہے کاکلِ مشکیں کے تار میں رُوح بس اک حبابِ سی باقی ہے جسم زار میں رُوح ترپ ترپ کے رہیگی مرے مزار میں رُوح</p>	<p>غمِ فراق سے رہتی ہے انتظار میں رُوح نہ قبر پر بھی اگر بعد مرگ آیا تو سناٹے مڑو دیکھا رجلہ اے قاصد نہ سخت ہاتھ لگاؤ سنبھل کے شانہ کرو طیب دیکھ کے بیمار عشق کو بولا اگر نہ آئے عیادت کو وقتِ نزع بھی تم</p>
<p>خبر نہیں تین لاغر کی اشرفی ہم کو بھٹکتی پھرتی کہیں ہوگی کوئے یار میں رُوح</p>	

ملک دربان سلطان المشائخ درود الان سلطان المشائخ ہمیں دامن سلطان المشائخ نرخ تابان سلطان المشائخ جو ہو فیضان سلطان المشائخ جو ہو فرمان سلطان المشائخ گلستان سلطان المشائخ	فلک والان سلطان المشائخ دلایہ کعبہ اہل یقیں ہے ملا ہے کیا ہی بخشش کا وسیلہ تمنا ہے یہی دل کی کہ دیکھوں ابھی روشن ہو دل نور یقیں سے کروں قرباں میں اپنے مال جان کن صراح الدین علاؤ الدین اشرف
غلام اپنا بنایا اشرفی کو یہ ہے احسان سلطان المشائخ	
ہمیں آشفۃ و شیدا بنا کر ہمارا سینہ آئینہ بنا کر ملیگا کیا تمہیں ہر کوستا کر ہمیں جامِ مے وحدت پلا کر ہمارے طاثر دل کو پھنسا کر نہ یوں میری طرح تو بتلا کر	چھپائی کس لیے صورت دکھا کر پھر اپنے حسن کا جلوہ دکھا دو تڑپتا ہے دل غمگیں ہمارا کیا پیر مغاں نے کیا ہی بخود وہ دامِ زلف میں دیتے ہیں نیدا جنونِ عشق میں یارب کسی کو
نہ بھولو اشرفی کو دل سے اشرف درشتا ہا نہ پر اپنے بُلا کر	
مگر ہے بخت سیہ اپنا انقلاب میں یار بتاؤ حسرتیں کب تک ہیں حجاب میں یار	ہماری آنکھوں سے ہرگز نہیں حجاب میں یار نہ اپنی کہتے ہو صاحبِ میری سنتے ہو

<p>نہ داغ ہجر میں دوسن شباب میں یار ترا عاب ہن ساغر شراب میں یار</p>	<p>غضب ہے قہر ہے دلدار سے جدا ہونا مزے دکھائے کباب جگر اگر ہو کبھی</p>
<p>ہزار جاں سے ہوا افشرنی فدائے علیؑ نظر پڑا جو اسے شکل بو تراب میں یار</p>	
<p>چہرہ گئے سینے میں غم سے گلے بخار خار ہم تو چھوٹے یا سے اوز ہو گئے اغیار یار گردن عاشق پر کیجے کھینچ کر تلوار وار صورت منصور پائے طالب دیدار وار</p>	<p>رورہا ہے کس قلق سے دل ہمارا زار زار بخت خوابیدہ پہ حسرت آ رہی ہے بار بار گر خوشی ہے قتل میں میرے تو پھر تاخیر کیا جان کام آئے تہائے عشق میں تو خوب</p>
<p>وصل مشکل ہے تو کر تدبیر وصل آئے افشرنی کرتے ہیں آخر تو بیٹھے بیٹھے بیکار کار</p>	
<p>دیر میں کیا مسکن طالب مبتلا ہو کر کس لیے مقید ہوں مطلق العنان ہو کر ہائے کیا کیا تو نے یار مہرباں ہو کر یار کیوں ہوا مخفی بے طرح عیاں ہو کر کچھ نشان ملا تیرا آپ بے نشان ہو کر خود بخود ہوئے ساکت شکل نے باں ہو کر</p>	<p>کھو گئے دو عالم سے محو جان جان ہو کر تیرے نے پرستوں کو فکر زدہ و تقویٰ کیا کیوں قفس میں پر باندھے طاہر مقید کے تیرے ڈھونڈنے والے کہتے ہیں حسرت سے یوں تو جستجو میں ہم مدتوں ہے لیکن راز خلوت جاناں لب پر آ نہیں سکتے</p>
<p>بیقراریاں کیسی افشرنی تیرے دل کو ضبط کیوں نہیں کرتا مردار زواں ہو کر</p>	
<p>بستر غم پہ ترپتا ہے تر یار مریض</p>	<p>درد ہجراں میں ہوا سخت گرفتار مریض</p>

دیکھ بیا ر محبت کو لگا کہنے طیب
آئے تو بہر عیادت اگر آئے رشتہ کی صبح
اُسے تیرے لب جان بخش کے چکھے میں منے
غش غش آتے ہیں بتیابی لظاہر ہے
ترے کے وقت نظر آئے اگر صورت یا

اچھے ہونے کے نہیں تیرے کچھ آتا مریض
ابھی اچھا ہو تو طالبِ دید مریض
داروئے تلخ سے کرتا ہے جو انکار مریض
اب یہ سچتا نظر آتا نہیں زہار مریض
جی اٹھے کیوں تو طالبِ دید مریض

اشرفی کے تپِ فرقت میں گئے تاب تو اس
اؤ ملجاؤ تڑپتا ہے یہ ناحیہ مریض

زلفِ بتاں کے پیچ سے خالق بچائے دل
یار کبھی کوئی نہ کسی سے لگائے دل
رکھوں کہاں میں اب پہلو کو چیر کر
کرتا ہے بدلے محبت سے شوخیاں

مزا جسے قبول ہو جا کر پھنساے دل
مر جئے زہر کھا کے کسی پر جو آئے دل
ڈر ہے کہیں نہ یہ شرِ غم جلائے دل
فریائے تو قابو بس کس طرح آئے دل

اے اشرفی بتوں میں محبت ذرا نہیں
کس طرح کوئی سنگدلوں سے لگائے دل

دل پہ غم نے پھر لگایا زخمِ کاری یا رسولؐ
ہائے خواہش ہی سرِ دل کو دینے کی رہی
آپ کی فرقت خزاں ہے نخلِ دل کے واسطے
اب مریضِ عشق پر اپنے کرم فرمائیے
دل میں ہے شوقِ زیارت کیا کروں مجھ کو

درو میں اب حد سے گزری بقیہ رری یا رسولؐ
کٹ گئی حسرت میں اپنی عمر ساری یا رسولؐ
آپ کا دیدار ہے فصلِ بہاری یا رسولؐ
ہجر میں کب تک کروں میں تنکبائی یا رسولؐ
رات دن کرتا ہوں غم میں وہ دُزاری یا رسولؐ

قافلے ہر سال جاتے ہیں مینے کی طرف | میری کب آئیگی دان جانگی باری یا رسول

ابشر فی شوق زیارت میں تڑپتا ہے مدام
صدۃ ہجراں سے ہے اب جان عاری یا رسول

لذت دیدار اٹھائینگے ہم
در سے تیرے پر نہیں جائینگے ہم
پر کبھی گردن نہ ہلائیے ہم
آپ کا قصہ نہ سنائیے ہم
صدۃ ہجراں نہ اٹھائینگے ہم
کہہ میری خاطر سے پلائیے ہم

آج فرے وصل کے پائیے ہم
اس تن خالی کو مٹائیے ہم
ذبح کرو خنجر ابرو سے تم
جس نے سنا اُسپ جنوں چھائیے
ساتھ لیے جایے جان حرمیں
پیر مغاں اب تو نہ انکار کر

بند و رمیکدہ ہے ابشر فی
جان پر اب کھیل کے جائینگے ہم

منظہر ذاتِ کبریا ہیں ہم
لیک باطن میں بادشاہ ہیں ہم
کسی صورت سے کب جدا ہیں ہم
جسطح ہم کہیں بجا ہیں ہم
کہو جاناں سے کب جدا ہیں ہم
تیز رو صورتِ صبا ہیں ہم
اور کبھی دافعِ بلا ہیں ہم
اور کبھی صورتِ سہا ہیں ہم

پوچھے ہمے کوئی کہ کیا ہیں ہم
گو کہ ظاہر میں یاں گد ہیں ہم
جتنی شکلیں ہیں سب ہماری ہیں
اپنی صورت پہ آپ عاشق ہیں
نخنِ اقرب دلیل ہے اپنی
دم میں کرتے میں سیرِ باغِ خناں
کبھی بیمار اور کبھی ہیں طبیب
کبھی ذرہ ہیں اور کبھی نورِ شید

یہ جو کہتے ہیں ہم نہیں کہتے
اشرفی آپ سے جدا ہیں ہم

ہم ہجرتِ رافضیوں میں نہیں تم کو روایہ جودم
اسی فکر و تلاش میں عمر کی یہیں دولتِ صلہ نہ ہاتھ لگی
مجھے تیغِ جنائے قتل کیا تو پھر نے سے لاش کے حال کیا
نہ کلونیں بُو ہے نہ رنگ نہ تو شمسِ قر کو چُسن ملا
ہوئے کتنے پر یخ و ماہِ جیس کی کئی تھانہ ملی نہ ملی
جنہیں الفتِ عشق کا روگ لگا نہ فرقِ جنبت کسی بڑا
ملو آ کے صنم ملو آ کے صنم ملو آ کے صنم ملو آ کے صنم
ہے ہجر میں ہم ہے ہجر میں ہم ہے ہجر میں ہم ہے ہجر میں ہم
یہ نیا ہے تم یہ نیا ہے تم یہ نیا ہے تم یہ نیا ہے تم
تیرے رخ کی قسم تیرے رخ کی قسم تیرے رخ کی قسم تیرے رخ کی قسم
گئے سوئے عدم گئے سوئے عدم گئے سوئے عدم گئے سوئے عدم
مرے کھاکے وہم مرے کھاکے وہم مرے کھاکے وہم مرے کھاکے وہم

ابھی تم کو ہے پیشِ طویل سفر کہیں باندھو بھی اشرفی اللہ کے کمر
رہی رات ہے کم رہی رات ہے کم رہی رات ہے کم رہی رات ہے کم

ہم سے نہ کچھ پوچھئے شکلِ خیالی ہیں ہم
نورِ احد ہم میں ہے جلوہٴ احمد بھی ہے
اپنا نشان کیا کہیں کون بتائیں تاتا
حیرتِ جلوہ نے یوں فرشتے میں کر دیا
یار کے اسرار سے پر نہیں خالی ہیں ہم
ذاتِ جلالی ہیں ہم شانِ جلالی ہیں ہم
ہاں نہ جنوبی ہیں ہم اور نہ شمالی ہیں ہم
جس حرکت کچھ نہیں صورتِ قالی ہیں ہم

اشرفِ سمنائے سے گر پوچھو تو ظاہر ہو یوں
نام کے ہیں اشرفی اشرفِ عالی ہیں ہم

صدمہ ہجر میں دل کر گیا آرام سے دم
یاں سے جانا نہ اگر ہو گیا جانا تیرا
مُرعِ دل کا کلِ بیجاں میں پھنسا یا تو نے
ہونگے عالم میں تیرے عاشقِ ناکام سے کم
خود بخود نکلیگا بخود مرے اندام سے دم
سخت بیتاب پریشاں ہے ترے ام سے دم

جلوہ یار جو ہر شے میں نظر آنے لگا دفعۃً چھوٹ گئے نیچے اوہام سے ہم

انش فی آئینہ دل میں جو دیکھا ہم نے
نہیں ممکن ہے کہ وہ سیر کرے جام سے جم

کیوں نہ ہو دیکھتے ہو عالم میں کی تلاش میں تہ کو
کوئی ہے جو اسکا پتہ پوچھے بتلائیے ہم یہ پتہ سے
وہ تو پاس تھے پر دیکھا ہی نہیں لوچکے سے ہو سنا بھی
جب من کان للہ مٹے پھر کان اللہ ٹھیک

وہو معکم وہو معکم وہو معکم وہو معکم
فی انفسکم فی انفسکم فی انفسکم فی انفسکم
انا اقرکم انا اقرکم انا اقرکم انا اقرکم
لا ریب لکم لا ریب لکم لا ریب لکم لا ریب لکم

یہی کہتا ہے انش فی مسکین نہیں خالی ہے اس سے کوئی کہیں
اَحَدٌ مِّنْکُمْ اَحَدٌ مِّنْکُمْ اَحَدٌ مِّنْکُمْ اَحَدٌ مِّنْکُمْ

یہ قصیدہ بغداد شریف میں آستانہ غوث پاک پر لکھا تھا

اے نور نظر سلطان ام غوث اعظم شاہ جیلاں
اے حید شیر زکے پسر مے بہت سول کے تخت گیر
اے حجت جان میں حجت ناز ہے تجھی علی کا چمن
فضل و کمال میں یکتا او نیر نوال میں بے ہمتا
بغداد میں ہند کے یا ہوں بارگاہ لیہ آیا ہوں
دامان مراد مر بھر دو انجام بخیر میرا کرو
دم میں نہر نال بناس عاجز مسکین کو بھی شاہ
کہلاتا ہوں تیرا خادم ہوں اپنے گناہوں کا نام

سر خمیہ فیض و بحر کم غوث اعظم شاہ جیلاں
واقف ہے شرف تیرا غوث اعظم شاہ جیلاں
دنیا میں حجت تیرا حرم غوث اعظم شاہ جیلاں
کیا کوئی کرے وصفا تم غوث اعظم شاہ جیلاں
اس عاجز پر ہو نگاہ کرم غوث اعظم شاہ جیلاں
آسان ہو منزل ملک عدم غوث اعظم شاہ جیلاں
کر دیجے عطا عرفان تم غوث اعظم شاہ جیلاں
حاضر ہوں حضور میں سر خم غوث اعظم شاہ جیلاں

روضہ میں اگر ہر شام و شکر گلشت حرم
 میں نکلے گل باغ حلیاں نصرت موتی و شکر دال
 تیرا نام ہو یا وزیر یا کھلیاں سارے راز نہاں
 سارے شمع لال ہیں۔ روتے خوشحال ہیں
 کسی اہل دنیا کی گنجی کوس کوئی حاجت پیش نہی
 نہیں عالم میں اپنا ماویٰ بڑھاکر دے تیرے شاہا
 یا غوث میری ادا کرو مخملین مژدہ لاشا کرو
 اے محبوب بھائی گردا لومراو پر اپنی نظر
 جب ل میری زانی ہے کیوں فکر معیشت باقی ہے
 بیغ میں سا فریوں تیرا احادی ہر میں تیرے سوا
 حاضر ہوں بے پروا پر حال نہیں مخفی تجھ پر
 یا غوث کرو میرے تکیں تشویش میں مری جان حزن
 تیری ات مقدس کیا ہے نور نگاہ حبیب خدا

دکھلا تا لطف باغ ارم غوث اعظم شاہ حلیاں
 خوشبو و میری مہکے عالم غوث اعظم شاہ حلیاں
 بجائے میرا دل جام جم غوث اعظم شاہ حلیاں
 ہو عمر بسر بے رنج و غم غوث اعظم شاہ حلیاں
 نہ سنوں میں کسی کلا و نعم غوث اعظم شاہ حلیاں
 تیرے ہی رد و ملت کی قسم غوث اعظم شاہ حلیاں
 یہ عرض ہے یا شرم پر تم غوث اعظم شاہ حلیاں
 کا فور ہوں سارے در و دلم غوث اعظم شاہ حلیاں
 کر دیجے عالم سے پیغم غوث اعظم شاہ حلیاں
 نہ تو مومن نہ کوئی ہم غوث اعظم شاہ حلیاں
 شیدا اللہ قطب عالم غوث اعظم شاہ حلیاں
 ہو یہ سرور دل پر غم غوث اعظم شاہ حلیاں
 تو فخر نسل بنی آدم غوث اعظم شاہ حلیاں

شیدائے اللہ شیدائے اللہ ہے اشرافی مسکین کی صدا
 دیدیجئے کچھ از راہ کرم غوث اعظم شاہ حلیاں

ہماری قبر پر کس ناز سے ٹھوکر لگاتے ہیں
 ہم اپنی چشم حسرت سے پڑے آنسو بہاتے ہیں
 کبھی جی حرف نصحت کا زباں پر اپنی لاتے ہیں
 جو غم میں آتے ہیں تو اور کس راتے ہیں

شب آدینہ جب گو غریباں کو دہ جاتے ہیں
 جو وہ غیروں کے گھر میں بکلف آتے جاتے ہیں
 دل بخیدہ میں کیا کیا وہ دروغ بڑھاتے ہیں
 اسیران محبت نے چو چھو حال ہجراں کا

کبھی فرط محبت جو پاس اپنے بٹاتے ہیں
کہ اپنے گوشہ خاطر سے خود کو بکھڑاتے ہیں

نگاہیں پھیر کر وہ شوخ چھپاتا ہے نظروں سے
ہمارا نام ناحق بے مروت اپنے رکھا

پریشانی کا اپنی اشرفی اتنا اثر چھپایا
ہمیں خواب پریشاں بھی پریشانی دکھاتے ہیں

رشتہ تمام ہوں میں نہیں میں میں نہیں
میں تو بے نام ہوں میں نہیں میں میں نہیں
دلبر خوش خرام ہوں میں نہیں میں میں نہیں
شاعر خوش کلام ہوں میں نہیں میں میں نہیں
عبرت خاص عام ہوں میں نہیں میں میں نہیں
زندہ مستام ہوں میں نہیں میں میں نہیں

حسن میں لا فام ہوں میں نہیں میں میں نہیں
دیکھا جو میں نے آئینہ شکل تری نظر پڑی
شکل مری حسین تھی اپنا ہی شیفقت ہوا
بات کہوں تو وہ کہوں کہنے میں نہ آسکے
حال مرا سینگے جب سب کو تعجب آئیگا
جانا ہے گرچہ ایک دن باغ جہاں کو چھوڑ کر

پیر شہ نیاز پر جاں سے فدا ہوں اشرفی
اُن کا تو اک غلام ہوں میں نہیں میں میں نہیں

صبر تو رخصت ہوا دل پہ بھی قابو نہیں
خاک نظر آئے گی ہم کو جہاں نہیں
بولینگے حسرت کیوں نافہ ہے آہ نہیں
نالہ جو کر اٹھتے ہیں ضبط پہ قابو نہیں
پارہ دل بہتے ہیں آنکھ میں آنسو نہیں
غیروں سے دل بچنا اپنی تو یہ خون نہیں

جب سے کہ آغوش میں یہ منہ خوشتر نہیں
لاکھ تکلف کرے بزم جہاں میں کوئی
بعد مرے ہنشیں ٹپرہ کے میرے شعر کو
تیری شب ہجر میں کثرت اندوہ سے
سینے میں ملتا نہیں اب تو جگر کا پتہ
ہو کے ترے مبتلا نذر کو لائے ہیں جاں

جب سے تصور کیا زلف گرہ گیر کا
اشتر فی خستہ میں ہوش سر مو نہیں

طرفہ دیوانہ بنا جاتے ہیں
آپ کو آپ ہی لمباتے ہیں
شکل ہر رنگ کی دکھلاتے ہیں
کبھی محبوں وہ نظر آتے ہیں
کیا کریں آپ ہی کہلاتے ہیں
شور ہو ہو بھی سنا جاتے ہیں

اپنا جلوہ جو دکھا جاتے ہیں
کبھی وحدت میں نظر آتے ہیں
جلوہ کثرت میں جھومتے ہیں
بنکے لیے کبھی محل میں چھپے
کوئی بندے کو خدا کہتا ہے
مجلسوں میں کبھی صوفی بن کر

اشتر فی کو کبھی بدنام کیا
آپ پرے میں چھپے جاتے ہیں

بند ہا ہو وضع کا یوں تو کہ باغِ خلد بریں و لمیں
خفی خفی میں بچ کرے دیکھو وصوت تارین و لمیں
کہ جسکی صورت پر مرہا ہوں یا خلوت نشین و لمیں
دکھا دو پھر وضع نہ وہ کہ صبر باقی نہیں و لمیں
تمہاری صورت کے دیکھنے کو یہ چشم باریک میں دیر
کہ جس نشی تفر کیا تھا وہ منزل گزین و لمیں

زباں پہ جاری نامِ احمدیہ نام نقش گین و لمیں
خدا کا جلوہ جو دیکھنا ہو تو جلوہ احمدی کو یا و
فراق ظاہر ہا ہے نہیں تو باطن میں یہ ظاہر
شیفیع روز جزا غثنی حبیب بالعلی غثنی
مرے ستارے کیواسے گرفتار چہرے پڑاتے ہو
بشیرہ جاناں سمجھ کے نادان دیکھو حشر سے فہر کو

مجھ کا کہ سر بیٹھتے ہو تم کیوں رازے اشتر فی بتا دو
بندھا ہے کس کا تمہیں تصور کیس کی شکل حسین و لمیں

سرور انبیا مقتدا جانِ جاناں
اس طرح سے نظر میں سا جانِ جاناں
ماسویٰ بھوک لکریا دھو تیری باقی
ایسا جلوہ دکھا دو کہ موسیٰ کی صورت
حسنِ بی مثل پر تیرے عاشق ہوا،
ایک عالم زلیخا کی صورت فدا ہے
تم پر سو جانِ دل ہوں تو قرباں کرو نہیں
اک نظر کرا دھر بھی خدا کے لیے
یاد میں مصحفِ کُح کے درو سحر ہے
بہند سے پھر دینے میں مجھ کو بلا کر
پہلے کہتا تھا ہوں طالبِ صلِ تیرا
کس زبان کا کہوں کہ تیں او کمان میں

دلبر اولیا مہ لقا جانِ جاناں
ہر طرف تو ہو جلوہ نما جانِ جاناں
میرے دلیں گھرا پنا بنا جانِ جاناں
ہو کے سچو دروہوں میں پڑ جانِ جاناں
آپ ہی حضرت کبریا جانِ جاناں
حسنِ میں تم ہو یوسف لقا جانِ جاناں
میرے نازک ادا دلربا جانِ جاناں
ہجر میں رہا ہوں حلا جانِ جاناں
سُورۂ شمسِ دروہ لضعی جانِ جاناں
دیجئے دروہ دل کی دوا جانِ جاناں
اب تو مطلوبِ بنگیا جانِ جاناں
تیرے جلنے نے کیا کر دیا جانِ جاناں

۲ شرفی طالب گو ہر تدعا ہے
اے مرے بحرِ جو دو سخا جانِ جاناں

درِ محبوب ہوتے ہیں جُدا آج کے دن
نہیں طیبہ سے سفرِ پیشِ مولا آج کے دن
ہو کے رخصت درِ والا سے بصدنا لہ آہ
کوئی چوکھٹ پہ فدا کوئی ستوں کے صدقے
دل نہ بھٹکتا نہیں اپنا بخدا آج کے دن
میرے نزدیک ہوا حشرِ پیا آج کے دن
روتے جاتے ہیں غریبِ فقرا آج کے دن
لے رہا ہے کوئی پردے کی بلا آج کے دن

دیکھ کر قبۂ خضر نظر حسرت سے
دیکھئے کب مے سرکار بلاتے ہیں مجھے
کل خدا جانے کہاں صبح کہاں شام ملے
دم آخر جو مدینے میں پہنچ جاؤں میں

سیکڑوں کرتے ہیں فریاد بکا آج کے دن
ایقین شہر مدینہ سے چلا آج کے دن
عاشق کھالو مدینے کی ہوا آج کے دن
سمجھوں مقبول ہونی میری عالج کے دن

انشائی کو دمِ رخصت در شاہانہ سے
جو طلب کرتا ہے کر دیئے عطا آج کے دن

نقشہ رخِ انور کا جما جا مرے دل میں
اے کافر بدکیش تو آجا مرے دل میں
یہ گھر ہے تروئے اسطے اغیار سے خالی
میں تیرے تجسس میں ہا کرتا ہوں نرات
سینے میں بھڑکتی ہے غضبِ آتشِ فرقت
تیری ہی قسم تجھ کو مرا نام نہ لیستا

جلوہ قدر عنا کا دکھا جا مرے دل میں
بتخانہ خدا خانہ بنا جا مرے دل میں
تجھ کو تہ تکلف ہو تو آجا مرے دل میں
کچھ اپنا ٹھکانا تو بتا جا مرے دل میں
یہ دل کی لگی آگ بجھا جا مرے دل میں
کر کچھ بھی نشانِ غیر کا پا جا مرے دل میں

ہیں دیدہ و دل انشائی زار کے حاضر
آجا میری آنکھوں میں سما جا مرے دل میں

سُن جس کے حالِ حشر کا تھرائے جاتے ہیں
محبوبِ کبریا ہمیں بخشائے جاتے ہیں
مرقد میں سوزِ دل سے پکارا جو یارِ رسول
چھوٹا مدینہ بختِ زبوں لایا ہند میں

اعمال اپنے دیکھ کے گھبرائے جاتے ہیں
ہم اپنے فعلِ زشت سے شرمائے جاتے ہیں
منکرِ نکیر بولے وہ خود آئے جاتے ہیں
لوہم میں پھر نشانِ جنوں پائے جاتے ہیں

گذریں گے جب فراق کے دن وصل ہے مدام
اے انشائی تجھے ہی سمجھائے جاتے ہیں

گل بھی گلشن بھی ہیں مینا کہ بلبل ازار ہیں ہیں
کعبہ ہیں مینا برہیں ہیں تسبیح و زنا رہیں ہیں
رند خراباتی بھی ہیں مینا اعط خوش گفار ہیں ہیں
عرش ہیں سی بھی ہیں مینا خلد ہیں مینا رہیں ہیں

اپنے رنگ بُوکے عاشق لائق ہر گوار ہیں ہیں
کفر کماں اسلام کہ بھڑکے مٹسماں کہتے ہیں کسکو
مسجد و مینا میں ہو دیکھ کے نادان کیا جانینگے
اپنے میں پانی ساری خدائی سب کچھ اپنا مظہر کیا

کافر ہو جو غیر کو سمجھے اشرفی و اشرف ہیں واحد
کثرت میں ہے جلوہ وحدت ہر صورت میں یار ہیں ہیں

ہزار نعمت بلبل زباں پہ لاتے ہیں
تو ہر طرف سے صدا ہر باکی پاتے ہیں
یہ کس نوید پہ ہم کھل کھلائے جاتے ہیں
یہ کیوں نجوم کھڑے مشعلیں دکھاتے ہیں
کہ مورچوں میں صدا اُدھلوا کی پاتے ہیں
لحد میں رتم و سہراب تھہرتے ہیں
شکستگی کے اثر لنگرے دکھاتے ہیں
بتان و ہر جو سجدے میں جھکتے ہیں
ملک فلک سے بشارت سنانے آتے ہیں
یہ جبرئیل بشارت کھڑے سنانے ہیں
قریب کہ وہ تشریف یاق لاتے ہیں
وہ شاہ کون و مکان ارجاں میں آتے ہیں
حبیب حق کے قدم اُسکے سر پہ آتے ہیں

ہم اپنے باغ طبیعت سے گل کھلاتے ہیں
جو اپنا زور طبیعت کبھی دکھاتے ہیں
یہ کیا خوشی ہے کہ پھولے نہیں ساتے ہیں
یہ گویاں فلک کیوں فلک پہ ہیں قصاں
جہاں میں کون سلیمان شکوہ آتا ہے
یہ کس کے رُعب و جلالت کے آج زیرِ زمیں
پڑا یہ زلزلہ کسرے کے قصر میں کیونکر
یہ کس نے ڈھنگ سکھایا خدا پرستی کا
خبر یہ کس کی ولادت کی ہو رہی ہے بلند
نشان سبز کئے نصب سقف کعبہ پر
محمد عربی خاتمِ رسل شہر دیں
سنانے جن کی بشارت تھے انبیاءِ سلف
نہ کیوں مینا کرے ناز عرشِ اعلیٰ پر

میں تیرے جوشِ طبعیت کے انشرفی قربا
بیاں کے وقت میضموں کہاں آتے ہیں

محبوب کبریا کے قدم آج آئے ہیں کلیے میں ہم غریبوں کے تشریف لائے ہیں آنکھوں میں روئے پاک کے جلوے سائے ہیں اب تو جمال اپنا دکھا دیجے حضور اب کیا کروں کہ دل میں نہیں تابِ ضبط کی کیا و صوم مچ رہی تُو رو و سلام کی قسمت کو اپنی ناپے اللہ سے میں کہ وہ جنکا لقب سراجِ منیر ہے دہر میں	رشک جہاں ہمارے مکاں کو بنائے ہیں سوئے ہوئے نصیب ہمارے جگائے ہیں صورت کا دلیلیں آپ کی نقشہ جائے ہیں عُشاق دُور دُور سے مشاق آئے ہیں بے انتہا فراق کے صدمے اٹھائے ہیں صلّ علی ملک بھی یہاں مٹھکائے ہیں بخشش کا ہم غریبوں کے بڑا اٹھائے ہیں سو جال سے ہم انہیں کی طرف لوٹ گائے ہیں
---	--

اے انشرفی مدینے میں مدفون ہوں اگر
سمجھیں یہ ہم کہ خلد میں کُن بنائے ہیں

درِ محبوب پر جو کوئی جا پہنچا مدینے میں زہِ کلفت رگبتی دلیں کچھ حسرت رہی باقی سنبھالو یا رسول اللہ دل بیتاب کو میرے ہوئے نصرت جو طبیعتِ خیال آتا ہے دلیں گدایانِ درِ دولت میں تغنی دُو عالم سے چمک جائے ستارہ بخت کا اے وتو اسدم	کھلی آنکھوں دیکھا خلد کا نقشہ مدینے میں نظر آیا جوشہ کا گنبدِ خضر مدینے میں ابھی اسکو نیا سودا ہوا پیدا مدینے میں خدا جانے مقدر پھر بھی لائیکہ مدینے میں خدا نے کر دیا ہے اُنکو بے پروا مدینے میں درِ محبوب پر جب ہو گذر اپنا مدینے میں
---	--

۱۵ یغزلِ قناریات ہوئے مبارک پڑھی جاتی ہے۔ ۱۶ مقامِ مدینہ منورہ ماہِ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ لکھی گئی۔

خدا اس خاکدان ہند سے طیبہ میں پہنچا
وہیں مت آئے دفن بھی بنے اپنا میں

میں کیوں خواہش کروں اے اشرفی کلز ارحمت کی
ہمارے واسطے ہے جنت الماویٰ میں

دل کو حسرت ہے مینے میں پہنچ جاؤ نہیں
یہ مقدس ہے یہاں میٹھ کے پتھاؤں میں
مجھ سے پوچھے جو کوئی شورش ہجر اک حال
الغیاث اے مے محبوب خدا سروریں
اب نہیں تاب کہ میں صبر کروں حیراں میں
میرے آقا میرے مولا میری لوجہ خبر
در مجبور بنیں آنکھوں سے دیکھ آؤں میں
سیکڑوں جاٹیں چلے او میں رک جاؤں میں
روکے بس آبدل اُسے دکھلاؤں میں
حکم کر دیجئے جلدی سے چلاؤں میں
دل رنجیدہ کو کس طرح سے سمجھاؤں میں
آستانے پہ تو دفن کی جگہ پاؤں میں

قبر میں اشرفی زار کے پاس آجانا
وہ مکان تنگ سے وحشت سے نہ گھبراؤں میں

جان دل پہوں میں فدائے حسینؑ
جائے مرقد ہو کر بلائے حسینؑ
موت بھی میرا واسطے ہے نیست
ہوں فقیر در شہر شہدا
عارف و کامل ولی ہے وہی
ناز ہے اُسکو باو شاہی پر
اپنے خدام کو جٹاں کی طرف
ہند سے کر بلا نہ آسکتا
میرا سینہ بنا ہے جائے حسینؑ
ہو دم آخری صدائے حسینؑ
زندگی ہے مری لائے حسینؑ
یار و مجھ کو کہو گدائے حسینؑ
جو کہ دل سے ہے تبتائے حسینؑ
جو ہے سو جان سے گدائے حسینؑ
چاہے دوزخ سے کھینچ لائے حسینؑ
مجھ پہ ہوتی نہ کر عطاء حسینؑ

میں یہ سمجھوں اُل اپنا کعبہ بنا
 نظرِ لطف سے اگر دیکھے
 دولتِ لازوال میں سمجھوں
 کر بلا چل کے کیا زیارت ہو
 جسکو دنیا میں کہتے ہیں جنت
 یا الٰہی نصیب ہو مجھ کو
 ہو گا کافی نجات اُمت کو
 لُنتی ہے یا نہ دولت دارین
 انکی توصیف میں لکھوں کیونکر
 سورہ و ہر پڑھ کے قرآن میں
 اُنکے حق میں ہے آیہ تطہیر
 مصطفیٰ کا ندھے پر چڑھاتے تھے
 ظالموں نے نہ قدر کی اُن کی

مرے دلیں جو گھر بنائے حسینؑ
 دم میں اکل مجھے بنائے حسینؑ
 ہاتھ آئے جو خاک پائے حسینؑ
 گرنہ اپنی کشش دکھائے حسینؑ
 وہ یہی جا ہے کر بلائے حسینؑ
 حشر میں سایہ لوائے حسینؑ
 کل قیامت میں خون بہائے حسینؑ
 طالبو ہے یہ خاص جائے حسینؑ
 جب ثنا خواں ہو خود خدائے حسینؑ
 دیکھ لو مدحت و ثنائے حسینؑ
 ہے سحابِ کرم روائے حسینؑ
 دوشِ محبوب حق تھے جائے حسینؑ
 کیا کہوں تم سے ماجرائے حسینؑ

ایا ہوں تیرے در پیگیں شاہِ علاء الحق والدین
 ہونو نگاہِ سراج الدین فرزند نظام و فرید الدین
 اے مرشد شرفِ سمنانی ہو مظہر شانِ رحمانی
 دل میں ہے کلفتِ صدام و سرچلوں میں در سے شہا

کروئے لائاں کی تسکین شاہِ علاء الحق والدین
 گل گلشنِ قطبِ معین الدین شاہِ علاء الحق والدین
 کرو مجھے فقر میں بانگیں شاہِ علاء الحق والدین
 میں میں غم زار و خیرین شاہِ علاء الحق والدین

سلطہ بعد زیارتِ آستانہ حضرت شاہِ علاء الحق والدین پٹودی گنج نبات قدس سرہ عرض کیا گیا :

مٹا ہوا تری کپٹ چپیں شاہ علاالحق والیں
 بنجاؤں سزا و تحسین شاہ علاالحق والیں
 نہ سنوں میں کسی ہاں نہیں شاہ علاالحق والیں
 میرے داتا میٹے میں شاہ علاالحق والیں
 دلینے میں اسکا یقین شاہ علاالحق والیں
 سب لوگ کہیں میں میں شاہ علاالحق والیں

اشرف کے دیکر آیا ہوں لاکھوں ہی تمنا لایا ہوں
 رہ فقر میں ثابت قدمی کرمچہ نگاہ لطف کرم
 میں گمانِ نیا سے بغم بیٹھوں کہیں گشتہ نشین ہو کر
 دامانِ مومرا بھر دو ہوں خادمِ مورتی تیرا
 جو مانگوں گا سو پاؤں گا محروم یہاں سے نہ جاؤں گا
 اے خادم درگاہِ علامہ ہی عرض تناسخِ ذرا

حاضر ہے اب درِ دولت پر پھیلائے ہوئے زمانِ طلب
 بیچارہ اشرفی مسکین اے شاہ علاالحق والیں

کوئی دم اس دل بیتاب کو بہلانے دو
 اُنے رقیبِ مرے کُرو کو ادھر آنے دو
 ہونگے مشہور زمانے میں افسانے دو
 ہو ہو جیسے گریں شمع پہ پروانے دو
 دوش پر کا کل خمدار کو بل کھانے دو
 چھلکے جاتے ہیں می می آنکھوں کے پانیے دو

خاک صحرا کی اُراؤں گا مجھے جانے دو
 سیر گلشن نہیں بے یار کے مجھ کو بھاتی
 قیس لیلیٰ پہ ہوا شیفۃ اور تم پر ہم
 جھکیں زلفیں رُخِ تاباں کی بلالینے کو
 نہ پریشاں کرو اے بادِ صبا کے جھونکو
 جب آئے ہیں ترے زنگس مخمورِ نظر

جان ہی پر جو بنے گی تو بنے کیا غم ہے
 اشرفی ناز و کرشمہ اُسے دکھلانے دو

حد سے افروں ہے زیارت کی تمنا مجھ کو

اب مینے میں بلاو مرے آقا مجھ کو

۱۔ یغزلِ تباہِ ششمِ رمضان المبارک بحالتِ بیماری فرزندِ عزیز محمد یوسف فقید بغداد شریف میں لکھی گئی۔
 ۲۔ رمضان کو وہ تندرست ہو گئے۔ ۳۔ رمضان کو سوار ہو گئے۔ ۱۲۔ منہ نظر

اے صبا ہو کسی صورت سے سانی میری
ہند سے میں تو چلا راہ میں یوں آکے رکا
جلدا ادا کر لے شاہ مدینہ میری
منتشر ہے دل مضطر نہیں کچھ بس میرا
آرزو ہے کہ حضوری میں پہنچ جاؤں
صدقہ حسنین کا زہرا علی کا صدقہ

تو ہی پہنچا ہے اڑا کر سوے طیبہ مجھ کو
جس سے مشکل ہوا دربار میں آنا مجھ کو
اپنے در پر کسی عنوان سے بلوا مجھ کو
سخت مشکل ہے دینے میں پہنچنا مجھ کو
نہ ہے صدقہ دوری مرے آقا مجھ کو
آستانہ یہ بکالوشہ والا مجھ کو

اشرفی کی یہ تمنا ہے بصد عجز و نیاز
اے خدا اب در محبوب پہ پہنچا مجھ کو

جس کے آغوش میں ہیا نہ ہو
کیوں مرے دل کو انتشار نہ ہو
گرم آہوں سے شعلے اٹھتے ہیں
کہوں سہر نفخت فیہ ابھی
جوش وحشت کہاں اٹھا لایا
نہ کرو شور بیلو استنا
نخن اقرب سنا کے کہتا ہے
خاک پر تو ہماری آؤ کبھی
مے رنگیں ملے تو اے ساقی
درِ دول ہم چھپا سکیں لیکن

ہائے کسطح بے قرار نہ ہو
پاس جیب کوئی غمگسار نہ ہو
دل کہیں آج داغ دار نہ ہو
واعظا تجھ کو ناگوار نہ ہو
یار کے گھر مری پکار نہ ہو
کہیں اس گل کو ناگوار نہ ہو
میرے عاشق تو بیقرار نہ ہو
طبع نازک میں گر خبار نہ ہو
بخدا نقد جاں سے عار نہ ہو
چشم گریاں جو شکار نہ ہو

ہے ہی اشرفی کے دل کی مراد
رازِ جانا نہ آشکار نہ ہو

چشمِ جاناں ہے شبیہ چشمِ آہو ہو بہو
مست ہوگا ایک عالم مثل آہوئے ختن
عشقِ سرِ قد جاناں میں سگ عاشق کا یہ نگ
قتل کا گر ہے ارادہ دیکھوں کرتے ہیں آپ

عینِ سرِ ہیکلِ شبنم کے موم ہو
اے صیامت کر پریشاں ہوئے گیسو سوبو
کر رہا ہے فاختہ کی مثل کو کو کو بہ کو
دیکھتے موجود ہے یہ تیغ ابرو و پرو

اشتر فی اللہ سمجھے ان بتوں کے ظلم سے
انکھ دکھلانے ہی میں کرتے ہیں جادو دُوبدو

رشکِ علماں و حور ہو کہہ دو
یوں بظاہر حیدار ہو تو رہو
بے سبب ہم سے کیوں بگڑتے ہو
تم سے شکوہ نہیں تو کس سے کریں
میرے کئے ہی سے جو نفرت ہو
لن ترانی مجھے سنا کیا

کس کے دل کے سرور ہو کہہ دو
کب مے دل سے دور ہو کہہ دو
جو ہمارا قصور ہو کہہ دو
تم ہمارے حضور ہو کہہ دو
جاؤ نظروں سے دور ہو کہہ دو
گر تمہیں شمع طور ہو کہہ دو

اشتر فی کیوں ہوئے ہو تم بیتاب
عشق میں کس کے چور ہو کہہ دو

جہاں میں ہے بڑا شہر ولایت ہو تو ایسی ہو
شہِ سمنائے تھے پہلے پھر مچے کونین کے سر
جہاں جس نے مدد چاہی پیشِ شکل ہوئی آساں
مریدوں کی قیامت میں ہائی ناز و فخر سے
علمِ تیری جہانگیری کا ہر جا سایہ گستر ہے

ملا یا حق سے لاکھوں کھیت ہو تو ایسی ہو
ہریت ہو تو ایسی ہو نہایت ہو تو ایسی ہو
غلاموں پر جو آقا کی عنایت ہو تو ایسی ہو
کرے لکھ شرفِ سمنائے حیات ہو تو ایسی ہو
شہنشاہی کی خاطر شانِ ایت ہو تو ایسی ہو

ترپ جاتا ہے دل سکر حکایت ہو تو ایسی ہو	تمہارے عشق کا قصہ کوئی عشاق سوچھے
شہ سمنال کی مدحت سے نوید مغفرت پائی سخن کی انشرفی خستہ غایت ہو تو ایسی ہو	
دل اک لاگ سی ہے حلقہ زنجیر کے ساتھ آپ خنجر بھی رگلائے ہیں شمشیر کے ساتھ دفن کر دیجئے صاحبائے توقیر کے ساتھ کام ڈالے نہ خدا اس بُت بے پیر کے ساتھ	سلسلہ جیسے ہے اُس زلف گرہ گیر کیساتھ خم ابرو کے اشاروں میں چڑھے ہیں تویہ میت عاشق رسوا ہے سر راہ پڑی مفت میں جان گنوائی ہے غم جہاں میں
حق سے کرتا ہے دعا انشرفی خستہ مدام حشر کے روز اٹھوں حضرت شبیر کے ساتھ	
نہیں سینہ نجف کا ہے نگینہ نجف کو بھی سمجھتا ہوں مدینہ نہ کھینچی ایسی تصویر حسینہ مرا سینہ ہے تابوت سکینہ یہی بام حقیقت کا ہے زینہ جو سمجھے آل احمد کو سفینہ	بھرا ہے الفت حیدر سے سینہ نمایاں یاں بھی شان احمدی بنا کر اُن کو نقاش ازل نے یہ ہے معمور فیض انبیاء سے مجازی عشق سب کہتے ہیں حبو نہ ہو گا غرق وہ بحرالم میں
ترپتا ہے بشوق وصل شاہ تمہارا انشرفی بندہ کمینہ	
برہمن توڑ کر زنا رکوا ایمان لائینگے نمود حشر ہوگی ایک عالم کو جلائیگی	رُخ پر نور سے جب کمال مشکیں اُٹھائیگی تماشا ہو گا وہ جسدن نقاب رُخ اُٹھائیگی

لب جان بخش گوگر بھول کر بھی ہلائی گئے
خیم ابرو کو محرابِ حرم سمجھے ہیں تے سے
شہید کر بلائے ناز سے ہو گئی ہیں خجالت
کریں کیا جامِ مے کی التجا بادہ فروشوں سے

سیحائی کر گئے سینکڑوں مُردے جلائی گئے
زیارت کرنے ہم کعبہ کی تجانے میجائی گئے
کبھی تیرنگہ سے ہم اگر پہلو بچائی گئے
مرا دیں اپنے دل کی ساتی کو ترے پائی گئے

رہے گز زندگی اے اشرفی تھوڑے زماں میں
دراشرف پر جا کر اپنا مسکن ہم بنائی گئے

کوئے جاناں میں مئے چاک گریاں کتنے
طے کئے عشق کی منزل میں سیاہاں کتنے
سیر گلشن کا ذرا قصد نہ کیجئے للہ
منزل عشق کی اب تک نہیں طے ہوتی راہ
کٹ گئی وصل کی شرب او نہ حسرت نکلی
بُت کافر سے مرے اپنی ڈاکر آنکھیں

جان پر کھیل گئے عاشق جیاں کتنے
میرے تلواروں میں چھبے خاویلاں کتنے
صید ہو جائی گئے دلِ مرغ خوش الحان کتنے
اے جنوں تو نے دکھائے ہیں سیاہاں کتنے
ہے باقی دلِ نجمیدہ میں راں کتنے
گیر جا جا کے بنے صاحبِ ایاں کتنے

اشرفی کو جو سناے خبر کو چہ یار
اے صبا ہم پر رہ گئے ترے احساں کتنے

میں ہوں تیرا دیوانہ اے سیدِ جیلانی
بلو کے حضوری میں میخانہ وحدت سے
ہے شمع تجلی کا جلوہ رخ روشن پر
اعجاز و کرامت کا شاہِ تریے عالم میں
ہاں خیمِ فلک نے بھی دیکھی نہ کبھی ہوگی

ایک جلوہ دکھا جانا اے سیدِ جیلانی
بھر مے مرا پیانا اے سیدِ جیلانی
عالم ترا پروانہ اے سیدِ جیلانی
مشہور ہے افسانہ اے سیدِ جیلانی
شوکت وہ شاہانہ اے سیدِ جیلانی

اُسوقت میں آجانا اُسے سید جیلانی

جب نزع کی شدت اور جان پہ ہوصدے

کرتا ہے کھڑا تنہا کیا امتشرافی بخود
یہ نعرہ مستانہ اُسے سید جیلانی

وہی ہر اعلیٰ ہے آقا مر اعلیٰ ہے
باشان کبریائی نام خدا اعلیٰ ہے
وہ مرتضیٰ اعلیٰ ہے وہ مرتضیٰ اعلیٰ ہے
حق سے ملانے والا ہادی اعلیٰ ہے
وہ واقف حقیقت نور الہدیٰ اعلیٰ ہے
باب علوم نبوی نجم الہدیٰ اعلیٰ ہے
کیا شان ہے علی کی کیا مرتضیٰ اعلیٰ ہے
وہ شاہ کشوریں صدر العلیٰ اعلیٰ ہے
خودشان مصطفیٰ صلی علیہ اعلیٰ ہے
ہر جنگ میں لا اور شیر خدا اعلیٰ ہے
ظاہر میں بھی اعلیٰ ہے سرخشا اعلیٰ ہے
مطلوب قل لکفی کا ہاں مرتضیٰ اعلیٰ ہے
جبل المتین اعلیٰ ہے معجزنا اعلیٰ ہے
نفس رسول اکرم شان خدا اعلیٰ ہے
ہاں ناخدا لئے امت وہ باندا اعلیٰ ہے
لا ابتدا اعلیٰ ہے لا انتہا اعلیٰ ہے

بندہ ہوں میں علی کا مولا مر اعلیٰ ہے
ہم نام ہے خدا کا محبوب مصطفیٰ کا
محبوب حق کا پیارا سلطان مسند آرا
غواص بحر عرفاں وہ خضر راہ ایماں
وہ ہادی شریعت وہ سالک طریقت
چاہو جو سر عرفاں پکڑو علی کا داماں
دید علی عبادت ذکر علی عبادت
اقطاب غوث عالم ور کے گداہیں جسکے
مضمون لکچک سے یہ راز چھنے جانا
سیاف و شاہ صفدر وہ حاجی پیمبر
اول میں بھی اعلیٰ ہے آخر میں بھی اعلیٰ ہے
مقصود محل آئی کا منسوب ائمہ کا
بیسویں میں اعلیٰ ہے عین الیقین اعلیٰ ہے
جو پھر گیا علی سے وہ پھر گیا نبی سے
ڈبے جہاز امت یہ کب ہو اسکی بہت
اول سے تا باخر سوچے تو دل میں سمجھے

کارا ہم سے ہم ہرگز نہ کیجیو غم
 اسے بچ و فکر دل سے ہو جلد دور میرے
 محروم ان کے در سے سائل نہیں پھر
 مشکل اڑی ہے کیوں آفت کھڑی ہے کیوں
 کہدو مخی لعلوں سے تیغ جہانہ کھینچیں
 کیوں ہوئے ہو یاں و جہاں کیوں ہو دل پر شاں

مشکل کشائے عالم دستِ خدا علی ہے
 وہ دستگیر عالم کہن اور علی ہے
 کیا باعطا علی ہے کیا باسخا علی ہے
 جب دو جہاں میں پنا مشکل کشا علی ہے
 میرا معین و یاور شیرِ غنا علی ہے
 دارین میں ہمارا حاجت ودا علی ہے

نزعہ میں ظالموں کے پھنکر بھی اشرفی تو
 گھبراؤ نہ دل میں حامی ترا علی ہے

لاکھوں میں کیسا حسن میں تو ہی تو ہی تو ہی ہے
 جس سے چار نظر ہو جائے جان ہی پر اسکے پناے
 شامِ محترمتی ہے کاش میں دیکھوں دیدار کی خواہش
 لالہ و سرنگیں ریاں جلوہ نما ہیں باغ کے اندر
 کاکل مشکینِ نبل بیاں نام کو دہیں نہ میں احد
 دے منے و جد بھر کرسیاں جہیں ہوں بجا نہ باقی
 جیسے چاہیں تھک کر پاریں ہر دھڑکے تو سن لیتا ہے
 رویت تیری دیت حق ہے ناخ کی قاتی بن جاتا ہے

کوئی نہیں تجھ کو شرف تو ہی تو ہی تو ہی ہے
 آنکھوں میں تیری کیا جاوے تو ہی تو ہی تو ہی ہے
 اور میں کئی جنت دیکھتا تو ہی تو ہی تو ہی ہے
 سب تیرا ہی رنگ ہے تو ہی تو ہی تو ہی ہے
 فرق نہیں میں ہر جگہ تو ہی تو ہی تو ہی ہے
 سامنے تیرے جامِ سوبے تو ہی تو ہی تو ہی ہے
 ہی ہی بابا یا ہو ہو تو ہی تو ہی تو ہی ہے
 سچ ہے بجا ہے سب کچھ تو ہی تو ہی تو ہی ہے

اشرفِ سمنان جلد خیر لو اشرفی مسکین کی اگر
 میری یہ ہر دم گفت و گو ہے تو ہی تو ہی تو ہی ہے

کسکو جا کے دکھاؤں خم بے نشان چہ

گھب گئی نظر دل میں تیرے کہاں ہے

ہمتو جاں کریں قرباں اوزدہ مخاطبیں
سنگ آستان انکا عاشقوں کے مشربیں
خشک مغز زہد نے ہم کو گرویا رسوا
گاہ زندہ ہوتے ہیں اور گاہ مرتے ہیں
نقد جاں بھی بے ڈالے جام مے کے لینے میں

حال ظلم معشوقاں جو رہوشاں یہ ہے
قبلہ دو عالم ہے کعبہ جہاں یہ ہے
وہ غریب کیا جانے رفر عاشقاں یہ ہے
وصل ہجر جاناں میں باجر اعیان یہ ہے
جب ہو کامل الایاں مذہب مغال یہ ہے

سیر گلستاں میں ہم یا سمن کو کیا دیکھیں
اشرفی رخ جاناں غیرت جہاں ہے یہ

قافلہ جب کوئی طیبہ کو روان ہوتا ہے
ہائے تقدیر مدینہ سے مجھے کیوں لائی
مدوے شاہ عرب قافلہ سالار شل
کس کو ملتا ہے پتا آپ کو پاتا ہے کون
یاد آتا ہے جو وہ روضہ محبوب خدا
آہ کس طرح نہ بکھلے دل سوزاں سے میرے

دل حسرت زدہ سرگرم فغاں ہوتا ہے
بہند میں اب مجھے ہنسا جو کراں ہوتا ہے
دل مضطرب ہے پلو سے سواں ہوتا ہے
وہی پاتا ہے جو بے نام و نشان ہوتا ہے
دل بیتاب کو جوش خفاں ہوتا ہے
آگ ہوتی ہے جہاں بندہ ہواں ہوتا ہے

اشرفی پیر ہوئے گرچہ بصورت لیکن
دبدم دلوہ شوق جواں ہوتا ہے

اپنے آئینہ دل میں صفائی ہوتی
صدومہ ہجر نبی میں نہیں جینے کا
طبع باغ جہاں ہم کو نہ دے اے اعظا
اے صبا میں اسی صورت سے سینہ جاتا

شکل محبوب ابھی نظر آئی ہوتی
اس سے بہتر تھا مجھے موت ہی آئی ہوتی
وصل محبوب کی تدبیر بتائی ہوتی
بہند سے خاک اگر میری اڑائی ہوتی

استقرار شرفی زار نہ مضطر ہوتا
اپنی صورت اسے اللہ دکھائی ہوتی

دل میں جھلک تھا ہے رخ پر ضیا کی ہے
جس پر نظر پڑی اُسے یتاب کر دیا
تم ہم سے کیوں لہجے ہوز لیں بکھر نے پر
جب بر آیت مانے کیا اپنا کچھ ظہور
وزہ میں آفتاب یہ قدرت خدا کی ہے
جادو ہے سحر ہے تیری چتون ہلا کی ہے
میری خطا نہیں یہ شوخی صبا کی ہے
جو شکل دیکھی سمجھے یہ صورت خدا کی ہے

اے اشرفی نہ کیوں ہو جہاں تیرا شیفہ
صورت میں تیری شکل کسی دلربا کی ہے

طائر جاں کے لیے عمدہ میں چاہیے
کوئی دیکھے گا اگر تجھ کو نظر لگے گی
زلف پیماں کے تصور میں بڑھا جو جنوں
کیسی کمی شکلیں آتی ہیں اہ عشق میں
بہر دفع و مشت دل سیر گلشن چاہیے
میرے ترگاں کی ترے فداں چلن چاہیے
تیرے دوشی کے لیے زنجیر آہن چاہیے
عاشقی کی واسطے دانائے بہر فن چاہیے

جلوہ جانانہ ہے ہر سوعیاں اے اشرفی
نور باطن دیکھنے کو قلب و شن چاہیے

خوبی و نیکوئی کا کیف کم تو ہی تو ہی تو ہی ہے
تیرے تیر گاہ کا رخصی نالو آہ کر گیا کیونکر
لاکھ چھپا چھپیں سکتا عشق کی نذر تو کیا
صوتِ ناس میں جیہ کیا کر نام سے جلاؤ کھایا
رازِ دل عاشق کا موم تو ہی تو ہی تو ہی ہے
نغم ہی تو ہی تو ہی تو ہی تو ہی تو ہی ہے
خجہ بچہ بچان گئے ہم تو ہی تو ہی تو ہی ہے
ہر آن میں ہر دم تو ہی تو ہی تو ہی تو ہی ہے
غوسے سے چھ دیس ہم تو ہی تو ہی تو ہی تو ہی ہے
آدم و نوح و عیسیٰ و موسیٰ یہ نام تعین کے ہیں

شکل عرب میں ہو کر ظاہر نام محمد اپنا بنایا	صلی اللہ علیہ وسلم تو ہی تو ہی تو ہی تو ہے
غوث جیلاں اشرف سمناء آئینہ رخسار ہیں تیرے	اشترقی مسکین میں ہدم تو ہی تو ہی تو ہی تو ہے
تیرے میکدے میں ساقی بھی دلی آرزو تھی جو گلی میں تیری ہوتا میں ذلیل و خوار ہوا میرے دل میں تیری صورت نے جایا ایسا نقشہ تیرے دھیان میں ہم ایسے ہوئے بخیر کہ اصلا میں ترے فدا تصور کہ دکھانی اسکی صورت کیا کس نے کل قیبول کیا ہمارا شکوہ	کہ سنے وہ جام رنگیں مجھے جسکی جستجو تھی مجھے عار کچھ نہ آتی مری ہیں ابرو تھی کہ جدھر نظر اٹھائی تیری شکل ابرو تھی نہ رہا خیال اپنا نہ کہیں خودی کی بڑھتی مجھے جسکی جستجو تھی مجھے جس کی آرزو تھی پس پردہ سن ہے تھے جو تمہاری گفتگو تھی
وہ جمال بے مثالی جو نہی اشترقی نے دیکھا	ہوا ایسا پنجودی میں کہ رواں صداٹے ہو تھی
ولاٹے شیخ عین عشق حق ہے ملتا ہے رسول اللہ سے شیخ ہے باقی نہ آگے شیخ و مرسل لگی ہے آگ سینے میں یہ کیسی	یہی اول مریدوں کا سبق ہے تمامی جسم جن کا نور حق ہے یہاں کچھ راز پنہاں تھی حق ہے جگر جتا ہے دل پہلو میں شق ہے
نہیں کچھ اشترقی کے دل میں سودا	تمہارا ہی اسے ہر دم قلق ہے
میرے ولیس سامیا تو ہے آنکھ ملا کے دل کو چھیننا	کوئی تجھ سا نہیں خوشتر ہے تیری نظروں میں جادو ہے

جو کچھ ہے وہ اللہ ہو ہے
دل پہ نہیں مجھ کو قابو ہے

فی انفسکم سے ہم نے جانا
قول منصور اب ہے لب پر

اَنَا اشرف حبيب بولانا شرفی
پھر اب کس کی جُست و جُو ہے

مجھے قیدِ الم سے چھڑے مر کالی کلیا والے
لگے سینہ پہ لوٹنے کا لے مے کالی کلیا والے
ہو جائیں ہم متوالے مے کالی کلیا والے
تے گیو گھونگر والے مے کالی کلیا والے
پڑے جان کے اپنی لائے مے کالی کلیا والے
پروانہ ساہم کو بنالے مے کالی کلیا والے

مجھے جلدِ مدینہ بلائے مرے کالی کلیا والے
تری زلف کا دھیاں چچایا نیا سوا سرب پایا
ذرا تر چھی چتون کھلائے عشق سے مست بنا جا
مے طائرِ دل کو پھنسیا نئے ڈھنگ کا دام بنایا
کیوں ہندیں لٹ کے آئے طیبہ ہی میں ہنہ نہ پائے
رخ بد مثال پہ اپنے اسی شمعِ جال پہ اپنے

ترا اشرفی بے ساماں ہوا پھرتے پھرتے پریشاں
اسے اس گردش سے بچالے مے کالی کلیا والے

ایسے عوالمِ نفس میں حضورِ جلدی ہائی کیجے
حضورِ ناکِ قمر جلا کر طہو شانِ خدائی کیجے
ہیے مقصودِ عرض باکِ میری جلوتِ رانی کیجے
شہا مرنے کے آئینہ کی کرم سے اپنے صفائی کیجے
اکھا کے پردہِ دُونی کا دے میری جلا کر سائی کیجے
ادب کہتا ہے ہاں سمجھ کر کھینچی نہ رانی کیجے

کھڑا ہوں شکستہ کے ویر کر میری شکستہ کیجے
میسجِ خروں کو تھے جلاتے مگر دلِ مردہ کو بجائے
ہوا ہوں حیراں رزوئے حاضرِ خاق ہے ہاں ظاہر
غبار سے نہ نکلتے بھرا مجھ نہیں کچھ بھی جیتا ہے
ہیں آپ بابِ علومِ اچھو عطا کریں مجھ کو علمِ عرفاں
غلامِ ہندی توجہ سیلتے کروں میں کی طرح عرضِ جا

پھر زمانہ چار سو ہم نہ پایا مقصود الٰہ آخر
جناب آقا جناب مولانا جناب علی جناب علی
انصیب سے مشہور مدرس خدائے ان کے ہوں دکھایا
یعنی عرب علی ہے مشکل کہ ہو کسی کو کمال حاصل

کہا دیل و علی پر تو چلے حد سرائی کیجے
نگاہ کطف و کرم سے اپنی ہماری عقدہ ثانی کیجے
جھکائے سر سے باب حیدر ہدایت آج سانی کیجے
ہزار ہوز ہاد تقویٰ ہستہ گمبار سانی کیجے

کہوں میں کیا اشرفی کو مجھ سا ہوگا کئی ذلیل رسوا
وہ علی پر یہ جوش آیا کہ آج کچھ خود ثانی کیجے

شاہ باغ و شاہ حسن بصری
مرشد مرشدان حسن بصری
خاک بصرہ نہ کیوں ہو کھل بصر
ابن سیریں ہیں تیرے زیر قدم
مرشد ساکان راہ ہدائے
فقر جاری ہے انیسے عالم میں
ان میں ظاہر ہے شانِ تصوی
شاہد قلوب جمال ازل
نائب خاص تفتنی ہیں یہی
چارۂ وہ خانوادوں میں دیکھا
کشتی پہنچگی اُس کی ساحل پر
کیوں نہوں بہر حق عیاں مجھ پر

آسمان آستان حسن بصری
خواجہ خواجگان حسن بصری
جلوہ گر ہے یہاں حسن بصری
کیا شرف ہو بیاں حسن بصری
ہادی گمراہاں حسن بصری
رہبر عارفان حسن بصری
ہیں علی کے نشان حسن بصری
ولبر عاشقان حسن بصری
مقتدائے جہاں حسن بصری
فیض تیرا عیاں حسن بصری
جس کے ہوں باؤں حسن بصری
دل میں ہیں جب نہاں حسن بصری

اشرفی کے لئے ہے عالم میں
بحمد فیض روح حسن بصری

<p>ہم کو آئندہ ساحیران بنائیں تو سہی خواب ہی میں سُخ پر نوڑ کھائیں تو سہی کسی بہت مجھے واں بہک نہ بلائیں تو سہی ملک الموت مری جاں گنوائیں تو سہی کوئے محبوب خدا دیکھ کے آئیں تو سہی آپ مجھ سے سُخ پر نوڑ چھپائیں تو سہی</p>	<p>مدنی برقع وہ پہرے اٹھائیں تو سہی نقشہ چہرہ زیبائیں جالوں ل میں میں یہ کہتا ہوں مدینہ سے نہ پھر آؤں گا اُن کے دیدار سے چل ہے حیات بادی زاہدوں کو نہ ہے پھر مہوس خلیدیں دیکھئے دست طلب نگ دکھاتا ہے کیا</p>
---	--

اشرفی جن کو ملی لذت دیدار حبیب
خنجر عشق سے وہ جان بچائیں تو سہی

<p>آنسوئے دل حسرت زدہ بر آئے مری آن کی آن میں گہری ہوئی بن جائے مری آپ کے کوچہ میں گرجاں بکل جائے مری اب جو آؤں تو مے ساتھ ہی تائے مری دیکھئے کب مجھے تقدیر یہاں لائے مری ان کے دربار میں عرضی کوئی نہ پائے مری</p>	<p>یا الہی در احمد پہ اجل آئے مری آپ کے عشق میں یہ جان جو کام آئے مری اے شہر دوسرا فخر ہو مرنے پہ مجھے جیتے جی شاق ہے طیبہ سکنا مجھ کو پچھپے پھر پھر کے مدینہ کی طرف دیکھتا ہوں یہ تمنا ہے کہ حاصل ہو حضور ہی مجھ کو</p>
---	--

اشرفی کیوں نہ ہو وہ میری طرح سے بیتاب
درد دل کی جو کہانی کوئی سُن جائے مری

۱۰ یہ غزل قرینہ از حضرت بابو یح الاول رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں لکھی گئی +

<p>شہر عقدہ کشا ہوشاہ محی الدین جیلانی تہاری ذات والا سے ہوئی شانِ غلاظہ نبی کی شکل ظاہر میں علی کی شکل باطن میں ہزاروں کی ہوئی حاجت وافی فیضِ قدس</p>	<p>میرے حاجت و اہوشاہ محی الدین جیلانی سراپا حق نما ہوشاہ محی الدین جیلانی کہوں میں تم کو کیا ہوشاہ محی الدین جیلانی عجب معجز نسا ہوشاہ محی الدین جیلانی</p>
<p>چھپانا انشر فی کو سایہ دامانِ حمت میں قیامت جب پیا ہوشاہ محی الدین جیلانی</p>	
<p>بندہ ہوں ترے در کائے سید جیلانی ہے سلسلۃ الفت اس رفِ مسلسل سے تیرے رخِ زیبا پر میرا دل دیوانہ اس عز و کرامت کا اس شانِ جلالت کا</p>	<p>کہلاتا ہوں میں تیرا اے سید جیلانی سر میں ہے تیرا سوا اے سید جیلانی سُوجان سے ہے شیدا اے سید جیلانی عالم میں نہیں تجھ سا اے سید جیلانی</p>
<p>مشتاقِ زیارت ہے یہ انشر فی بیدل بغداد اسے بلوا اے سید جیلانی</p>	
<p>کہہ رہیں ڈھونڈنے جاؤں سلطانِ سمنانی تہاری صورتِ زیبا سمانی ہے نگاہوں میں تنہا ہے بھول کی جو کم کو اک نظر دیکھوں سب در باغِ عالی ہو کے پھر کیا آرزو رکھوں جنونِ عشق سے بیتاب تھا ہے دلِ مضطر</p>	<p>میں کو کس طرح پاؤں میرے سلطانِ سمنانی فدا سوجاں سے ہو جاؤں میرے سلطانِ سمنانی دلِ جہاں تندر کو لائوں میرے سلطانِ سمنانی کہہ رہیں در بدر جاؤں میرے سلطانِ سمنانی کہاں میں سکو پہلاؤں میرے سلطانِ سمنانی</p>
<p>درِ اقدس پہ آکر انشر فی یہ عرض کرتا ہے یہیں مدفن کی جا پاؤں میرے سلطانِ سمنانی</p>	

ساتی ہے تری دوری کے محبوبِ نرانی
یہی بس عرضِ حاجت ہے رہوں ہر دم حضور میں
کیا قابو سے دل اپنا تمہارے درِ وفرت میں
خدا وہ دن بھی کھلائے حجابِ بھرا کھ جائے

دکھائے جلوہ نوری کے محبوبِ نرانی
سناٹے حکمِ منظوری کے محبوبِ نرانی
ہوئی ہے سخت محبوی کے محبوبِ نرانی
یہ حسرت لگی پوی کے محبوبِ نرانی

لگا لو اشرفی کو سینہ پر نو سے اپنے
بھلا دورِ پنج ہجوری مرے محبوبِ نرانی

حضورِ دل سے اب کرتا ہوں میں جبکی ثنا خوانی
درِ دولت پہ آجائے ملاؤں ل کی پا جائے
جہاں گیر ولی کی شانِ عالی کوئی کیا جانے
بت سنگین پہ جا کر جب ہوئے گلشنِ شمع
کیا زندہ زینِ لاجپن کے فرزندِ مردہ کو
دل آلودہ عصیاں جو مالِ اسکی جانب ہو
بیاضِ مصحفِ رخ کو جو انکے اک نظر دیکھوں

ولی حق ہو وہ سلطانِ اشرف شاہِ سمانی
جسے دُور فلک نے کچھ دکھائی ہو پریشانی
خطابِ اللہ نے بخشا اُسے محبوبِ نرانی
نگاہِ پاک اُس میں سمائی روحِ انسانی
ہوئے مشہورِ عالم میں بنامِ عیسیٰ ثانی
فنا ہو اُس کی ظلمتِ جلوہ گر ہو نورِ یانی
تو مجھ پر صاف کھلیا تین کام اسرارِ قرآنی

۱۔ جامع مسجد شہر دمشق میں حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر کے سامنے ایک عورت ترک لاجپن سے اپنے فرزند
نوجوان مگرہ کی لاش لائی۔ اور درودِ کرعِ عرض کرنے لگی کہ دعا کیجئے کہ زندہ ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ معجزہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کا ہے مجھ سے کیونکر ہو سکتا ہے۔ عورت نے رو کر عرض کیا کہ اولیاءِ امتِ محمدی کیا حضرت عیسیٰ سے کم ہیں
اسکی گریہ و زاری پر حضرت مخدوم کی حالت متغیر ہوئی اور پرجوش ہو کر فرمایا کہ اٹھ اللہ کے حکم سے تیری ماں مر جائے
بفضلہ تعالیٰ وہ زندہ ہو گیا۔ اسکی ماں سے ارشاد فرمایا کہ اس کی حیات ختم ہو چکی۔ میری عمر زیادہ ہے۔ میں اس میں
سے بارہ برس عطا کرتا ہوں۔ آج کی تاریخ سے بارہ برس تک زندہ رہے گا۔ مولانا گلشنی
خلیفہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر احمد آباد کے بت خانہ میں ایک بت سنگین پر
عاشق ہو گئے۔ تین شاد روز بے آب و داد رہے۔ آخر حضرت مخدوم صاحب کی دعا سے وہ بت سنگین
زندہ ہو گئی۔ اور مولانا کا نکاح اُسکے ساتھ کر دیا گیا۔ (از لطافتِ اشرفی)

غلامِ درگہ عالی ہوں کیا کیا ناکرتا ہوں
قیاسِ عقل سے کیا کوئی سمجھے انکے رُتبے کو

کہ میرا بخت یاور ہے میری تقدیرِ ثانی
کہ دانا یانِ عالم نے کیا اقرارِ نادانی

مطلع

جہاں دل کے آئینے میں انکی شکلِ نورانی
کبھی گر مجھ کو دیکھا گوشہ چشمِ عنایت سے
ملا کرتے ہیں جب یوں خانِ نعمتِ ابدن لاکھوں
وہ نورِ العینِ زیبِ مسندِ سجادہ اشرف
شرف کیا ذاتِ عالی کو ملائے دونوں رتبے
اگر یہ مضمضی ثانی تو وہ ہیں مصطفیٰ ثانی

میں اس آئینہ داری سے بنا اسکند ثانی
تو ہو جائیگی ساری شکلوں کی دم میں آسانی
کسی کے در پہ کیوں جاگد دربارِ سلطان
جو تھے فرزندِ پیر و تنگبر غوثِ صمدانی
ادھر محبوبِ یزدانی ادھر محبوبِ بجانی
جو یہ سلطانِ سمنانی تو ہیں وہ شاہِ جلیانی

شناختی اشرفِ اشرفی کچھ سہل سمجھا ہے
کہاں سے تو نے پایا اس قدر زورِ سختدانی

بند سے چاہنے والے ترے بعد آئے
زاہد دیکھے اگر روضہ شاہِ جیلاں
آستانے سے اٹھائے گانہ سرعاشق زار
صدقے اس بندہ نوازی پہ مے آئے آقا
شرفِ روضہ شاہنشہ جیلاں دیکھو
شانِ محبوبی غوثِ دو جہاں گر دیکھے

وگر

جذبہ شوق میں بانالہ و فریاد آئے
بھول کر بھی تجھے جنت نہ کبھی یاد آئے
قتل کرنے کو اگر سامنے جلاؤ آئے
بندہ بچائے یہاں گر کوئی آزاد آئے
شاو ہو جائے یہاں گر کوئی ناشاد آئے
جان شیریں کے فدا کرنے کو فراموش آئے

اشرفی ہم بھی تجھے صاحبِ قسمت سمجھیں
تیری مشکل میں اگر غوث کی امداد آئے

بنا ہے اپنا بہشتیں گھر قیم باغ جناب علی ہے
 نہ کیونچہ ملح جان مل ہو کر حاشی ہیکیاں علی ہے
 علی ہے فضل علی ہو اکمل علی ہو اجل علی ہے مولا
 علی ہے منصوٰ اور مظفر جہاد میں ناصر تہمیر
 علی عزیز اور علی ہو عزت علی قیام علی ہو عزت
 علی امام اور علی ہے سرور علی معین اور علی ہو یاد
 علی ہے اول علی ہے آخر علی ہو بان علی ظاہر
 علی نصیر اور علی ہو ناصر باغ علی میں قاصر
 علی علیم اور علی ہے عالم علی حکیم اور علی ہے حاکم
 علی لطیف اور علی ہو سرور علی ہو سرور اور علی ہے
 علی نعیم اور علی ہے منعم علی قسیم اور علی ہو قائم
 علی ہو موتی بیشکلیں حل علی ہو جاتی ہو ملائیل
 علی معظم علی کرم علی رسول خدا کا ہمدم
 علی صفی اور علی ہو صافی علی فی او علی ہو افی
 علی ہو صوفی علی ولی ہے علی کے حق میں سنبلی ہے
 علی ہی اطہار جزو دل علی راہداری بل ہے
 علی ولی عہد مصطفیٰ ہے وصی شاہنشاہ ہد ہے
 علی ترازو یا ضحایں علی ہو مخلوق کو امان ہے
 علی ہو ہمام کہ پکا علی ہے محبوب مصطفیٰ کا

سہیل ملائیکہ جام کو تکر ساقی شنگار علی ہے
 علی ہو مشکلس عالم معین ہو وہاں علی ہے
 علی ہے والی علی ہو والا امام قدوسیہاں علی ہے
 کفیل سلمان معین ہو تو ان ہر ناتواں علی ہے
 علی قید اور علی ہو قدرت مال کو نکال علی ہے
 علی ہے مادی علی ہو ہر قسم نار و جناب علی ہے
 علی مٹھری علی ہے طاہر نشان بے نشان علی ہے
 علی ہو خضر علی ہے ناصر عجیب باغ و شاں علی ہے
 علی سلیم اور علی ہو سالم مدار کو نکال علی ہے
 علی ہو مقبول خاص و امام ہر فرس جاں علی ہے
 علی ہو مومن علی ہے مسلم امان ایسا نیاں علی ہے
 علی ہے امجد علی ہو فضل ظہیر خستہ جاں علی ہے
 علی ہو شان خدا ہر مہم جی کا ارم جاں علی ہے
 علی ہو دونوں جاں دیکھ فی علی ولی ہیکیاں علی ہے
 علی احمد میں یکدی ہو امین سر نہاں علی ہے
 علی گلستان یک گل ہو بہار باغ جناب علی ہے
 نبی نے من کنت خود کہا ہو دل کا ہر ناب علی ہے
 علی ہو بجا ذکر نکال مقاصد وہاں علی ہے
 علی ہے مقصود انا کا خدا کا راہ نہاں علی ہے

<p>علیؑ ہے ہمنام کبریا کا علیؑ ہو محبوب طغی کا علیؑ سے قائم ہر باغ ہستی علیؑ کو پہنچنے میں گئی پتی پڑے اگر لاکھ عیشہ مشکل تو حل ہونا ہم علیؑ سے بدل علیؑ ہے مشکل کشا ہمارا علیؑ ہی ہے سہا ہمارا کریں مفرح و بریق ہم پر یہاں رونمیں لوں ہم علیؑ سے ہے اعتقاد ہم کو علیؑ سے ہوگا مفاد کو علیؑ ہی ہے بازوئے نبوت علیؑ ہی ہے مصدقوت</p>	<p>علیؑ ہے مقصودِ آتما کا خدا کا رازِ نہاں علیؑ ہے علیؑ سے عشاق کو ہستی چیش و وجدِ فناں علیؑ ہے نہ ہونا حُب علیؑ سے غافل کہ سب لوں میں علیؑ ہے علیؑ ہو سلطانِ مسندِ ارشدہ زمینِ ماں علیؑ ہے نہ خوف جاں ہے جسم کا غم محافظِ جہاں علیؑ ہے دیدگا جامِ مراد ہم کو کہ خضرِ آبِ نکاں علیؑ ہے علیؑ ہی ہو موندنی قوت تو ان روحِ دُرا علیؑ ہے</p>
---	--

پڑی ہو گو اشرفی پہ شکل مگر نہیں نشتر ذرا دل
اُسے ہے اسکا یقین کامل کہ ہر بلا سے ماں علیؑ ہے

مناجات

<p>اے مے شاہنشاہ ملک و نئے گر نہ کچھ احوال میرا سنا</p>	<p>خانہ ہستی کی ہے تم سے بنا کون پھر دیگا مری بگڑی بنا</p>
--	---

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْظِرْ حَالَنَا
يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَسْمَعْ قَالَنَا

<p>خواہشِ دیدار میں مبتلا ہیں اپنے کرداروں میں آبا ہیں</p>	<p>خستہ جاں ہوں بخیر و خجواب ہیں مضطرب ہر صورتِ یلپا ہیں</p>
---	---

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْظِرْ حَالَنَا
يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَسْمَعْ قَالَنَا

<p>ہند سے سوتے عرب پہنچایتے بارغ جنت کی ہوا کھلوایتے</p>	<p>پھر مدینہ میں مجھے بلوایتے جلوۂ نورِ خدا دکھلایتے</p>
<p>يَا رَسُولَ اللَّهِ انْظُرْ حَالَنَا يَا حَبِيبَ اللَّهِ اسْمَعْ قَالَنَا</p>	
<p>آپ پر جی جان سب قربان ہے آپ کی تعریف میں قرآن ہے</p>	<p>دل میں اپنے وصل کا ارمان ہے آپ کا مدح خود رحمن ہے</p>
<p>يَا رَسُولَ اللَّهِ انْظُرْ حَالَنَا يَا حَبِيبَ اللَّهِ اسْمَعْ قَالَنَا</p>	
<p>سینہ میں ہے آتشِ غم مشتعل سامنے کس طرح آئے یہ نجل</p>	<p>ہوں گناہوں سے اپنے منفعل سوچ کر انجام گھبراہ ہے دل</p>
<p>يَا رَسُولَ اللَّهِ انْظُرْ حَالَنَا يَا حَبِيبَ اللَّهِ اسْمَعْ قَالَنَا</p>	
<p>ڈالتے ہیں نیک کاموں میں خل آپ چاہیں تو بلا جاتے یہ ثل</p>	<p>دشمنانِ میں ہیں غالب آج کل رات دن ہے شیوہ کذب و غل</p>
<p>يَا رَسُولَ اللَّهِ انْظُرْ حَالَنَا يَا حَبِيبَ اللَّهِ اسْمَعْ قَالَنَا</p>	
<p>ایک عالم ہے مرا ایذا رساں اے مدوکارِ غریب بیکساں</p>	<p>فوجِ اعدا ہر طرف سے ہے دواں ظالموں کے ہاتھ سے دیجے اماں</p>
<p>يَا رَسُولَ اللَّهِ انْظُرْ حَالَنَا يَا حَبِيبَ اللَّهِ اسْمَعْ قَالَنَا</p>	

ہو مری جب تک بقائے زندگی	رات دن ہو مجھ سے حق کی بندگی
فور ہو سائے گئے کی گندگی	تأصوری میں نہ ہو شہر بندگی
<p>یا رسول اللہ انظر حالنا</p> <p>یا حبیب اللہ اسمع قالنا</p>	
ترج میں کلمہ پڑھوں باشد وہد	سر پہ جو آئے بلا ہو جائے رد
ہاں ترجم کی نظر ہوتا ابد	المدولے سرور دیں المدو
<p>یا رسول اللہ انظر حالنا</p> <p>یا حبیب اللہ اسمع قالنا</p>	
خاتمہ دنیا سے باایان ہو	قبر کی مشکل مری آسان ہو
حشر میں اٹھنا مرا جس آن ہو	ہاتھ میرا آپ کا دامان ہو
<p>یا رسول اللہ انظر حالنا</p> <p>یا حبیب اللہ اسمع قالنا</p>	
حشر کے دن کام آنا یا رسولؐ	حق سے ہم کو بخشو نا یا رسولؐ
روضہ رضواں دکھانا یا رسولؐ	ساغر کوثر پلانا یا رسولؐ
<p>یا رسول اللہ انظر حالنا</p> <p>یا حبیب اللہ اسمع قالنا</p>	
کس طرح سے ہو گذار یا رسولؐ	کون ہے تم بن ہمارا یا رسولؐ
ہے شفاعت کا سہارا یا رسولؐ	لو جب جلدی خدا را یا رسولؐ
<p>یا رسول اللہ انظر حالنا</p> <p>یا حبیب اللہ اسمع قالنا</p>	

التجائے اشرفی کیجے قبول
 اے مرے اچھے نبی اچھے رسول
 بہر حسین و علی بہر بتول
 مدعائے دل بہائے ہوں حصول

یا رسول اللہ انظر حالتنا
 یا حبیب اللہ اسمع قائلنا

سلام

یا رسول سلام علیک
 صلوٰۃ اللہ علیک

یا نبی سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک

منظر رحمت مجسم
 و در رکعتے میں یہ ہر دم

✓ آپ ہیں محبوب عالم
 آپ پر قرباں رہیں ہم

یا رسول سلام علیک
 صلوٰۃ اللہ علیک

یا نبی سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک

اور کف افسوس ملنا
 جانب طیبہ ہو چلنا

✓ آتشِ فرقت میں جہنما
 بہند سے کب ہو مکلنا

یا رسول سلام علیک
 صلوٰۃ اللہ علیک

یا نبی سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک

نواب میں دیدار ہوتا
 میرے اوپر پیار ہوتا

✓ بختِ گر بیدار ہوتا
 صدقے میں سوا ہوتا

یا رسول سلام علیک
 صلوٰۃ اللہ علیک

یا نبی سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک

✓	اے مرے سلطان باذل ہجر میں جینا ہے مشکل	دیکھئے میتا بی دل ہو رہا ہوں شکل بسمل
	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	یا رسول سلام علیک صلوۃ اللہ علیک
✓	مر رہا ہوں میں جلا دو غیریں زلفیں سُنکھا دو	شکل نورانی دکھا دو اپنا سودائی بنا دو
	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	یا رسول سلام علیک صلوۃ اللہ علیک
✓	درد سینے میں نہاں ہے مضطربِ نیتہ جاں ہے	اب نہیں تاپے توں ہے حال دل تپیر عیاں ہے
	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	یا رسول سلام علیک صلوۃ اللہ علیک
✓	کاش میں طیبہ میں جاتا مدعائے دل جو پاتا	ہند میں پھر کر نہ آتا یہ صد اول کش سُناتا
	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	یا رسول سلام علیک صلوۃ اللہ علیک
✓	رات دن ہے آہ دزاری اپنے جینے سے ہیں عاری	دیکھئے حالت ہماری تا بکے یہ بے قراری
	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	یا رسول سلام علیک صلوۃ اللہ علیک

رازدول کس کو سناؤں اپنا زخم دل دکھاؤں	اشک آنکھوں گہاؤں آستانہ پر جو آؤں	✓
یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	
اپنی قسمت پر نہ روتا غم کیوں بیکار کھوتا	خواب غفلت میں نہ سوتا ہائے گریبہ میں ہوتا	✓
یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	
سید اولادِ آدم آپ کے کہلاتے ہیں ہم	اے شہنشاہِ دو عالم معدنِ رحمت ترحم	
یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	
کیوں ہے دل اپنا مضطرب آج پر جب ہو مقدر	آپ کی اُمت میں ہو کر ناز ہو بہ کو نہ کیونکر	✓
یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	
حامی بیدست و پا ہو منظرِ شانِ خدا ہو	دستگیر بے نوا ہو شافعِ روزِ جزا ہو	✓
یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	

چارۂ بیچارگاں ہو ہر مصیبت سے اماں ہو	مرہم دل خستگان ہو داروئے درد نہاں ہو
یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک
ہوں نہ میں غفلت میں قائم یاد حق میں گزرتے دائم	صورت و حسن و بہائم زندگی جنتیک ہے قائم
یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک
واں کا بہتر ہے قرینہ یا غیاث العالمین	مہورِ مسکنِ مدینہ یاں عبث ہے اپنا جینا
یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک
نار و دوزخ سے بچانا ساغرِ کوثر پلانا	✓ حشر کے دن کام لانا روضہ رضواں دکھانا
یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک
کر کے دنیا سے کنار لو خبر جلدی خدا را	✓ اشرفی مسکیں متارا رکھتا ہے تم سے سہارا
یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک

قصیدہ درمحبوب نردانیؔ

مطلع

پھرے جہاں میں حاصل ہوئی کوئی تدبیر
حصول مقصود لگا کہیں پتہ نہ لگا
ہوا خیال یہ دل میں کایسی چاہنچوں
پکار اٹھا دل مضطر کہ اُنکے دیر پر حل
وہ بادشاہ تھے سمنائے چھوڑ کر شاہی
زمانہ میں یہی حاجت روانے عالم ہیں
انہیں کے جو دو سخا نے کیا غنی سب کو
انہیں کی نظروں میں تاثیر کمیادکھی
جہاں میں جن بشر و جن طیر ہیں تجھے
خدا نے اُن کو دیا ہے خطاب محبوبی
اثر کیا مری ترغیب ل نے جب مجھ پر
ہوا خیال کہ اظہار مدعا میں دُرا
تو عرض کرنے لگا اے جناب عرش سیر
تہا اے سامنے کیا مجھ کو حاجت اظہار
ہمارا حال پریشاں ہے تم پر بے شن
ہجوم و نزع اعدا ہے کس طرف جانوں
کوئی بدی مری کرتا ہے اور کوئی ججو

مطلع ثانی

ملا نہ ایسا عمل جس کی دیکھتے تاثیر
کہاں کہاں مجھے دوڑا کے لگتی تقدیر
جہاں سے پاتے ہوں مقصود ہر نصیر
لقب ہے جسکا جاگیر شاہ اشرف پیر
ہوئے ہیں عشقِ خدا میں فقیر با تو قیر
وہی غریبوں کے محتاج ہیں معین نصیر
وہ ہیں امیر کبیر اور امیر ابن امیر
انہیں کی خاکِ قدم کو سمجھتے ہیں کبیر
مطلع اُنکے ہیں ایسے ہیں صاحب تسخیر
جہاں میں نام ہے روشن شکل بدیر
رواں رواں در اقدس پہ آگیا یہ فقیر
نہ دیر چاہتے زیبا نہیں ہے ابا خیر
تمہاری خاکِ قدم سے بنا ہے میرِ تعمیر
کہ تم پہ کھول دیا ہے خدا نے حال ضمیر
زباں کو اب نہیں یار کہ کچھ کرتے تقریر
ترے سوا نظر آتا نہیں معین و نصیر
طرح طرح سے کیا کرتے ہیں مری تحقیر

عجیب ضیق میں ہوں کچھ نہیں ہی چلتی
 شہا یہ وقت مدد ہے طفیل نور العین
 ہوئی جہاں میں مری کیفیت الم شح
 یہ آرزو تھی غلامی میں عمر ہوئے بسر
 عرض یہ تھی کہ ہے میری زندگی جب تک
 گلہ کہنے پہنکر ترے ہی در پہ رہوں
 مگر عداوت اعدائے سخت عاجز ہوں
 وہ میرے در پہ لے ایذا ہیں اور میں حسرت
 ذلیل و خوار کرو چاہو مجھ کو عزت دو
 کرو قبول مری عرض مدعاں ادا
 ہزار رنج و صعوبت ہوں اُنکو جھیلے گا

نہ کوئی مونس بہم نہ کوئی اپنا مشیر
 عدو کو کیجئے دام بلا میں جلد اسیر
 میں کس نہاں سے کروں عرض حال یا تفسیر
 جوار درگہ عالی میں گھر کیا تعمیر
 نہ چائے پھر کہیں یہ بندہ ذلیل و حقیر
 اسی کو سمجھوں میں یہ اسی کو جانوں حریر
 ہمیشہ در پہ لے تخریب ہیں گروہ شریر
 کھڑا ہوں بے حسن حرکت بصورت تصویر
 یہی کہو نگاہ میں ہوں غلام شرف پیر
 طفیل در یتیم و طفیل شیخ کبیر
 مگر نہ جائیگا درگاہ سے تری یہ فقیر

یہ اشرفی کی تمنا ہے خاک در ہو جائے
 اگرچہ ہے وہ سراپا گناہ و پُرقصیر

درو اور بغا حستہ تافرت کا ہو دلیر الم

ایسا کوئی ملتا نہیں لیجائے جو پیغام غم

احسان کر مجھ پر تو ہی شاہِ مدینہ کی قسم

ان قلت یا ربہم الصبا یوما الی الہ دلف الحرم

بلغ سلاہی مروضة فیہا النبی المحترم

اُحسن زیبا پر مراد سے ہو دل مبتلا

سُوجاں سو ہو اُسپردہ عاشق ہی جیسے خود خدا

وہ سہ لقاے خوش ادا وہ دلربائے جانفرا

مَنْ وَجَّهَ شَمْسَ الْفَلَاحِ مِنْ حُدُودِ الدُّجَى

مَنْ دَانَ نَوَاحِدَ الْهَدْمِ مَنْ كَفَّ بَحْرَ الْحَمْدِ

بیغیروں میں کون ایسا کوئی ذی ثبوت ممکن نہیں انسان سے جسکی ثنا و منقبت

کافی ہے ہم سب کے لئے بہر نجات آخرت

قَرَأْتُهُ بُرْهَانًا مُنْجَاةً لِدِيَّانٍ مَضْمُونَةٍ

ورد جہانی نے مجھے اس طرح بخود کر دیا

اب کیا کروں کچھ میں نہیں قابو سے دل جا رہا

أَكْبَادُنَا مَجْرُوحَةٌ مِنْ سَيْفِ هِجْرٍ لِمُصْطَفَى

ہم پر وہ غفلت چھا گئی چھوڑ کر بزرگوں کے چلن

حسرت یہ دل میں رہ گئی آیا نہ کوئی کام بن

يَا كَيْفَ تَكُنْ كُنْتَ يَتَّبِعُ نَبِيًّا عَالِمًا

سب کام بجاتے مے رہتی نہ پھر حسرت کی جا

مَدَاحِي أَحْمَدٍ فِي سَبِّهِ هُتِّئَتْ فِي حَالِ مَدْعَا

لی حسرت اسمع کذا لم اصطف للمصطفی

میں شکل دشت کر بلا مجھ پر بھی جو رہتا سلم

ہو دستگیر بکیاں اور شافع محشر ہو تم

لَسْتُ بِرَاجٍ مَفْرُودٍ اِلَّا قَرِيبًا اِلَى كُلِّهِمْ

اے ہر تابان عرب شاہنشہ ملک فی

اس عاجز و ناچار کا کچھ مدعا بھی ہے سنا

يَا مُصْطَفَى يَا مَجْتَبَى اِرْحَمْنَا عَلَى عَصِيَانِنَا

مجبورۃ اعظمنا طمع و ذنبك الظلم

سب اولین و آخرین ہیں آپ ہی خوش چیں	ہو جاؤں میں گوشہ نشین آپ میں میرے
اے مہبطِ اسحٰل میں مدرسِ فرقان میں	
یا رحمة العالمین انت شفیع المذنبین	اکرمنا یوم الخیر فضلہ وجودا والکرم
تیری عطا کے سامنے میری خطا ہی چیز کیا	یہ بندہ عاصی تر کرتا ہے ہر دم التجا
اے مالکِ روز جزا بہر محمد مصطفیٰ	
اغفر لہی ما مضی و احسن الخیاتی	بارک لنا یا سیدی ذالعتدا و المختتم
منظوم ہوں زار و خیز غلب میں مجھ پر اہل کیں	یہ اشرافی کتریں تاب بخار کھتا نہیں
اے قبلہ گاہِ اہل دین ہے بادشاہِ مرلیں	
یا رحمة العالمین ادرک لزمین العابدین	محبوس لیدی الظالمین فرموجہ فالترجم
مُسَدِّس	
اے غوثِ پاک عرشِ جنابِ فلک سیر	خاصانِ حق میں ذاتِ تمہاری ہو بنظیر
ہوتے ہیں فیضیاب ہر اک مفلس و امیر	یوں التجا جناب میں کرتا ہے یہ حقیر
امداد کیجئے میری یا پیر و ستگیر	
کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر	
اچھا ہوں یا بُرا ہوں مگر میں تمہارا ہوں	مسکین و بنیوا ہوں مگر میں تمہارا ہوں
سزا یا پناہ ہوں مگر میں تمہارا ہوں	جو نیند عطا ہوں مگر میں تمہارا ہوں
امداد کیجئے میری یا پیر و ستگیر	
کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر	

<p>رور و پکارتا ہوں میں غوث الغیث آفت میں مبتلا ہوں میں غوث الغیث</p>	<p>ناچار و بینوا ہوں میں غوث الغیث فرباد کر رہا ہوں میں غوث الغیث</p>
<p>امداد کیجئے مری یا پیر دستگیر کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر</p>	
<p>بہنِ رسول پاک کے نورِ نظر ہیں آپ ابنِ جن جنسین کے تختِ جگر ہیں آپ</p>	<p>خیر شکن علی کے پسر ہیں آپ مشہور دو جہاں میں شہِ بحر و بر ہیں آپ</p>
<p>امداد کیجئے مری یا پیر دستگیر کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر</p>	
<p>کوئی نہیں معین میرا آپ کے سوا نرفہ میں ظالموں کے ہوا ہوں میں مبتلا</p>	<p>ہے کون غمگسار کروں کس سے التجا بس آپ کے کرم سے ہوں ربِ آفتین خوا</p>
<p>امداد کیجئے مری یا پیر دستگیر کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر</p>	
<p>ہے آرزو کہ تمام تمہارا لیا کروں مشغول یا دحق میں سدائیں با کروں</p>	<p>حضرت کا جو طریق ہے اس پر چلا کروں چنگل میں ظالموں کے پھنسا ہوں میں کیا کروں</p>
<p>امداد کیجئے مری یا پیر دستگیر کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر</p>	
<p>وہ دن خدا دکھائے کہ سرکار کا غلام دشمن کا ہونہ خوف کچھ دوستوں سے کام</p>	<p>گوشہ نشین ہو کے کرے یا دحق مدام ہو جائے لطفِ خاص سے یہ فائز المرام</p>
<p>امداد کیجئے مری یا پیر دستگیر کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر</p>	
<p>غوث و دکنِ ظہرِ شانِ خدا میں آپ فرزندِ خاص حیدرِ مشکِ کشا میں آپ</p>	<p>نورِ نگاہ حضرت خیر الوہی میں آپ مخصوص میرے در و جگر کی دوا میں آپ</p>

<p>امداد کیجئے مری یا پیر دستگیر کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر</p>	
<p>کس طرح اپنے قلب کو سمجھاؤں کیا کروں کبتائیں صبح و شام یہ غم کھاؤں کیا کروں</p>	<p>گھبرار پاہوں میں کدھر جاؤں کیا کروں کیونکر نجات فکر سے تیس پاؤں کیا کروں</p>
<p>امداد کیجئے مری یا پیر دستگیر کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر</p>	
<p>بیچین دل سودم میں میں ییخ و فکر دور کافور کی طرح سے اڑیں بانئی فتور</p>	<p>چاہیں جو اپنے لطف و کرم سے حضور اعداء کی کیا مجال اٹھائیں سر غرور</p>
<p>امداد کیجئے مری یا پیر دستگیر کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر</p>	
<p>دُنیا کے رنج و فکر سے آزاد کیجئے ناشتا و شرفی ہے اسے شاد کیجئے</p>	<p>خلوت نشین بنائے آباد کیجئے دشمن کو خانِ مان سے برباد کیجئے</p>
<p>امداد کیجئے مری یا پیر دستگیر کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر</p>	
<p>صبر قرار و عقل و ہوش شرم و حیا گنوائے کون کوچہ مہر خاں میں جا خور و بجا اٹھائے کون مذہب میں گنوائے کو انکی گلی میں جائے کون انکے سوا بتاؤ دل میں مے سوائے کون کوچہ یار کی خبر کے یہاں سوائے کون لاکھ کے سنے کوئی دیکھیں مہین سوائے کون</p>	<p>عشقِ تباں کے دم میں طائرِ دل چھٹا کون خوار و ذلیل بتلا آپ کو یوں بنائے کون رندِ شراب خوار ہو کفر بھی کر لے اختیار یہ تو ہے انکا خاص گھر عشقِ جوان کا جاگزیں جو گئے واں ہی گئے کوٹ کے کچھ نہ کہہ سکے بیٹھ گئے کمر کو کھول یا کے در پہ جم گئے</p>
<p>بندۂ خاص انہیں کاہو گتے ہیں جب کو انتم فی وہ نہ خدا بنیں گر بندہ مجھے بنائے کون</p>	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کلامِ ہندی

یہ خیال ہندی مکہ معظمہ میں ۱۲۹۲ھ سفر اول میں کہا گیا تھا

خیال

درس بنا من کیسے مانے داتا کے گھر جائے

من کیسے مانے

زرگن جان پیا ہیں چوت جیا موراجات لجاے

من کیسے مانے

گنوتی درس مدھ ماتی دھن بوری پھپھٹائے

من کیسے مانے

سائیں مونہ نراس جن پھیر واپنے دوار بلائے

من کیسے مانے

راہ تہار اشرفی جوہت تمپر دھیان لگائے

(یہ دوسرا خیال بھی اسی سال مکہ معظمہ میں کہا گیا تھا)

خیال

من دھیرج راکھو پیادے ہیں درس دکھائے

من دھیرج راکھو

صورت لگاؤ پریم ڈگر ماں بیٹھو سیس نوائے

من دھیرج راکھو

آپنی سائیں دس دکھاویں دیکھو من چت لائے

من دھیرج راکھو

بوند سمندر سماں جب جای آئی گیکو ہرے

من دھیرج راکھو

جب سے پریم مدھ پیو انشرخی کیس گیکو نورائے

من دھیرج راکھو

یہ خیال سرکار اجیر شریف میں عرض کیا گیا تھا

خیال

خواجہ پیر ہندالوی پُر و آس ہمار

خواجہ پیر

تم دو و جگ کے نباہن ہائے ہم تو تھرے سہار

خواجہ پیر

پریم بھنورا تاہ ہم دیکھا ڈرپت جیا سکوار

خواجہ پیر

آن پھنسا شجھدار میں بیڑا کہ بدھ اُتروں پار

خواجہ پیر

دوبت نیا پار لگاؤ تم مورے کھیون ہار

خواجہ پیر

ایج کرت کر جور اشرفی را کھو لاج ہمار

خواجہ پیر

یہ خیال بنجاب کچھو چھہ شریف ۱۲۹۰ء میں بعد معاودت آستانہ پنڈو اشرفی عرض کیا گیا تھا

خیال

اشرف پیر جہانگیر سمنانی پڑو آسا مور

اشرف پیر

تمرے نام پر میں بہاری جیسے چند چکور

اشرف پیر

آپن درس دکھا و داتا سا بچھ سکارے بھور

اشرف پیر

ٹھارہ اشرفی تمرے دوارے منتی کرت کر جود

اشرف پیر

ہنگام مقدمہ تجاودہ نشینی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے دربار میں عرض کیا گیا اور آثار قبولیت ظاہر ہوئے

خیال

مورے سنگٹھ کاٹو داتا شاہ اشرف چستی پیرولی

مورے سنگٹھ

تمرے دوارے جو سزائے دھن وے کنور کے بھاگ بلی

مورے سنگٹھ

جو دکھ ماں تمکال گہراوے تاکر پل ماں مراد ملی

مورے سنگٹھ

گاڑھ پڑے ارداس کرت ہے ٹھاڑھ اشرفی تمہاری گلی

مورے سنگٹھ

یہ خیال ماہ ربیع الاول ۱۳۳۲ء ہجری میں بعد زیارت حرمین شریفین حصول حج اکبر جب سفر تمام
و بیت المقدس و حلب و مصر وغیرہ کا ارادہ کیا تھا بضرورت سامان سفر بحضور رب العزت
مقام مدینہ منورہ میں عرض کیا۔ تیسرے دن حقتعالیٰ نے اپنی قدرت سے پورا سامان سفر کر دیا

خیال

داتا نرنکال کرتا رو جگت گوشائیں سرجن ہاے

داتا نرنکال

منگتا جو تم سے کچھ مانگے پاوے ترنت پلک بن مارے

داتا نرنکال ۴۴

مانگت ہوں میں تم سے بھھیادیدے اے جگ پالن ہارے

داتا نرنکال

چننا کچھ مہور ہے نامن میں سمروں تم کا سانجھ سکائے

داتا نرنکال

۴ تمرے گوبیاں جیکے داتا کھان میں جاوے کہ دوارے

دھیان گیان میں ہے اشرفی کل جہاں ہوئی کیے

داتا نرنال

گاگر

اشرف پیائے نظام پیائے بھروسے موری لگریا

اشرف پیائے

بھوساگر میں پگ نہ پرت ہے سانکر ایس ڈگریا

اشرف پیائے

گردین موندہ پریم پیالہ خواجہ دین لگریا

اشرف پیائے

ارج کرت کر جہ اشرفی کیجے نیک نخریا

اشرف پیائے

پوربی بنیاب سلطان نید اشرف بھائیگر قدس سرہ بھالت نرنہ مخالفین عرض کیا گیا تھا

پوربی

اشرف پیاموری بھیاں پکڑ لو ڈوبت ہوں منجھدارے

اشرف پیا

پر تیم ندیا اکم بہت ہے سو جھت دار نہ پارے
ناں مورے نیا نامورے بیڑا ناں کوکھیوں ہارے

اشرف پیا

اوگٹ گھاٹ ماں آن بھلانی کو نہیں میت ہمارے
تم اپنے گن موندہ نبا ہو چستی لاج دولا رے

اشرف پیا

لیہو کھیراب ہمیری داتا ہمکاں نہ دیو بسا رے
کہت اشرفی دنگر جوے ٹھاڑھ تھائے دوارے

اشرف پیا

پوری بجالت غلبہ دشمنان جوع بنجاب حیدر کرار رضی اللہ عنہ

پوری

شاہ نجف موری لیو کھیریا بیری بھٹے ادھکارے

شاہ نجف

سنگھ سے مندل میں رہن نہ پاؤں بیرکت سنسارے
گاڑھ پڑے کوئی کام نہ آوے رکھوں اس تمھارے

شاہ نجف

آپن میت رہانا کوو چھوٹ گئے پلوارے
میں تو ترے بھروس رہت ہوں رکھوں لاج ہمارے

شاہ نجف

مانتھ نوائے کہت اشرفی حیدر کے دربارے
علی دلی موری بیاں پکڑ لو لاگو مورگو ہارے

شاہ نجف

یہ پوربی اخیر مقدمہ تاجدہ نشینی میں بحضور جناب سلطان عثمانی قدس سرہ عرض لگائی اسکے بعد پوری کامیابی ہوئی

پوربی

اشرف پیر کو مونہہ کرپا بہیاں پکرو ہمارے

اشرف پیر

کٹھن پڑے سنگٹھاب مونہہ پر کاہونہ مورسہارے
اب کی بیر نبا ہو داتا رکھ لیو لاج ہمارے

اشرف پیر

تُمرادوار چھاڑ کہاں جاؤں تمہیں نباہن ہارے
لے مورے اشرف لاگو گہریا چریا کہاؤں تمہارے

اشرف پیر

کہت اشرفی دوکر جورے اشرف کے دربارے
اپنے نیم دھرم سے داتا مور کرونتارے

اشرف پیر

ہولی

آئے بسنت رُوح رنجان + پھول ہی پھولاری
رُنی اُنفسِ کم کارنگ بنا ہے + وحدت کی بچکاری
اِنی انا اللہ کی دھوم مچی ہے + بھیج گئی تن ساری + بھلا کیسورنگ جاری
آئے بسنت

نخن اقرب کون سناوے + مل گئے شام بہاری +
 لَا إِلَهَ غَيْرِي سب بولیں + اچرج پھاگ مچاری + سیاں توڑے بلہاری
 آئے بسنت

ثم وَجَّهَ اللہ کی ہوئی + گادت ہیں نرناری
 احمد نام کا دھر کے پردہ + مَنْ رَانِي ہے پکاری + سکھی اسن چن کے داری
 آئے بسنت

جام سقاہم پیکے اشرفی + دوؤ جگ من سے بہاری
 اتنی انا سب بھول گئی ہے + ہو ہو کہت پکاری + بھٹی کیسی متواری
 آئے بسنت

ہولی

پھاگن کے دن آئے بلم جن صورت بارو بہاری
 پھاگن کے

پیانس نمبی گوک بجاویں + یس برہا کی ماری
 بیا کل ہونیکے میں بن بن ڈھونڈھوں + کھوجت کھوجت ہاری + بلین نہیں شام بہاری
 پھاگن کے

آئے بسنت سکھی سکھ ورسن + کھیل رہیں رب ناری
 ہمرے بلم تون سنگ سیجھے + میں سمجھاوت ہاری + سنت نہیں اکیو بہاری
 پھاگن کے

منتی کرت ہے واسِ شرفی + سُن لو ارج ہساری
 آویاں گرواں مل جاؤ + تم پر جاؤں میں واری + جیو جو بن بلہاری
 پھاگن کے

ہولی

کیسے جیوں موری آلی + سیاں بدسیا نہ آئے +
 کیسے جیوں

کون ابھاگ بھاگ ہم پاؤ + لندن برہاستاے +
 جرجر جیور ہے تن بھیتیر + پران نکس نا جائے + مورا جیرا اکلانے +
 کیسے جیوں

کاگا آج مندل پر موئے + بول بول اڑ جائے
 نین بھوجا دو نو پھرت ہیں + میں جاؤں پیا آئے + کُوسوتن بلہمائے
 کیسے جیوں

کون موہنی ایس پڑھوئی + جاییں پیال مل جائے
 وے تو ہمہری سُنٹ نا ایکو + جیا مورا بورائے + گھڑی پل چین نہ آئے
 کیسے جیوں

بل بل جاؤں میں شرفی پاکے + جن مونہ پنتھ تبتائے
 ارج کرت کر جورا شرفی + اُن پر دھیان لگائے + صورت اپنی بسرائے
 کیسے جیوں

ہولی

سانور و کیسی بنسی بجائی

سانور و کیسی

جبے بھنگ پڑی کلنن مال + جیرا گویو بورائی
ساری پن مونہ نیند آئے + جاگت رات گنوائی + کہو کہاں ڈھونڈھن جانی

سانور و کیسی

جگمگ روپ جوت سوچ کھ + مورے نینن مان چھپائی +
سب صورت سب رت جگماں + واہی دیت دکھائی + کوہ دو جانہ سمانی

سانور و کیسی

روپ ترخن تن من اس گویو + آپن صورت ہرائی
واہی سرپ کل مونہ دیکھیں + اب نہیں جات چھپائی + کروں سو سو چترائی

سانور و کیسی

کہت اشرفی اشرف پیاسے + لاگو مور سمانی
مانت پتا بھائی بندج کے + تم سے کین سگائی + صورت تری من بھائی

سانور و کیسی

ہولی

میں تو آئی ہوں سرن تہاری مورے اشرف پیر پیاسے
میں تو آئی ہوں

شاہ نظام کے تند لال تم + چستی راج دولاے
 ترے روپ کو اور نہ دیکھا + بھان جگت اُجیارے + سونہ نہیں جاے نہارے
 میں تو آئی ہوں

نیم دھرم کچھ منہ مانا ہیں + چال کو چال ہمارے
 منہ پاپن کی لاج بنا ہو + تری ہوں میں ترے تارے + تمہیں جگت رن ہارے
 میں تو آئی ہوں

ہر لیو موے من کی پیرا + آئی ہوں ترے دواے
 ترانام بیت دکھ بھاگے + تم ہو گونیاں کے پیارے + منہ دکھیا کے سہارے
 میں تو آئی ہوں

درس کی بھوکھی آس لگائے + بیٹھ رہی من مائے
 چریا تمہارا اشرفی بیابکل + رووت میں اوگھائے + رین ن سانجھ سکائے
 میں تو آئی ہوں

ہولی

آلی ری کیسے کھیلوں میں تری
 آلی ری کیسے

برہ تپن تن آگ لگا دے + سندن پراں جورو ری
 رت پھاگن منہ نیک لاگے + سیاں سے جالے کہو ری + چلو گھر کھیلن ہو ری
 آلی ری کیسے

سب کھی ہل چا چرگاویں + گھر گھر بھاگ چوری
 منہ برہن کار دوت بیتے + رکت کی آنس بہوری + چوٹ موئے نین اوری
 آلی ری کیسے

اس جیو چہت ستی ہو جاوے + دوس نہ کو دھوری
 سیاں بدروی جب گھر آویں + دوکر پنج کہوری + چو دھن کون بہوری
 آلی ری کیسے

اشرف پیر کرو منہ کر پا + سنگٹھ مور ہوری
 کہت اشرفی داس بڑگی + لاج نبا ہو موری + کرو آسن پوری
 آلی ری کیسے

ہولی

مورے بانکے چھیلے سے نین لاگ
 من بھاگے نہیں مونہ کھیل بھاگ
 مورے بانکے

سب کھی ہل چا کھیلن ہوری
 کوئی سافر کوئی سندر گوری
 مورے رہ رہ جیا ماں اٹھے بیراگ
 مورے بانکے

برہ کھٹن تن آگ لگا دے
 کون تین مورے جیا کی بھجاوے
 سکھی دن دن میرو گھٹت سہاگ
 مورے بانکے

کہتا اشرفی اشرف پیائے تم بن تلپھیں نین ہمارے
 مُنہ درس دکھاؤ تو جاگیں بھاگ
 مورے بانکے

ہولی

سیاں میں تو توری مدھ مانتی تم مورے جنم سنگھاتی

سیاں میں تو

سوتن کان کھین نہیں دیتی سیا کو لگاتی میں چھاتی
 سورھو سنگار سنوار بناتی اپنے رُوپ بھاتی

سیاں میں تو

اے ری سکھی جیامانت ناہیں تلپھت ہوں دن راتی
 کاڑھ پران پیا کو میں دیتی اُن کو اکیلے جو پاتی

سیاں میں تو

بھور ہی پھر پیا مورلی بجا دیں سُن کے پھٹے موری چھاتی
 جاؤری سکھی مورے پیا کو بلاؤ اُن کو میں گرداں لگاتی

سیاں میں تو

پُسنے میں پیا دیکھ اشرفی بات کرت سکپاتی
 چونک پڑی کچھ ہو نہیں دیکھا بھور بھٹی پچھتاتی

سیاں میں تو

یہ ادھا مقدمہ تجاؤہ نشینی میں جرع بجناب سلطان لادلیا قدس سرہو کر عرض کیا تھا

ادھا

راکھولاج ہمار اشرف پیا

بیری بھٹے پلوار اشرف پیا

تم بن کو ڈ میت نہ ہوئے

راکھولاج ہمار

میں تھرے سہار اشرف پیا

تتک نجر کرپا کر دیکھو

راکھولاج ہمار

راکھول سن تمہار اشرف پیا

میں تو گریب تمہار کہاؤں

راکھولاج ہمار

لاگو مور گوہار اشرف پیا

منٹی کرت ہے داس اشرفی

راکھولاج ہمار

ایضاً ادھا بحضور حضرت محبوب یزدانی عرض کیا گیا

ادھا

گے لے بہیاں مور اشرف پیا

چتوت ہوں تو سے اور اشرف پیا

آس لگائے کھڑی من مائے

گے لے بہیاں مور

آن پڑی ہوں تھرے چرن تر سو جھت اور نہ ٹھو اشرف پیا

گر لے بہیاں مور

جگ ماں تم اس میت نہ پاوا کھونچ پھری پھوٹا اشرف پیا

گر لے بہیاں مور ۴۰۴

منتی کرت ہے ٹھاڑھ اشرفی روئے روئے کر جور اشرف پیا

گر لے بہیاں مور

یہ تین اوصے اس وقت کہے گئے تھے جب حضرت مخدومی مرشدی حاجی سید ابو محمد شرف جین ^{منظر} لے
زگون کو تشریف لیکئے تھے

پہلا ادھا

چھائے ہے کونے دیں بلم مورے

کونے دیں میں ڈھونڈن جاؤں کر کے جو گنیا کا بھیس بلم مورے

چھائے ہے

پاتی پتر کچھو نہیں آدا نا کو ولاوا سندیس بلم مورے

چھائے ہے

روئے روئے ارداس کرت ہے کھوئے اشرفی کیس بلم مورے

چھائے ہے

دوسرا ادھا

جیر بہت اُداس بدیا

بہت دن بھٹے بھون نہ آو بیت گئے چو ماس بدیا

جیر بہت

کوئے دیس میں جا کے ہو	ناکت ہوں توری آس بدیسیا
جیرا بہت	
آؤ درس دکھلا جا پیائے	جن منہ کرو زاس بدیسیا
جیرا بہت	
برہ آگ تن جائے مورا	رہ گئی رکت نہ ماس بدیسیا
جیرا بہت	
بن درس جیامات ناہیں	کہت اشرفی واس بدیسیا
جیرا بہت	
تیسرا ادھا کھروا	
مورارا جا بدسواں میں چھائے ہے	
ہمری سدھ کچھو نہیں لینا	کوؤ سوتن بلہائے ہے
مورارا جا	
اُن بن مونہ کچھ بھاوت نالیں	بت جیرا اکلائے ہے
مورارا جا	
سیاں بیدردی نہانے اشرفی	منہ برہن کاں جرائے ہے
مورارا جا	

یہ ادھا جمیر شریف میں عرض کیا گیا تھا

بہت دن بیتے لمو موڑے سیاں

ہم چہرے پیا چوت نہا ہیں کیسے بنے موری گویاں

لمو موڑے سیاں

برہ آگ اس لاگی تن ماں جبر کو نہلا بھٹی دہیاں

لمو موڑے سیاں

چارویں میں ٹھوٹھ پھری ہوں اب لاگی توڑے پیاں

لمو موڑے سیاں

پیر معین سے کہتے آشرنی تم پکڑو موری بہیاں

لمو موڑے سیاں

دیگر ادھا

بانکے بلوں نخریا میں چھائے گئے

تین لوک چو کھنڈ میں یکھا سب میں آپی سمائے گئے

بانکے بلوں

سوت رہی میں پنہ منڈاں سپنے میں چھپ بکھلائے گئے

بانکے بلوں

نزل وپ تور ادیکھ آشرنی آپی سیاں بلمائے گئے

بانکے بلوں

ادھا

پیا ہمے جن پھیر و خیریا

تمری سوچ بھی میں بیا کل کب لہو موری کھج کھیریا

پیا ہمے

جو گن بھیس پھری میں بننا کھوجت تمری نگریا

پیا ہمے

کہت اشرفی اشرف پیاء ہمکاں بتاؤ ڈگریا

پیا ہمے

ادھا کھروا

کہاں چھایو صورت دکھائے کے

جب ہم جبر کو ٹلا ہو جا بے تب کا کر ہو پیا تم آئے کے

کہاں چھایو

منہ نہ جلاؤ پیپیا بیریا پنی پی سب دسٹائے کے

کہاں چھایو

جاؤ بلیم پے جاے نہ پیہو مورے ہرے ماں سمائے کے

کہاں چھایو

سیاں بیدروی سو نہیہ گائے کے

اب کا ہے پچھتاات اشرفی

کہاں چھایو

یہ دادرہ بعد رحلت اپنے برادر زادہ و خلیفہ سید محمد عیسیٰ مرحوم مقام سکندر آباد ضلع بہاول
میں لکھا گیا

دادرہ

باندھ کر یا چلے گئے موے بانگے جوان

سوئی بنگریا کر گئے موے بانگے جوان

دیس چھوڑ پر دیس بسایا

باندھ کر یا چلے گئے

من کی من میں لگیئے موے بانگے جوان

ناکچھ کہہ گئے ناکچھ سن گئے

باندھ کر یا چلے گئے

داگ کر جو امیں دیکئے موے بانگے جوان

روے روے پچھتاات اشرفی

باندھ کر یا چلے گئے

دادرہ

لجاسنویا پیائے

تلیخت نین ہمارے

مٹے مٹے کارن

لجاسنویا پیائے

جو گن بن کھوجت سب نگری	کونے دیس سدھاکے
ملجاسنو لیا پیارے	
چریا تمھارا شرفی	رودت سیس او گھاکے
ملجاسنو لیا پیارے	
یہ ٹھمری ماہ شعبان ۳۲۳ھ میں بغداد شریف میں کہی تھی :-	
ٹھمری	
غوث پاک بغداد بیا راجپتی سب تھرے دولے علی نبی کے راج دولائے کہت اشرفی دو در جورے	چریا کہاوں تمھاری آوت ہیں جہنم بھکاری میں تورے بلہاری رکھ لیو لاج ہماری
ایضاً ٹھمری بحضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
غوث پاک موری بیباں گہلے	ناکت ہوں میں تور ڈگیا
غوث پاک	
پیر محی الدین قطب بانی	بیگ آئے موری لیو کھیریا
غوث پاک	
حسن عسین کے راج دولائے	کچھ منہ پر نیک نجریا
غوث پاک	

ڈوبت ہے پنجھدار میں بیڑا	پار لگاؤ مور نوریا
--------------------------	--------------------

غوث پاک

بیری چھونڈس مونہ ستاویں	لاگو داتا مورگھسریا
-------------------------	---------------------

غوث پاک

کہت اشرفی وڈگر جوے	جاؤں کہاں توری چھاٹدوریا
--------------------	--------------------------

غوث پاک

ٹھمری پیلوکی

اے ری سکھی جیامانت ناہیں سیاں گئے پرویں

کونے بن ڈھونڈھن جاؤں پایکو	کر کے جوگنیا کا بھیس
----------------------------	----------------------

سیاں گئے پرویں

نامنہ پاتی پتر لکھ بھیجن	ناکو و لاوا سندیس
--------------------------	-------------------

سیاں گئے پرویں

کھن آنکھن کھن دو ایسے ڈوت	کھو لے اشرفی کیس
---------------------------	------------------

سیاں گئے پرویں

ٹھمری تچ کی

پیا کو سپن ہم دیکھا رات

بانہ گلے موئے ڈالی بالم	ہنس نہس پونچھی بات
-------------------------	--------------------

پیا کو سپن

چونک پڑی کچھ ہونہیں دیکھا
بھور بھٹے پچھتاات

پیا کو سپن

یا ہی سوچ اکلات اشرفی
تپھ تپھ جیا جات

پیا کو سپن

ٹھمری بھیریں کی

چتوت ناہیں موئے اور کیسے بھٹے انجین

ٹمری سوچ بھٹی میں بیاکل
کھوج کھبر نالین

کیسے بھٹے انجین

باور ہوئے مندے نکلی
لاج کاج تج دین

کیسے بھٹے انجین

اس برجوری کین اشرفی
من مور اے گئی چھین

کیسے بھٹے انجین

ٹھمری بھیریں کی

سیاں مور اسجیا بلکے کیسے جاؤں

ناں گنوتی ناں روپوتی
یا ہی سوچ پچھتااون

سیاں مور

کیسے جائے مناؤں سے

بہت دن کے بچھڑے بالم

سیاں مورا

اشرفِ پیا کو سناؤں سے

اپنے من کی بات اشرفی

سیاں مورا

ٹھمری بھیرویں کی

مورا جیائے پیاسنگ لاگ

من میں اٹھا بیراگ سے

جبے پیاری صورت نہیں بھیکوں

مورا جیا

کون ہمارو سہاگ سے

بیاہ ہوت سیاں مچھائے بدسواں

مورا جیا

کیسے مجھے یہ آگ سے

برہا نندن مونہ ستافے

مورا جیا

دھن وادن کے بھاگ سے

جاں دن برس پیا پاؤ اشرفی

مورا جیا

ٹھمری بہاگ کی

پیا بن کیسے نئے دن رین

ندن پڑت نہ چین

ایسے بیدردی سُدھ ہونہ لینی

پیا بن کیسے

برہا پیر موندہ آن ستافے نیر بصر آوت نین

پیا بن کیسے

کر پا کر موندہ درس دکھاؤ کرت اشرفی بین

پیا بن کیسے

ٹھمری - رجوع بحضرت محبوبت دانی

من موہن اشرف پیارا

وہ تو اہند بنیا بجافے وہ تو نئی نئی تان سناے وہ تو لے گیو جیو ہارا

من موہن اشرف پیارا

نینان نانکے ترچھے چتون واروں آن پرین جیو جون وہ تو رکھت سج و صحنیارا

من موہن اشرف پیارا

وہ تو بوند سمندر بتافے وہ تو ایک ہی اوپے کھائے وہ تو چشتی راج دولارا

من موہن اشرف پیارا

یہی کہت اشرفی بھکاری وہ تو ہوئے گیو راج بہاری جن لیا اشرف کل دوارا

من موہن اشرف پیارا

ٹھمری - رجوع بدرگاہ حضرت سلطان المشائخ

شاہ نظام محبوب الہی میں تو ٹھمری سرن ترا تیں

شاہ نظام

درس کھاؤ نہ جیا ترساؤ	تمری واس کھائیں
شاہ نظام	
تم بن گھڑی پل کل ٹپت ہے	ہیرت ہوں پرچھائیں
شاہ نظام	
ربکھی بن پیا ڈھونڈ نکلیں	جو گیا بھیس بنائیں
شاہ نظام	
کہتے اشرفی دؤگر جوے	لو نظام گوشائیں
شاہ نظام	
گھمڑی	
گا ہنک بھٹے مورے جیا کے	
نگھ جو ہت ہیرے نہیں پاؤں	نیرے ہے مورے ہیا کے
کاسوتن کو دوس لگاؤں	موہو اس لکھن چیری پیا کے
درس مرم کا پوچھو اشرفی	من جس آگے دیا کے
معرفت	
گوری تم کو پیا گھر چلنا	کرے سورھو سنگار
گوری تمکو	
پہرو پانچ رنگ کی ساڑھی	تیسو موتن کر ہار
گوری تمکو	

جوہی سنوارے بار بار

سوی دھیان ہی پریم پیاری

گوری تھکو

موہی جاٹے کرتار

ایسوروپ بنائے دکھاؤ

گوری تھکو

مانو کہن ہمار

کہت اشرقی سدھ ہی میں

گوری تھکو

بھجن

سیاں مورے جاٹے بسے مدھ بن

آگ لگی مورے تن ماں

کیسے کروں جیا مانت نہا میں

سیاں مورے

تاکت اہ کھڑی آنگن ماں

کاگا آٹے کے سبڈ سنائے

سیاں مورے

اور نہیں کچھ من ماں

تن من دھن سب انپرواں

سیاں مورے

لاگ رہو تم بھاؤ بھجن

کہت اشرقی سنو بھائی سا دھو

سیاں مورے

بدرگاہ کچھوت ضلع منگیر آستانہ سید محمد صادق اشرفی قدس سرہ عرض کر رہا

صادق پیر اشرف کے لال جگ اُجیائے بہان

صادق پیر

جنم بھم سے تم سے آوت مانگت ہوں کچھ دان

صادق پیر

داتا دانی کر پا کرو راکھو ہمہ رمان

صادق پیر

مانتھ نولے کہت اشرفی تم پر واروں پران

صادق پیر

نغمہ قوالی رُجوع بحضرت سلطان سید اشرف جہانگیر موکر کہا گیا

پریم پنتھ پگ دینی سے
جن بہیاں گے لینے سے
نہ کوئے سنگھ نہ ساتھی سے
وے موئے جنم سنگھاتی سے
اشرف کا گن گاؤں سے
اُن کی داس کہاؤں سے
اشرف رنگ منائے سے
بے رنگ کوئی نہ جائے سے

بھائی بند کوئی سنگھ نہ لاگے
بلہاری میں اشرف پیا کے
ناموس میا نامورے بابا
میں تو چیری اشرف پیا کی
اشرف اشرف دھوم مچاؤں
اشرف پیر میں تہن اروں
پیر نظام رنگیے پیا کا
جوئی آئے سوئی چند رنگا فے

اشرف کے دربار پکاریں
گنجشکر کا گنج کھلا ہے
خواجہ قطب الدین خجہ معین الدین
سب کھین مل منگل گا دیں
اشرف بنکے بیٹھ اشرفی
چشت نگر میں صوم منجی ہے

آؤ بھکاری آؤ رے
جوی مانگو سوی پاؤے
آج بھنے ہین اتنی سے
آج پیارنگ اتنی سے
آج بیاہ رچا ہے سے
اشرف دولا بنا ہے سے

ایضاً نغمہ قوالی

نظامِ پیا کے اشرف پیا ہے
آن بھنسی منجھدار میں نیا
دیں دیں میں ڈھونڈھ پھر کے
کا ہو کی موہے آس نہیں ہے
درس پلٹے بورائے اشرفی

قطب فرید کے راج دلا ہے
پاکر و موئے کھیون ہا ہے
اب لاگی ہوں چرن تہا ہے
بیری ہو گئے میت ہا ہے
اشرف پیا پر تن من دلا ہے

کنڈلیا

پریت کئے کا ہوت ہے
لاکھ جتن سے من میں راکھو
دھیرج ناہ سیر
جارن لاگی چیر دیا
کمت اشرفی سن لیو راجو

کہ برہا مار سے تیر
دھیرج ناہ سیر
لاگ برہا کی باقی
ہوئے جرت ہے چھاتی
پریت چھڑائے دیت سب کا جو

پھکواہندی

موراجیر لاگ اکلائے گون نکپانا۔ موراجیر لاگ
 نہرماں کچھ گُن نہیں سیکھا سا سر گھر ہے جانا
 کون اوتر ہم دیب پیا کو یا ہی سے جیا گھیرانا۔ گون نکپانا
 اب میں سوچ سمیرے باور پُن پاچھے بھپتانا
 گون ہار جیڈے آئیں ہیں چلے نہ اکیو بہانا۔ گون نکپانا
 آج دھیان گیان من کر لیو پڑھ لیو بید پُرانا
 کہت اشر فی من میں بوجھے کالھ کا کون ٹھکانا۔ گون نکپانا

دادرہ۔ در فیض آباد باہ شعبان ۱۳۱۲ھ گفتہ شد

کب کے بچھڑے ملو مورے بالم

پلکن کی چکٹ ال بٹھاؤں

مورنین ماں ہو موئے بالم

کب کے بچھڑے

جیو جوین سب تم پر واروں

موری سچیا پر چلو موئے بالم

کب کے بچھڑے

کلپت ہوں پیادیں دکھاؤ

منتی مور سو موئے بالم

کب کے بچھڑے

ابج کرت ہوٹھاڑھ اشرفی	بہیاں مور گہو موئے بالم
کب کے پھڑپھڑے	
ساون	
اب رنہ ورن میں ہن لاگے	ہم جا بے سسرارے
ابے	
پییاں تور ہی لاگوں اے اے بالوں	یچیل گون ہمار
ابے	
کا سکھین پیت میں جوروں	یہ میتا دن چار
ابے	
ملوئے اشرفی اشرف پیاسے	چھوڑ جگت سنسار
ابے	
ساون	
ملورے بدیا یا بالم ملوئے	تم بن جیا اکلارے
ملورے بدیا	
رات سکھی ہم سپنے دیکھا	پیا مونہ کنٹھ نگارے
ملورے بدیا	

اب جیامورامانت ناہیں	بن درسن بورائے
ملوے بدیسا	
سنوے اشرفی پیا جیہ چاہے	سووت لیت جگاٹے
ملوے بدیسا	
دوہرہ	
چشتی نام جگاون جگ اُجیا سے پیر	نظام الدین کے منس میں اشرف جہانگیر
اشرفی کے دربار میں کہے اشرفی رو	داتا تم کہ پاکر وہ آسا پورن ہئے
خواجگ کے دربار میں لاگی موری آس	اب ہمیری سُدھی لہجے جن ہونہ کوڑاں
من میں صورت بس گئی مین ملاوت سنگ	میں تو اپنی کھو گئی ملا رنگ میں رنگ
سکھ سمیت سب لیگئے بالم اپنے ساتھ	نگری سونی کر گئے میں تل تل گئی ہاتھ
پنجر چو پنچھا چھاڑ کے نیچھی نیکھ پسار	جائے آئے کہہ بن ماں ڈھونڈت ہوں سنسار
گوری یہ مت بھولیو کہ مجھے ہم پر پیو	تسی لاکھن چیریاں دین پیو پر جیو
ہم لو بھی ہیں رس کے جیسے چند چکور	ہم سے من کچھ او ہے تم تو کٹھن کھو
برہ آگ اس لاگی جرجرتن بھٹی ناس	سُگ سنگ کو ملا بھٹی پیاملن کی آس
پیلے تری پوح میں سندن پُرت نہ چین	جیسے بن کی کوئی گوکت ہوئی ن بن
کتھ کہے کا ہوت ہے کتھائے کا ہوتے	جب لگ تن میں اشرفی برہ رنگ ہوتے
برہ آگ اس لاگی جرجر گئے تن من جیو	اودھن آئے پران بو کہت کہت پیو پیو
چال کو چال اس چلے کہ گمکھ بھٹے سیلم ہار	کون پوپ اب لیچلوں ساتیں کے دربار
بیس کار تھ جات کہت اشرفی رو	بویانج بول کا آنہ کہاں سے ہوتے

بَعْدِ یَارَتُ مَرَارِ حَضْرَتِ اُنْجِی سَرِجِ قَدْسِ رَہِ دِوہرے لکھے گئے

اشرف کے آجا کرو نظام الدین کے لال
دور دیس سے آئی اہج کرت کر جو ر
کیس ہمارے اوجرے اور من بھٹے سیام ہمار
منسا من کی پورہ کرور اکھوٹی ہی آس
میں بے سندھ بھٹی باوری گئی اہ میں سو
مات پتا بھائی اور بیٹا نا کو و سنگ دین
ناں کہوں گی گئی اور ناں ہی کچھا پتھ
لاج کی ماریت ہوں کچھ کن مو مان نا نہہ
ناں کچھ ملانہ سنگ چلا یہ جھوٹا سنسار
بیٹا بیٹی دیکھ کے جن جایو بولے
آؤ اشرفی بیٹھ جا اشرف کے دربار
دنیا میں ایسے پھرے جس پھرت پر کار
جگیا جھیس بنائیکے سکھ سمیت تجدین
جاؤں میں پیاسے ٹوں صُن دُن کجاگ

انجی سراج دیا سے اپنے گرد و موہی نہال
انجی سراج کر پا کر وہ آسا پوجے مور
ایک خنجر یاد کیکھ لو مور ہوئے ستار
ایسے دوائے آئیکے کیسے جاؤں نرس
تھگ بٹ مار پھرت چوں اور اکاگت موئی
اپنی اپنی گھات ماں جو من چاہا کین
بتا سنگار کیسے چلوں مہر بکاوت کنتھ
کیسے اُنکے گھ چلوں جن بابے گلی با نہہ
چلی پیاسے دیس کو دوو ہاتھ پیسار
چار دنا کے میت ہیں نا کو و سنگ جائے
سب منسا من کی بے جو چاہے کرتار
آئیکے پہلے ٹھاؤں میں بیٹھے آسن مار
ملیا پیاسے ملیا موراجیا ر اہرت ملین
دھیان پران وو و مو اُن ہی کے سنگ لاگ

دیکھا اشرفی سوچ کے دو و نین پیسار
جگ میں کو و آہن نہیں جھوٹا ہے سنسار



پھکواہندی

مورا حیرا لاگ اکلائے گون نکپانا۔ مورا حیرا لاگ
 نہرماں کچھ گن نہیں سیکھا ساسر گھر ہے جانا
 کون اوتر ہم دیب پایا کو یا ہی سے جیا گھیرانا۔ گون نکپانا
 اب میں سچ سیرے باور پُن پاچھے بھپتانا
 گون ہار جیڈے آئیں ہیں چلے نایکو بہانا۔ گون نکپانا
 آج دھیان گیان من کر ليو پڑھ ليو بید پُرانا
 کہت اشرفی من میں بوجھے کالھ کا کون ٹھکانا۔ گون نکپانا

دادره - در فیض آباد باہ شعبان ۱۳۱۲ھ گفتہ شد

کب کے بچھڑے ملو مورے بالم

پلکن کی چاکٹ ال بٹھاؤں

مورنین مال ہو موئے بالم

کب کے بچھڑے

جیو جوین سب تم پر داروں

موری سچیا پر چلو موئے بالم

کب کے بچھڑے

کلپت ہوں پیادیں دکھاؤں

منٹی مور سونو موئے بالم

کب کے بچھڑے